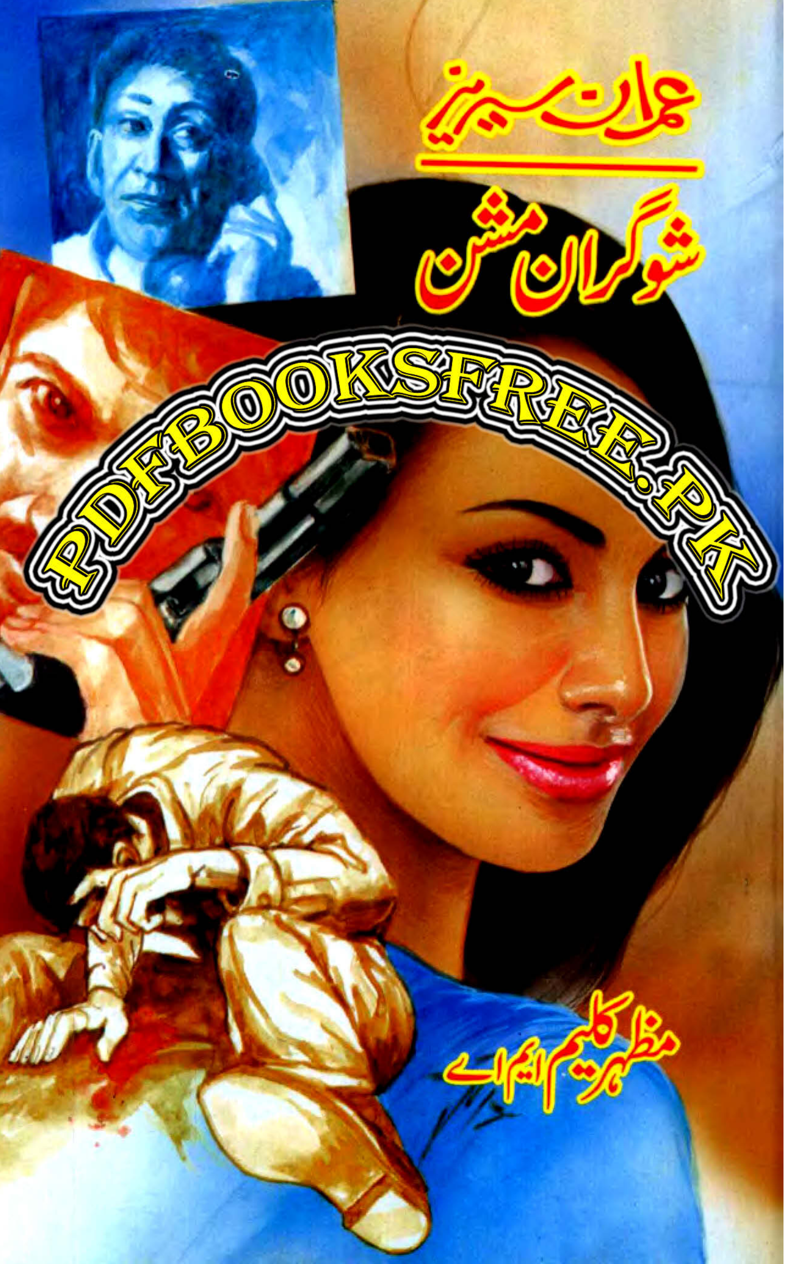
عمران سیریز
شوگران مشن
PDFBOOKSFREE.PK
مظہر کلیم ایم اے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

پاکستان ورچوئل لائبریری پر موجود تمام کتابیں قارئین کے مطالعے اور دعوتی واصلاحی مقاصد کے لئے اپلوڈ کی جاتی ہیں۔

تنبیہ

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی سخت ممانعت ہے، اور ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

PVL

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY

www.pdfbooksfree.pk

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''شوگران مشن'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو طویل اور مسلسل لیکن انتہائی جان لیوا جدوجہد کرنا پڑی ہے ورنہ دیکھا جائے تو عام طور پر عمران آدھے سے زیادہ کیس اپنے تجربات اور اپنے خصوصی تعلقات کے بنا پر دانش منزل میں بیٹھے بیٹھے حل کر لیتا ہے۔ اس کے بعد باقی آدھے کیس میں وہ اپنی مخصوص کارکردگی اور بہترین صلاحیتوں کی بدولت مسلسل جدوجہد کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور آخر کار کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ ناولوں میں جدت اور نیا انداز آپ کو یقیناً پسند آئے گا اور مجھے یقین ہے کہ یہ ناول جاسوسی ادب میں ایک شاہکار کا درجہ حاصل کرے گا اور آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں البتہ حسب دستور ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

کراچی صدر سے جلیل احمد لکھتے ہیں۔ مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ ہر ناول پڑھنے کے بعد میں یہی سوچتا ہوں کہ یہ سب سے منفرد اور شاہکار ناول ہے لیکن نیا ناول پڑھ کر میں پھر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے یہی سوچنے لگتا ہوں کہ یہ ناول سابقہ ناول سے کہیں زیادہ بہترین ہے۔ آپ کا ہر ناول نئے اور خوبصورت انداز کا حامل ہوتا ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

محترم جلیل احمد صاحب۔ ناولوں کی پسندیدگی اور خط لکھنے کا شکریہ۔ میری بھی ہمیشہ ایسی ہی کوشش رہی ہے کہ میں نیا جو بھی ناول لکھوں وہ سابقہ ناول سے نہ صرف مختلف ہو بلکہ انتہائی منفرد انداز کا بھی حامل ہو۔ میری یہ کوشش ہمیشہ کامیاب رہی ہے اسی لئے میں اللہ تعالیٰ کے خصوصی کرم سے آپ کے لئے نئے سے نئے اور انوکھے طرز کے ناول لکھ رہا ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کوئٹہ بلوچستان سے عامر اقبال اور ان کے بھائی لکھتے ہیں۔ آپ کو کئی خط لکھے لیکن آپ نے ایک خط کا بھی جواب نہیں دیا تو ہمیں بے حد افسوس ہوا۔ آپ کم از کم ایک خط کا جواب تو دے دیتے۔ آپ کا ناول ''ہاٹ ورلڈ'' لازوال ناول ہے۔ امید ہے آپ ایسے مزید ناول بھی لکھیں گے۔

محترم عامر اقبال و برادران۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ خطوط کے جواب نہ ملنے پر آپ کو افسوس ہوا۔ میں کئی بار پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ قارئین جو خطوط مجھے لکھتے ہیں ان کا میں بغور مطالعہ کرتا ہوں لیکن چند باتوں کے صفحات محدود ہوتے ہیں اس لئے تمام قارئین کے خطوط کا

جواب دینا ممکن نہیں ہوتا ہے۔ لیکن باری آنے پر باقی خطوط بھی مرحلہ وار شائع کئے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ ''ہاٹ ورلڈ'' کے انداز پر جلد ہی میں مزید ناول بھی لکھوں گا جو آپ کو سابقہ ناولوں کی طرح بے حد پسند آئے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لاہور سے نسیم عباس لکھتے ہیں میں نے آپ کے تقریباً تمام ناول پڑھے ہیں۔ آپ کا انداز تحریر انتہائی دلکش ہے۔ آپ کے ناولوں کی خاص بات اس میں مارشل آرٹس کے بارے میں معلومات ہوتی ہیں جن سے پڑھنے والوں میں مارشل آرٹ سیکھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اب آپ اپنے ناولوں میں مارشل آرٹ پر کم لکھنے لگے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے براہ کرم اس پر زیادہ سے زیادہ لکھا کریں اور کافی عرصہ سے آپ کا سپیشل نمبر بھی نہیں آ رہا ہے۔ آپ سپیشل نمبر زیادہ سے زیادہ لکھیں۔

محترم نسیم عباس صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ نے مارشل آرٹ کے بارے میں جو لکھا ہے درست ہے۔ مارشل آرٹ سیکھنا واقعی ایک صحت مندانہ شوق ہے جس کے حصول سے انسان دوسری خرافات مثلاً منشیات کے استعمال سے بچا رہتا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ آئندہ ناولوں میں جہاں میں نئی جہت اور نیا انداز اپنا رہا ہوں اسی طرح مارشل آرٹ کے بارے میں بھی زیادہ سے زیادہ لکھوں اور آپ ان معلومات سے استفادہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حاصل کر سکیں۔ رہی بات سپیشل نمبر پر لکھنے کی تو میں نے اس پر لکھنا نہیں چھوڑا ہے۔ جلد ہی آپ کی یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی اور آپ میرا اسپیشل نمبر پڑھ سکیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام
مظہر کلیم ایم اے

فون کی گھنٹی کی آواز سن کر ایک لمبا تڑنگا اور طاقتور جسامت کا مالک شوگرانی بے اختیار چونک پڑا۔ شوگرانی نے ہلکے بلیو کلر کا ٹو پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کا سر گنجا تھا۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں مگر ان میں ذہانت کی تیز چمک تھی۔

شوگرانی قیمتی سامان سے آراستہ آفس میں موجود تھا اور اپنی مخصوص ٹیبل سے کافی فاصلے پر ایک آرام کرسی پر نیم دراز آنکھیں بند کر کے گہری سوچ میں کھویا ہوا تھا۔ فون کی گھنٹی سن کر وہ گردن گھما کر میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں کی طرف دیکھنے لگا۔ مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے سرخ رنگ کے فون پر لگا ہوا ایک بلب سپارک کر رہا تھا جس سے پتہ چلتا تھا کہ اسی فون کی گھنٹی بج رہی ہے۔ سرخ رنگ کے فون پر لگا ہوا بلب جلتے بجھتے دیکھ کر شوگرانی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور تیزی سے اپنی میز کی طرف بڑھا۔ وہ میز کی سائیڈ سے ہوتا ہوا اپنی مخصوص کرسی پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فوراً رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"یس، فوشان سپیکنگ"...... نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کا تعلق شوگران کی ریڈ ڈریگن فورس سے تھا اور وہ ریڈ ڈریگن فورس کے سپیشل سیکشن کا انچارج تھا۔

"ریڈ ڈریگن سپیکنگ"...... دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری اور انتہائی بھاری آواز سنائی دی۔

"یس ماسٹر۔ حکم"...... نوجوان نے کہا جس نے اپنا نام فوشان بتایا تھا۔

"لی چان کی طرف سے کوئی اطلاع آئی ہے"...... دوسری طرف سے ریڈ ڈریگن نے اسی انداز میں پوچھا۔

"نو ماسٹر۔ ابھی تک لی چان نے مجھے نہ کال کی ہے اور نہ ہی اس کی طرف سے مجھے کوئی پیغام ملا ہے"...... فوشان نے کہا۔

"کیا تم نے بھی اس سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی"۔ ریڈ ڈریگن نے پوچھا۔

"نو ماسٹر۔ آپ نے ہی حکم دیا تھا کہ لی چان ایک اہم مشن پر کافرستان گئی ہے۔ جب تک وہ مجھ سے خود رابطہ نہ کرے اس وقت تک میں اس سے کسی بھی صورت میں رابطہ کرنے کی کوشش نہ کروں"...... فوشان نے کہا۔

"اوہ یس۔ ٹھیک ہے۔ مجھے ابھی کچھ دیر قبل لی چان کا پیغام ملا ہے کہ اس نے کافرستان میں اپنا مشن مکمل کر لیا ہے اور وہ جلد ہی

واپس شوگران پہنچ رہی ہے۔ وہ جیسے ہی آئے گی تمہیں اپنی آمد کا بتا دے گی۔ تم اسے لینے خود ایئر پورٹ پہنچ جانا"...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ جیسے ہی لی چان مجھے کال کرے گی۔ میں اسے لینے ایئر پورٹ پہنچ جاؤں گا"...... فوشان نے کہا۔

"لی چان کے پاس ایک اہم پیکٹ ہے۔ وہ تم اس سے لے کر فوری طور پر مجھے پہنچا دینا"...... ریڈ ماسٹر نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... فوشان نے کہا۔

"اور سنو۔ جیسے ہی لی چان تمہیں وہ پیکٹ دے اسے فوری طور پر آف کر دینا"...... ریڈ ڈریگن نے کہا تو فوشان بری طرح چونک پڑا۔

"لیکن......" فوشان نے کچھ کہنا چاہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس۔ تمہیں ریڈ ڈریگن کے سامنے لیکن کہنے کی جرأت کیسے ہوئی ہے۔ تم بخوبی جانتے ہو کہ ریڈ ڈریگن اگر مگر اور لیکن ویکن کہنے والوں سے کس قدر نفرت کرتا ہے۔ تمہیں جو حکم دیا جا رہا ہے اس پر عمل کرو ہر صورت میں۔ لی چان ریڈ ڈریگن ایجنسی کی ممبر نہیں ہے۔ اسے ہم نے جس کام کے لئے ہائر کیا تھا وہ اس نے پورا کر دیا ہے اور اب ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے زندہ چھوڑنا ہمارے لئے کئی مسائل کھڑا کر سکتا ہے"...... ریڈ ڈریگن نے دھاڑتے ہوئے کہا تو اس کی دھاڑ سن کر فوشان کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رنگ زرد ہوتا چلا گیا۔

"یس۔ یس ماسٹر۔ سوری ماسٹر مجھ سے غلطی ہو گئی"...... فوشان نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لی چان کو ہلاک کر کے اس کی لاش غائب کر دینا۔ کسی کو بھی لی چان کی لاش نہیں ملنی چاہئے"...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ ایسا ہی ہو گا"...... فوشان نے کہا۔

"اور لی چان کی دیا ہوا پیکٹ تم خود میرے پاس لاؤ گے۔ سمجھے تم"...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

"یس ماسٹر سمجھ گیا۔ میں وہ پیکٹ خود آپ کو پہنچاؤں گا"۔ فوشان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب لی چان کی کال کا انتظار کرو۔ وہ جیسے ہی شوگران پہنچے گی تمہیں کال کر کے بتا دے گی"...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں اس کی آمد تک اپنے آفس میں ہی رہوں گا"...... فوشان نے کہا تو ریڈ ڈریگن نے اسے چند مزید ہدایات دینے کے بعد رابطہ ختم کر دیا۔ رابطہ ختم ہوتے ہی فوشان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور میز سے رومال اٹھا کر اپنے چہرے اور پیشانی پر آئے ہوئے پسینے کے قطرے صاف کرنے لگا۔ ابھی وہ اپنا پسینہ صاف کر ہی رہا تھا کہ اسی لمحے میز پر پڑے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فوشان ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس نے فوراً ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگا

لیا۔

"یس۔ فوشان سپیکنگ"...... فوشان نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔ وہ صرف سرخ رنگ کے فون سے آنے والی کال کے لئے اپنا لہجہ نرم رکھتا تھا باقی تمام رنگوں کے فون سیٹوں سے آنے والی کالوں کے لئے اس کا رویہ سخت ہی ہوتا تھا۔

"لی چان بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو فوشان بری طرح سے چونک پڑا۔

"اوہ تم۔ کہاں ہو تم۔ کیا تم شوگران پہنچ گئی ہو"...... فوشان نے لڑکی کی آواز سن کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ابھی چند منٹ پہلے میری فلائٹ لینڈ ہوئی ہے اور اس وقت میں ایئر پورٹ کی لابی میں ہوں"...... لی چان نے کہا۔

"گڈ شو۔ تم وہیں رکو۔ میں تمہیں لینے کے لئے خود آ رہا ہوں"...... فوشان نے کہا۔

"کیوں۔ تم خود کیوں آ رہے ہو۔ مجھے لینے کے لئے کسی ڈرائیور کو گاڑی دے کر بھیج دو"...... لی چان نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی چند لمحے پہلے مجھے ماسٹر کی کال آئی تھی۔ ماسٹر کا حکم ہے کہ میں ایئر پورٹ سے تمہیں خود رسیو کرنے جاؤں اور تم جانتی ہو کہ میں کسی بھی طور پر ماسٹر کا حکم نہیں ٹال سکتا۔ اس لئے ایئر پورٹ سے میں تمہیں خود لینے آؤں گا"...... فوشان نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ میں نے ماسٹر کو اپنی آمد کی اطلاع دے دی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھی شاید اسی لئے اس نے تمہیں کال کی ہو گی۔ ٹھیک ہے۔ تم آ جاؤ۔ میں تمہارا یہیں انتظار کر رہی ہوں‘‘...... لی چان نے کہا۔

’’پندرہ منٹ تک میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا‘‘...... فوشان نے کہا۔

’’او کے‘‘...... لی چان نے کہا اور ساتھ ہی دوسری طرف سے کال منقطع ہو گئی۔ کال کے منقطع ہوتے ہی فوشان نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر اس نے فوراً سائیڈ میں پڑے ہوئے انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

’’یس سر‘‘...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

’’ڈرائیور سے کہو کہ وہ کار نکالے۔ مجھے فوری طور پر ایئر پورٹ جانا ہے‘‘...... فوشان نے کہا۔

’’یس سر۔ میں کہہ دیتا ہوں‘‘...... پرسنل سیکرٹری نے کہا تو فوشان نے انٹرکام کا بٹن پریس کر کے آف کر دیا۔ انٹرکام آف کرتے ہی فوشان نے اپنی میز کی سائیڈ کی دراز کھول لی۔ اس کی دراز میں مشین پسٹل اور میگزین الگ الگ پڑے تھے۔ فوشان نے دونوں چیزیں نکال کر اپنے سامنے میز پر رکھیں اور پھر اس نے دراز بند کر دی۔ دراز بند کرنے کے بعد اس نے مشین پسٹل اور میگزین اٹھایا اور پھر اس نے میگزین مشین پسٹل میں ایڈجسٹ کیا اور اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی

بجی تو فوشان نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

’’یس‘‘...... فوشان نے سرد لہجے میں کہا۔

’’میانگ بول رہا ہوں جناب۔ ڈرائیور نے کار نکال لی ہے۔ آپ آ سکتے ہیں‘‘...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

’’او کے‘‘...... فوشان نے کہا اور اس نے انٹرکام کا بٹن پریس کر کے اسے آف کیا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ میز کے پیچھے سے نکلا اور تیز تیز چلتا ہوا سامنے موجود دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ آفس سے نکل کر وہ ایک راہداری میں آیا اور پھر وہ مختلف راستوں سے ہوتا ہوا ایک دیوہیکل کمرشل بلڈنگ سے نکل کر بلڈنگ کے خارجی دروازے کے پاس آ گیا جہاں سرخ رنگ کی ایک جدید کار کھڑی تھی۔ کار کے پاس سفید رنگ کی یونیفارم میں ڈرائیور بڑے مؤدبانہ انداز میں موجود تھا۔

فوشان تیز تیز چلتا ہوا کار کے پاس آیا تو ڈرائیور نے اسے مخصوص انداز میں سلام کیا اور پھر اس نے فوشان کے لئے کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا۔ فوشان کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور نے کار کا دروازہ بند کیا اور کار کے فرنٹ سے گھومتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آ گیا۔ دوسرے لمحے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ کار کا انجن پہلے سے ہی سٹارٹ تھا۔

’’چلیں سر‘‘...... ڈرائیور نے بیک ویو مرر سے فوشان کو دیکھتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے استفہامیہ انداز میں کہا۔

"ہاں چلو"...... فوشان نے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور کار آگے بڑھا دی۔ کچھ ہی دیر میں کار شوگران کے دارالحکومت کی پررونق سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔ بیس منٹ کے بعد کار دارالحکومت کے عظیم الشان ایئر پورٹ کے احاطے میں داخل ہو رہی تھی۔ کار پارکنگ ایئر پورٹ سے تین سو میٹر کے فاصلے پر بنائی گئی تھی۔

"مجھے یہیں اتار دو۔ میں ایئر پورٹ کی لابی کی طرف جا رہا ہوں۔ کچھ ہی دیر میں لوٹ آؤں گا"...... ایئر پورٹ کے احاطے میں آتے ہی فوشان نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا کر کار روک دی اور فوشان کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس نے کار کا دروازہ بند کیا تو ڈرائیور کار لے کر پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

فوشان نے سامنے موجود ایئر پورٹ کی بلند و بالا عمارت کی طرف دیکھا جس کے لاؤنج اور لابی کے بڑے بڑے شیشے چمک رہے تھے۔ فوشان نے ایک طویل سانس لیا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ عمارت کی طرف جا ہی رہا تھا کہ اسی لمحے عمارت کے بیرونی گیٹ سے ایک شوگرانی لڑکی تیزی سے نکل کر باہر آ گئی۔ لڑکی نے سفید رنگ کا سکرٹ پہن رکھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا ہینڈ بیگ تھا۔ دروازے سے نکلتے ہی اس

نے دور سے ہی فوشان کی طرف ہاتھ ہلا کر اشارہ کیا تو اسے دیکھ کر فوشان وہیں رک گیا۔ لڑکی تیز تیز چلتی ہوئی اس کی طرف بڑھی ابھی وہ آدھے راستے میں ہی تھی کہ اچانک فوشان نے اس لڑکی کو بری طرح سے اچھل کر نیچے گرتے دیکھا۔

"اسے کیا ہوا"...... فوشان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ وہاں موجود دوسرے بہت سے افراد نے بھی لڑکی کو گرتے دیکھ لیا تھا۔ وہ سب بھی لڑکی کی طرف بھاگے۔ اس سے پہلے کہ فوشان وہاں پہنچتا بے شمار لوگ لڑکی کے گرد جمع ہو گئے۔ لڑکی کے گرد لوگوں کی بھیڑ جمع ہوتے دیکھ کر فوشان کی پیشانی پر بل پڑے گئے وہ تیزی سے لوگوں کو ہٹاتا ہوا آگے بڑھا۔ بھیڑ سے نکل کر وہ آگے آیا تو اس کی نظر زمین پر گری ہوئی لڑکی پر پڑی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ لڑکی کے سر کے گرد خون کا تالاب سا بن گیا تھا۔ اس کی پیشانی پر ایک سوراخ بنا ہوا تھا جہاں سے خون ابل رہا تھا۔

"یہ میری فرینڈ ہے اور میرا تعلق سپیشل ایجنسی سے ہے۔ ہٹو سب پیچھے۔ ہٹو سب کے سب"...... فوشان نے لی چان کے قریب پہنچ کر چیختے ہوئے کہا تو لوگ چونک چونک کر اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے۔ فوشان نے جیب سے سرخ رنگ کا ایک کارڈ نکال کر اسے لہراتے ہوئے لوگوں کو دکھایا تھا اور پھر جیب میں ڈال لیا تھا۔ اس کی بات سن کر لوگ فوراً پیچھے ہٹ گئے۔ گولی لڑکی کے سر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں لگی تھی اس لئے وہ بھلا کہاں زندہ ہوسکتی تھی۔ فوشان نے فوراً ہاتھ بڑھا کر لڑکی کا گرا ہوا ہینڈ بیگ اٹھا لیا۔

"کیا لڑکی مرچکی ہے"...... ایک شخص نے کہا۔

"ہاں"...... فوشان نے جواب دیا اور فوراً جیب سے اپنا سیل فون نکال لیا اور اس پر ایمرجنسی کے نمبر پریس کرنے لگا۔ اسی لمحے ایئر پورٹ کے احاطے میں موجود کئی سیکورٹی گارڈز دوڑتے ہوئے اس طرف آ گئے۔ گارڈز کو دیکھ کر لوگ تیزی سے کائی کی طرح چھٹنا شروع ہو گئے۔

"کون ہوتم۔ پیچھے ہٹو۔ خبردار اگر تم نے لاش کی کسی چیز کو ہاتھ لگایا"...... ایک گارڈ نے فوشان کو لاش کے قریب دیکھ کر دور سے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے ہولسٹر میں لگا ہوا ریوالور نکال کر اس کا رخ فوشان کی طرف کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ چار اور گارڈز تھے انہوں نے بھی فوراً اپنے ریوالور نکال لئے تھے۔

"یوشٹ اپ نانسنس۔ تمیز سے بات کرو۔ میں فوشان ہوں۔ ریڈ ڈریگن ایجنسی سے تعلق ہے میرا۔ یہ دیکھو"...... فوشان نے غراتے ہوئے کہا اور اس نے جیب سے وہی سرخ رنگ کا کارڈ نکال کر اس گارڈ کی طرف اچھال دیا جو اس نے لوگوں کو ہٹانے کے لئے دکھایا تھا۔

سیکورٹی گارڈ نے آگے بڑھ کر کارڈ اٹھایا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں کارڈ پر پڑیں وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کا رنگ

یکلخت زرد ہو گیا۔ کارڈ پر سرخ رنگ کا ایک بڑا سا ڈریگن بنا ہوا تھا جس کا منہ کسی بڑے اژدھے جیسا تھا اور اس اژدہے کے منہ سے آگ نکل رہی تھی۔ سائیڈ میں ایک نقاب پوش کا سائن بنا ہوا تھا۔

"ریڈ ڈریگن۔ آپ ڈزیگن کے آفیسر ہیں"...... سیکورٹی گارڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب جلدی کرو اور فوراً ایمبولینس بلاؤ"...... فوشان نے غراتے ہوئے کہا تو سیکورٹی گارڈ نے اثبات میں سر ہلا کر فوراً اپنے کاندھے پر لگے ہوئے ٹرانسمیٹر کے مائیک کا بٹن پریس کیا اور ایمرجنسی کال دینا شروع ہو گیا۔

"ان لوگوں کو ہٹاؤ یہاں سے۔ مجھے ان میں سے کوئی ایک بھی یہاں دکھائی نہیں دینا چاہئے"...... فوشان نے دوسرے سیکورٹی گارڈ سے کہا تو سیکورٹی گارڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے سائیڈوں میں کھڑے افراد کی طرف بڑھا اور انہیں وہاں سے ہٹ جانے کا حکم دینا شروع ہو گیا۔ سیکورٹی گارڈ کا حکم سن کر لوگ تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

فوشان نے لڑکی کے لباس کی تلاشی لی پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے سیل فون پر چند نمبر پریس کئے اور پھر کالنگ بٹن پریس کر کے کان سے لگا لیا۔

"یس ریڈ ڈریگن"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ریڈ ڈریگن کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"فوشان بول رہا ہوں ماسٹر"...... فوشان نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"بولو۔ کس لئے فون کیا ہے"...... ریڈ ڈریگن نے اسی انداز میں کہا۔

"میں ایئر پورٹ کے باہر موجود ہوں ماسٹر۔ لی چان نے مجھے کال کر کے اپنی آمد کی اطلاع دی تھی۔ میں اس کا فون سن کر فوری طور پر اسے لینے یہاں پہنچ گیا تھا لیکن......" فوشان لیکن کہہ کر خاموش ہو گیا۔

"لیکن۔ لیکن کیا نانسنس۔ تم نے اپنی بات ادھوری کیوں چھوڑ دی ہے۔ جلدی بولو کیا بات ہے اور کہاں ہے لی چان"...... ریڈ ڈریگن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"لی چان کو کسی نے گولی مار دی ہے ماسٹر"...... فوشان نے خوف زدہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"کس نے ماری ہے اسے گولی اور وہ کس حال میں ہے"۔ چند لمحوں کے بعد ریڈ ڈریگن کی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں نہیں جانتا ماسٹر۔ میں اسے لینے ایئر پورٹ کی لابی کی طرف جا رہا تھا تو شاید اس نے مجھے دیکھ لیا اور وہ خود ہی لابی سے نکل کر میری طرف آ رہی تھی۔ ابھی وہ مجھ تک پہنچی بھی نہ تھی کہ اچانک میں نے اسے اچھل کر زمین پر گرتے دیکھا۔ اسے اس

طرح اچھل کر گرتے دیکھ کر میں پریشان ہو گیا اور تیزی سے اس کی طرف لپکا تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ زمین پر لی چان کی لاش پڑی ہے۔ کسی نے اس پر سائیلنسر لگی ہوئی گن سے فائر کیا تھا اور فائر کرنے والا کوئی ٹاپ شوٹر معلوم ہوتا ہے۔ اس نے ٹھیک لی چان کے ماتھے پر گولی ماری ہے جس سے لی چان موقع پر ہی ہلاک ہو گئی ہے"...... فوشان نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لی چان ہلاک ہو گئی ہے۔ بیڈ نیوز۔ ریئلی بیڈ نیوز۔ اور وہ جو پیکٹ اپنے ساتھ لائی تھی اس کا کیا ہوا"...... ریڈ ڈریگن نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس پیکٹ کا علم نہیں ہے ماسٹر۔ میں نے اس کی تلاشی لی ہے لیکن اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔ البتہ میں نے اس کا ہینڈ بیگ اپنے قبضے میں لے لیا ہے"...... فوشان نے کہا۔

"اور اس کی لاش"...... ریڈ ڈریگن نے پوچھا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں ماسٹر۔ میں نے لی چان کی تلاشی لیتے ہوئے اس کے منہ میں مانگیوم کیپسول توڑ کر ڈال دیا ہے۔ اس کیپسول میں موجود مانگیوم کا زہر کچھ ہی دیر میں لی چان کی لاش کو موم کی طرح پگھلا دے گا۔ اس کی لاش یہاں سے کوئی نہیں لے جا سکے گا"...... فوشان نے آہستہ آواز میں کہا۔

"گڈ شو۔ وہ پیکٹ یقیناً اس کے ہینڈ بیگ میں ہو گا۔ تم اس کا ہینڈ بیگ لے کر فوراً میرے پاس پہنچو"...... ریڈ ڈریگن نے اسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انداز میں کہا۔

''لیس ماسٹر۔ میں آ رہا ہوں''...... فوشان نے کہا اور پھر وہ سیکورٹی گارڈز کی پرواہ کئے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کار پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ریڈ ڈریگن کا کارڈ دیکھ کر ان سیکورٹی گارڈز میں بھی اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ آگے بڑھ کر اس سے کچھ پوچھ سکتے اور نہ ہی وہ اسے روک رہے تھے۔ کار پارکنگ کی طرف آتے ہوئے فوشان نے مخصوص انداز میں ہاتھ ہلایا تو چند ہی لمحوں کے بعد اس کا ڈرائیور کار لے کر پارکنگ سے باہر آ گیا۔ اس نے کار فوشان کے قریب روکی اور پھر کار سے نکل اس نے فوشان کے لئے کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا۔ فوشان کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا تو ڈرائیور نے کار کا دروازہ بند کیا اور تیزی سے کار کے فرنٹ سے گھومتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آ گیا۔

فوشان نے کار کی کھڑکی کا کھلا ہوا شیشہ چڑھا دیا۔ لی چان کا ہینڈ بیگ بدستور اس کے ہاتھ میں تھا اس نے ہینڈ بیگ سائیڈ پر رکھ دیا۔ ایئر پورٹ کے احاطے میں موجود سیکورٹی اہلکار اور بہت سے لوگ اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ فوشان نے سر جھٹکا.اور پھر وہ سائیڈ میں پڑے ہوئے لی چان کے ہینڈ بیگ کی طرف دیکھنے لگا۔

''چلو۔ جلدی چلو''......فوشان نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لی چان کا ہینڈ بیگ اٹھا کر اپنی

گود میں رکھ لیا۔ اس کا حکم سنتے ہی ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔ فوشان نے لی چان کے ہینڈ بیگ کو کھولنے کے لئے اس کی زپ کو ابھی تھوڑا سا کھولا ہی تھا کہ اچانک ایک تیز چمک سی پیدا ہوئی اور دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور فوشان نے لی چان کے ہینڈ بیگ سے آگ کا طوفان نکلتے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کے ٹکڑے ہوئے اور اس کے تمام احساسات فنا ہوتے چلے گئے۔ ہمیشہ کے لئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روزی راسکل نے نوجوان کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کار کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا تو آنے والا نوجوان جو دبلا پتلا سا شوگرانی تھا تیز تیز چلتا ہوا آیا اور تیزی سے کار میں بیٹھ گیا اور کار میں بیٹھتے ہی اس نے کار کا دروازہ بند کر دیا۔ وہ بے حد بوکھلایا ہوا اور پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک مقامی اخبار تھا جس میں اس نے کوئی چیز لپیٹ رکھی تھی۔

”کیا بات ہے۔ تم اس قدر ڈرے ہوئے کیوں ہو“...... روزی راسکل نے شوگرانی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

”وہ۔ وہ۔ کسی نے اس لڑکی کو گولی مار دی ہے“...... شوگرانی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کسی نے نہیں۔ میں نے اسے گولی مار کر ہلاک کیا ہے۔ نانسنس“...... روزی راسکل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو شوگرانی چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

”تم نے۔ لیکن کیوں۔ تم نے تو کہا تھا کہ ایئر پورٹ کی لابی میں مجھے اس کے ہینڈ بیگ کو بدلنا ہے۔ جب میں نے تمہیں کال کر کے بتا دیا تھا کہ میں نے اس کا ہینڈ بیگ بدل دیا ہے تو پھر اسے گولی مارنے کی کیا ضرورت تھی اور تمہیں کسی نے اس پر گولی چلاتے تو نہیں دیکھ لیا“...... دبلے پتلے شوگرانی نے اس کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”گھبراؤ نہیں۔ مجھے کسی نے گولی چلاتے نہیں دیکھا۔ میں نے کار کے اندر سے ہی اس پر سائیلنسر لگی گن سے فائر کیا تھا۔ میرا نشانہ بے داغ ہے۔ میں نے اس کے سر کا نشانہ لیا تھا۔ جس سے اس کا زندہ بچنا ناممکن تھا“...... روزی راسکل نے کہا۔

”لیکن اسے ہلاک کرنے کی کیا ضرورت تھی“...... شوگرانی نے اسی انداز میں کہا۔

”ضرورت تھی یا نہیں۔ اس بات کو چھوڑو۔ تم نے میرے لئے جو کام کیا ہے اس کی میں نے تمہاری ڈیمانڈ سے دگنی رقم تمہیں دی ہے۔ اب تم یہ بیگ یہاں رکھو اور میری کار سے نکل جاؤ۔ آج کے بعد نہ تم مجھے جانتے ہو اور نہ میں تمہیں“...... روزی راسکل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو شوگرانی حیرت سے اس کی شکل دیکھتا رہ گیا۔

”لیکن......“ شوگرانی نے کہنا چاہا۔

”کوئی لیکن ویکن نہیں۔ تم نے میرا کام کر دیا ہے اور میں تمہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کی اجرت دے چکی ہوں اس لئے تمہارا کام ختم۔ اب تم میرے لئے اجنبی ہو اور میں اجنبیوں کو اپنے ساتھ لے کر نہیں گھومتی۔ فوراً اتر جاؤ میری کار سے“...... روزی راسکل نے روکھے لہجے میں کہا تو شوگرانی کے چہرے پر تاسف اور قدرے غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ وہ چند لمحے روزی راسکل کی طرف غصے سے دیکھتا رہا پھر اس نے اخبار میں لپٹا ہوا ہینڈ بیگ سائیڈ سیٹ پر رکھا اور کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

”تم میرے ساتھ اچھا نہیں کر رہی ہو پرنسز۔ میں نے تمہارا کام کیا ہے اور تم......“ شوگرانی نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”مفت میں نہیں کیا ہے تم نے میرا کام۔ اب جاؤ۔ ورنہ ایک اور گولی چل جائے گی اور یہ گولی سیدھی تمہارے دل میں اتر جائے گی“...... روزی راسکل نے غراتے ہوئے کہا تو شوگرانی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔ اس نے غصے سے سر جھٹکا اور پھر اس نے کار کا دروازہ زور سے بند کیا اور تیز تیز چلتا ہوا سائیڈ میں موجود پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ روزی راسکل کی کار پارکنگ سے باہر تھی۔ وہ ایئر پورٹ کے ایک ایسے حصے میں تھی جہاں سے وہ آسانی سے ایئر پورٹ کے لاؤنج اور لابی پر نظر رکھ سکتی تھی۔ جیسے ہی شوگرانی اس کی کار کا دروازہ بند کر کے آگے بڑھا، روزی راسکل نے کار کا انجن اسٹارٹ کیا اور کار وہاں سے تیزی سے نکالتی

لے گئی۔ ابھی وہ کچھ ہی دور گئی ہو گی کہ اسی لمحے اسے ایئر پورٹ کے احاطے سے ایک زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ دھماکے کی آواز سن کر روزی راسکل کے ہونٹوں پر بے اختیار زہریلی مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے بیک ویو مرر سے دیکھا تو اسے احاطے میں موجود ایک کار کے ٹکڑے اُڑتے اور آگ کا بڑا الاؤ اچھلتا ہوا دکھائی دیا۔

”گڈ بائے فوشان۔ امید ہے تمہارا آخری سفر یادگار ثابت ہو گا“...... روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ڈیش بورڈ پر پڑا ہوا سیاہ چشمہ اٹھایا اور اسے آنکھوں پر لگاتے ہوئے وہ کار تیزی سے دوڑاتی لے گئی۔ ایئر پورٹ کے ایریئے سے نکل کر وہ کار شہری حدود میں لائی اور پھر کار شہر کی مخصوص سڑکوں پر دوڑاتی ہوئی ایک ایسے علاقے میں آ گئی جہاں کئی جدید اور بڑے ہوٹل موجود تھے۔ ان میں سے ایک ہوٹل کا نام شن شان تھا۔ روزی راسکل نے اپنی کار اس ہوٹل کی طرف موڑ لی۔ اس نے کار ہوٹل کے بیرونی دروازے کے قریب لے جا کر روکی تو گیٹ پر کھڑا ایک واچ مین تیزی سے اس کی کار کی طرف بڑھا۔ روزی راسکل نے ہاتھ بڑھا کر پیچھے پڑا ہوا اخبار میں لپٹا ہوا ہینڈ بیگ اٹھایا اور کار کا دروازہ کھول کر کار سے نکل کر باہر آ گئی۔

”کار پارک کر دو“...... روزی راسکل نے کار کی چابی قریب آنے والے واچ مین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو واچ مین نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اثبات میں سر ہلایا اور کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ روزی راسکل اخبار میں لپٹا ہوا ہینڈ بیگ لئے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

مین گیٹ پر کوئی دربان موجود نہیں تھا۔ مین گیٹ کے گلاس ڈور ہر آنے والے کے لئے آٹو میٹک انداز میں کھلتے تھے۔ روزی راسکل جیسے ہی گلاس ڈور کے قریب پہنچی اسی لمحے گلاس ڈور خود بخود کھلتا چلا گیا اور روزی راسکل بڑے اطمینان بھرے انداز میں ہوٹل کے وسیع و عریض ہال میں داخل ہو گئی۔ سامنے ایک بڑا کاؤنٹر تھا جس کے دائیں بائیں سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں جو اوپر کے فلورز پر جانے کے لئے بنائی گئی تھیں سیڑھیوں کی دوسری طرف کیپسول لفٹس کام کر رہی تھیں۔ ہال میں بے شمار افراد تھے جو لفٹوں میں بھی آ جا رہے تھے اور سیڑھیاں بھی استعمال کر رہے تھے۔ روزی راسکل رکے بغیر سامنے موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

کاؤنٹر پر دو شوگرانی لڑکیاں اور دو مرد موجود تھے۔ کاؤنٹر پر دو افراد موجود تھے جن سے کاؤنٹر مین باتیں کر رہے تھے۔ روزی راسکل جیسے ہی کاؤنٹر کے قریب پہنچی ایک کاؤنٹر گرل تیزی سے اس کی سائیڈ پر آ گئی۔

”یس مس“...... کاؤنٹر گرل نے اس کی طرف دیکھ کر چہرے پر کاروباری مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔

”روم نمبر ٹرپل فائیو کی چابی دے دیں“...... روزی راسکل نے

اپنی جیکٹ کی جیب سے بکنگ کارڈ نکال کر اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ لڑکی نے بکنگ کارڈ اٹھایا اور اسے لے کر سائیڈ میں چلی گئی۔ اس نے کاؤنٹر کا ایک دراز کھولا اور اس میں سے ایک کمرے کی چابی نکال کر لے آئی اور اس نے بکنگ کارڈ کے ساتھ کمرے کی چابی روزی راسکل کے سامنے رکھ دی۔

”شکریہ“...... روزی راسکل نے کارڈ اور چابی اٹھا کر کہا۔

”یو ویلکم مس رائے“...... کاؤنٹر گرل نے جواباً مسکرا کر کہا اور روزی راسکل مڑ کر کیپسول لفٹوں کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے ہوٹل میں مس رائے کے نام سے بکنگ کرائی تھی اور اس وقت وہ ایک کافرستانی لڑکی کے میک اپ میں تھی۔

کیپسول لفٹ میں سوار ہو کر وہ ففتھ فلور پر آئی اور پھر وہ لفٹ سے نکل کر وہاں موجود مختلف راہداریوں سے گزرتی ہوئی سب سے آخری راہداری میں آ گئی اور اس راہداری میں موجود ایک کمرے کے دروازے کے پاس آ کر رک گئی۔ اس دروازے پر ڈبل فائیو کا نمبر لگا ہوا تھا۔ روزی راسکل بڑے اطمینان بھرے انداز میں دروازے کا لاک کھول کر کمرے میں داخل ہو گئی۔

یہ ایک خاصا بڑا اور جدید سامان سے آراستہ لگژری روم تھا۔ جس میں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ روزی راسکل جیسے ہی کمرے میں آئی اچانک اس کے کان کھڑے ہو گئے اور وہ یوں ٹھٹھک کر رک گئی جیسے اچانک فرش نے اس کے پاؤں جکڑ لئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں۔ سامنے سٹنگ روم تھا جبکہ سائیڈ میں بیڈ روم تھا جس کا دروازہ بند تھا۔

سٹنگ روم میں چند صوفے اور کرسیاں ایک خاص ترتیب سے رکھی گئی تھیں۔ ایک صوفے پر روزی راسکل کو ایک آدمی کا سر دکھائی دے رہا تھا۔ جس کا رخ مخالف سمت میں تھا۔ آدمی کا سر دیکھ کر روزی راسکل کا ہاتھ بے اختیار اپنی جیکٹ کی جیب میں رینگ گیا۔ جب اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں لمبی نال والا ریوالور تھا جس پر سائیلنسر لگا ہوا تھا۔

”آؤ مس۔ رک کیوں گئی“...... اچانک کمرے میں ایک آواز ابھری اور روزی راسکل بری طرح سے اچھل پڑی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے صوفے پر بیٹھے ہوئے شخص کے سر سے ریوالور کی نال لگا دی۔

”خبردار۔ اگر حرکت کی تو گولی مار دوں گی“...... روزی راسکل نے غراتے ہوئے کہا۔

”اسے اپنی جیب میں واپس رکھ لو مادام۔ اس سے تم لی چان کو تو ہلاک کر سکتی ہو لیکن مجھے نہیں“...... اس شخص نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”شٹ اپ۔ میں نے ٹریگر دبا دیا تو تمہاری کھوپڑی کے سینکڑوں ٹکڑے بکھر جائیں گے“...... روزی راسکل نے غرا کر کہا۔

”ایسا تو تب ہو گا مادام جب یہاں یہ ریوالور کام کرے گا“۔

اس آدمی نے بڑے ٹھہرے ہوئے اور طنزیہ لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب“...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

”مطلب پوچھنے سے پہلے میری شکل تو دیکھ لو“...... نوجوان نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

”اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ فوراً“...... روزی راسکل نے کہا تو نوجوان ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا رخ ابھی تک دوسری طرف تھا۔

”اب میری طرف گھوم جاؤ“...... روزی راسکل نے اسی طرح غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو وہ شخص مسکراتا ہوا اس کی طرف گھوم گیا۔ اس آدمی کو دیکھ کر روزی راسکل کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ شخص اس کے لئے قطعی اجنبی تھا۔ اس کی شکل شوگرانیوں جیسی ضرور تھی لیکن وہ کم از کم شوگرانی نہیں تھا۔

”کون ہو تم“...... روزی راسکل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”میں کون ہوں۔ یہ مت پوچھو بلکہ یہ بتاؤ کہ جس کام کے لئے گئی تھی وہ پورا ہوا یا نہیں“...... نوجوان نے کہا۔

”کون سا کام“...... روزی راسکل نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

”میں لی چان کی بات کر رہا ہوں جس کا تم نے ایک آدمی کے ذریعے ہینڈ بیگ بدلوایا تھا اور پھر جیسے ہی ریڈ ڈریگن کا آدمی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسے لینے ایئر پورٹ پر پہنچا تم نے لی چان کو بھی گولی مار دی اور اس بم کو بھی بلاسٹ کر دیا جو تمہارے بدلے ہوئے ہینڈ بیگ میں موجود تھا۔ تم نے ایک تیر سے دو شکار کئے ہیں۔ کیوں میں نے غلط تو نہیں بتایا ہے نا''...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بکواس بند کرو۔ میں نے نہ کسی کو گولی ماری ہے اور نہ ہی کسی کو بم سے اُڑایا ہے اور تم ہو کون اور میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو''...... روزی راسکل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''اس کمرے میں تمہاری واپسی کا انتظار کرنے کے سوا اور میں کیا کر سکتا تھا مس روزی راسکل''...... نوجوان نے کہا اور اس کے منہ سے اپنا نام سن کر روزی راسکل یوں اچھلی جیسے اس کے پیروں پر بم پھٹ پڑا ہو۔

''روزی راسکل۔ کون روزی راسکل''...... روزی راسکل نے فوراً ہی خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''تم اور کون''...... نوجوان نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ میں روزی راسکل نہیں۔ مس رائے ہوں۔ مس اننت رائے''...... روزی راسکل نے غرا کر کہا۔

''یہ تو تمہارا اس چہرے کا نام ہے جس کا تم نے میک اپ کر رکھا ہے۔ میک اپ اتارو تو روزی راسکل کا چہرہ نکل آئے گا''۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میک اپ۔ کیسا میک اپ۔ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ تم کون ہو ورنہ میں ہوٹل کی سیکورٹی کو یہاں بلا لوں گی''...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سیکورٹی کو بلانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر تمہیں مجھ سے ڈر لگ رہا ہے تو میں تمہاری مدد کے لئے خود ہی کسی کو بلا لیتا ہوں۔ کرنل اشانگ''...... نوجوان نے کہا اور پھر اس نے سائیڈ میں موجود بیڈ روم کی طرف دیکھ کر اونچی آواز میں کرنل اشانگ کو آواز دی۔ روزی راسکل کی نظریں فوراً ہی بیڈ روم کے دروازے کی طرف گئیں۔ اسی لمحے اسے ایک جھٹکا سا لگا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا۔

نوجوان نے اسے نفسیاتی ڈاج دیتے ہوئے اس کی توجہ بیڈ روم کے دروازے کی طرف مبذول کرائی تھی اور روزی راسکل جو اس اجنبی کو اپنے کمرے میں دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی اس نے بے اختیار سر موڑ کر دروازے کی طرف دیکھا تھا جس کا فائدہ اٹھا کر نوجوان بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا تھا اور اس نے روزی راسکل کے ہاتھ سے اس کا ریوالور چھین لیا تھا۔ اب ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا اور ظاہر ہے ریوالور کا رخ روزی راسکل کی جانب تھا۔

''تو تم نے مجھے ڈاج دیا تھا''...... روزی راسکل نے غرا کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"سنا ہے محبت اور جنگ میں سب کچھ جائز ہوتا ہے"۔ نوجوان نے مسکرا کر کہا تو روزی راسکل غرا کر رہ گئی۔

"آخر تم ہو کون اور مجھ سے کیا چاہتے ہو"...... روزی راسکل نے اس کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جب تک تم مجھ سے تعاون کرو گی مجھے اپنا دوست سمجھو لیکن جیسے ہی تم نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر مجھے دشمن بننے میں دیر نہیں لگے گی پھر مجھے مجبوراً تمہارے ہی ریوالور بلکہ خاموش ریوالور سے تم پر فائر کرنا پڑے گا اور جتنا تمہارا نشانہ پختہ ہے اس سے کہیں زیادہ میں ماہر نشانہ باز ہوں"...... نوجوان نے کہا تو روزی راسکل نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... روزی راسکل نے اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔

"میرا نام......" نوجوان نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ وہ چونک پڑا۔ اسی لمحے روزی راسکل کو بھی تیز بو کا احساس ہوا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی اچانک اسے اپنے دماغ میں زور دار دھماکے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔ ساتھ ہی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ روزی راسکل نے بوکھلا کر زور زور سے سر جھٹکنا شروع کر دیا لیکن لا حاصل۔ وہ لہرائی اور پھر الٹ کر گرتی چلی گئی۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے نوجوان کے بھی گرنے کی آواز سنی تھی جس کے ہاتھ میں اس کا سائیلنسر لگا ریوالور تھا۔

فون کی گھنٹی بجی تو عمران نے ایک بار آنکھیں کھول کر سائیڈ تپائی پر پڑے ہوئے فون سیٹ کی طرف دیکھا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"ابھی میں سو رہا ہوں اس لئے فون نہیں سن سکتا"۔ عمران نے خوابیدہ لہجے میں کہا لیکن اس کے کہنے سے تو فون کی گھنٹی بند نہیں ہو سکتی تھی۔ فون کی گھنٹی کی آواز سے بچنے کے لئے عمران نے سرہانہ اپنے سر کے گرد لپیٹ لیا تاکہ گھنٹی کی آواز اس کے کانوں تک نہ پہنچ سکے لیکن گھنٹی کی آواز اسے بدستور سنائی دے رہی تھی۔ عمران چند لمحے دائیں بائیں کروٹیں بدلتا رہا پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور انتہائی غصیلی نظروں سے فون سیٹ کی طرف دیکھنے لگا جیسے اگر فون کا موجد اس کے سامنے آ جائے تو وہ اس کا گلا ہی گھونٹ دے گا۔

"بجنے سے پہلے اس بات کا تو احساس کر لیا کرو کہ کوئی سو رہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے اور گہری نیند کے مزے لے رہا ہے۔ ایک دم سے ٹرٹرا کر سارا مزا کرکرا کر دیتے ہو۔ نہ دن کو سکون نہ رات کو چین''۔ عمران نے ٹیلی فون سیٹ کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن بھلا ٹیلی فون اس کی بات کا کیا جواب دے سکتا تھا۔ گھنٹی بدستور بج رہی تھی۔ عمران چند لمحے کھا جانے والی نظروں سے فون سیٹ کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے غراتے ہوئے ہاتھ بڑھایا جیسے اس کا فون سیٹ پر تو بس نہ چل رہا ہو لیکن وہ فون کرنے والے پر چڑھ دوڑے گا اور اسے بے بھاؤ کی سنا سنا کر بے حال کر دے گا۔ اس سے پہلے کہ وہ رسیور اٹھاتا اسی لمحے فون کی گھنٹی بجنا بند ہو گئی۔

''ہونہہ۔ تو فون کرنے والے کو پہلے سے ہی پتہ چل گیا ہے کہ میں اس کی طبیعت ہری بھری کرنا چاہتا تھا''...... عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا جیسے واقعی فون کرنے والا اس سے ڈر گیا ہو اور اب اسے دوبارہ فون کرنے سے اجتناب برتے گا۔

عمران چند لمحے فون کی طرف دیکھتا رہا۔ فون کی گھنٹی دوبارہ نہ بجی تو اس نے سکون کا سانس لیا اور پھر وہ دوبارہ لیٹ گیا اور اس نے سرہانہ اپنے منہ کے اوپر رکھ لیا۔ ابھی وہ لیٹا ہی تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران یکلخت اچھل پڑا۔

''پھر سے بجنا شروع ہو گئے ہو۔ تم کیا سمجھتے تھے کہ میں سو گیا ہوں۔ ابھی بتاتا ہوں تمہیں''...... عمران نے غرا کر کہا اور تیزی سے جھپٹ کر اس نے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا اور دوسری

طرف کی آواز سننے لگا۔

''ہیلو''...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ آواز سے عمران پہچان گیا کہ ٹائیگر بول رہا ہے۔ عمران نے فوراً رسیور پر ہاتھ رکھ دیا۔

''ہیلو۔ باس۔ کیا آپ کو میری آواز سنائی دے رہی ہے''۔ ٹائیگر نے کہا لیکن عمران خاموش رہا۔

''جب تک میں نہیں بولوں گا تمہارے فون کا میٹر گھومتا رہے گا اور جب بل آئے گا اور اس کال کا تمہیں لمبا چوڑا بل بھرنا پڑے گا تب تمہیں احساس ہو گا کہ رات کے وقت وہ بھی آدھی رات کے وقت کسی کو نیند سے جگانا کس قدر مہنگا پڑتا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''کیا کہا آپ نے''...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے چونک کر کہا جیسے اس نے عمران کی آواز سن لی ہو۔

''کچھ نہیں۔ میں تو خاموش ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تھینک گاڈ کہ آپ لائن پر ہیں''...... ٹائیگر نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میں کوئی سٹیم انجن ہوں جو تمہیں لائن پر دکھائی دے رہا ہوں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''سوری باس۔ رات کے اس وقت مجھے آپ کو کال کرنی پڑی۔ امید ہے آپ مائنڈ نہیں کریں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”کیوں نہیں کروں گا مائنڈ۔ میں نے تو بہت مائنڈ کیا ہے۔ بندۂ خدا سارا دن کافی نہیں ہوتا جو تم نے آدھی رات کو میرے فون کی گھنٹی بجانا شروع کر دی ہے۔ نیند کے عالم میں فون کی گھنٹی سن کر ایسا لگتا ہے جیسے کوئی سر پر ہتھوڑے برسا رہا ہو“...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”سوری باس“...... ٹائیگر نے پشیمان لہجے میں کہا۔

”سوری کیا ہوتا ہے۔ ہونہہ۔ فرنگی چلے گئے مگر جاتے جاتے ایک سوری کا لفظ چھوڑ گئے ہیں۔ کسی راہ چلتے کو تھپڑ مار دو تو سوری، جوتا مار دو تو سوری۔ کسی کا پرس اڑا لیا پکڑے گئے تو سوری اور تو اور اب تو کسی راہ گیر کو گولی لگ جائے تو گولی چلانے والا بھی سوری کر کے نکل جاتا ہے میں تو لوگوں سے سوری سن سن کر تنگ آ گیا ہوں اور تم نے رات کو دو بجے فون کیا ہے پھر بھی سوری کہہ رہے ہو۔ کیا سوری کرنے کے لئے ہی فون کیا تھا تم نے“۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

”نہیں باس۔ میں نے رات کے وقت آپ کو ڈسٹرب کیا ہے اس کے لئے آپ سے سوری کہہ رہا ہوں“...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تو فون کس لئے کیا ہے“...... عمران نے جھلا کر کہا۔

”مجھے روزی راسکل کا میسج آیا ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”روزی راسکل کا میسج۔ کیا اس نے تمہیں پرپوز کرنے کے لئے

میسج کیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”نو باس۔ وہ مشکل میں ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”روزی راسکل اور مشکل میں۔ کیا بات کر رہے ہو۔ وہ پرنسز راسکل ہے اور اس جیسی لڑکی دس آدمیوں پر بھی بھاری پڑ سکتی ہے۔ اس میں اتنی ہمت ہے کہ وہ بڑی سے بڑی مشکل کا بھی اکیلی مقابلہ کر لے اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ وہ اپنے معاملے میں کسی کو بھی شامل نہیں کرتی نہ ہی اسے کسی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ تمہیں پسند کرتی ہے لیکن اس کے باوجود اس کا رویہ تم سے ٹھیک نہیں رہتا پھر وہ بھلا تمہیں میسج کیسے کر سکتی ہے“...... عمران ایک بار پھر نان سٹاپ بولتا چلا گیا۔

”وہ کسی بڑی مشکل میں ہے باس ورنہ شاید وہ مجھے میسج نہ کرتی اور اس کا میسج بھی حیران کن ہے۔ وہ مجھ سے مدد مانگ رہی ہے“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”کیسی مدد“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”مدد کے بارے میں اس نے کچھ نہیں لکھا۔ اس کا یہ میسج ہے کہ وہ انڈر گراؤنڈ ٹنل میں قید ہے۔ میں کسی طرح سے اس کی مدد کے لئے پہنچوں، اور آخر میں اس نے اپنا پورا نام یعنی روزی راسکل لکھا ہوا ہے“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”کیا اس نے تمہیں اپنے سیل فون سے میسج کیا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"نو باس۔ اس کا پیغام فارن نمبر سے آیا ہے اور فارن نمبر کا کوڈ دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ وہ اس وقت شوگران میں موجود ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"شوگران۔ تو کیا روزی راسکل شوگران گئی ہوئی ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے میسج کے نمبر سے تو ایسا ہی لگتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جس نمبر سے اس نے تمہیں میسج کیا ہے کیا تم نے اس پر کال کی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ لیکن وہ نمبر آف مل رہا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اور روزی راسکل کا پرسنل نمبر۔ کیا وہ بھی بند ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ اس کا پرسنل نمبر بھی آف ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اس کے کلب کال کرو اور کسی متعلقہ شخص سے پوچھو کہ وہ شوگران کب اور کس کام سے گئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے پہلے آپ کو کال کرنا مناسب سمجھا تھا۔ آپ کہتے ہیں تو میں روزی راسکل کی اسسٹنٹ سے بات کر لیتا ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"وہ تو تم معلوم کر لو گے لیکن اس بات پر بھی غور کرو کہ روزی

راسکل آخر ایسی کس مشکل میں مبتلا ہے کہ اسے مجبور ہو کر تمہیں اپنی مدد کے لئے میسج کرنا پڑا۔ اس معاملے میں وہ انتہائی حساس ہے وہ کم از کم تم سے ایسا مذاق نہیں کر سکتی"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اسی لئے میں اس کے میسج کو مذاق میں نہیں لے رہا۔ وہ ہلاکو خان قسم کی خاتون ہے۔ وہ بھلا کسی سے کیا مذاق کرے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر پتہ لگاؤ کہ جس نمبر سے تمہیں میسج کیا گیا ہے وہ شوگران کے کس علاقے کا ہے اور کس کی ملکیت ہے۔ یہ کام تم انٹرنیشنل سپیشل برانچ سے لے سکتے ہو جو ٹیلی کام کی انٹرنیشنل معلومات فراہم کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں دیکھتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم اس کے میسج سے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ ہو رہے ہو۔ کہیں تمہیں اس سے......" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نو باس۔ آپ جانتے ہیں کہ میں ایسی باتوں کو نہ مانتا ہوں اور نہ میری ایسی سوچ ہے۔ میں صرف اس کے پیغام سے پریشان ہوں اور کچھ نہیں"...... ٹائیگر نے فوراً کہا۔

"سچ کہہ رہے ہو نا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"یس باس۔ بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے آپ سے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او کے پھر نمبر کی لوکیشن کا پتہ کرو اور پھر مجھے بتاؤ"...... عمران

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی تھوڑی دیر بعد آپ کو کال کرتا ہوں۔ آپ جاگ رہے ہیں نا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ میں تم سے نیند کے عالم میں بات کر رہا ہوں۔ تم دوبارہ فون کی گھنٹیوں کی میرے سر پر ضربیں لگا کر جگا لینا۔ مجھے غصہ نہ آیا تو میں تم سے بات کر لوں گا ورنہ فون اٹھا کر پھینک دوں گا"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے باس۔ میں کچھ دیر تک آپ کو کال کرتا ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"ٹائیگر جنگل کا ہو یا چڑیا گھر کا۔ ٹائیگر، ٹائیگر ہی ہوتا ہے اور اس کی دھاڑ سن کر اچھے اچھوں کو پسینہ آ جاتا ہے۔ اگر کال کسی اور کی ہوتی تو میں اس کا ناطقہ بند کر دیتا لیکن ٹائیگر کی آواز سن کر خود میرا ہی ناطقہ بند ہو گیا تھا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"حیرت ہے۔ بڑی جلدی اس نے فون کی لوکیشن کا پتہ کر لیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"میں تو سمجھا تھا کہ معلومات حاصل کرنے میں تمہیں دو چار ہفتے تو لگ ہی جائیں گے اور تب تک میں آرام سے اپنی نیند

پوری کر لوں گا"...... عمران نے دوسری طرف کی آواز سنے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کس کی بات کر رہے ہیں عمران صاحب۔ میں طاہر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"حیرت ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ رات کو صرف الو ہی جاگتے ہیں لیکن یہاں تو پورا شہر ہی جاگ رہا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"جاگ تو آپ بھی رہے ہیں۔ آپ خود کو کس کیٹگری میں شامل کریں گے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

"میں اپنی مرضی سے نہیں جاگ رہا ہوں۔ مجھے باقاعدہ جگایا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کس نے جگایا ہے آپ کو اور کیوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ سب سلیمان کی وجہ سے ہوا ہے۔ اپنی نیند پوری کرنے کے لئے اس نے ٹیلی فون کا ہتھوڑا میرے سرہانے رکھ دیا تھا تاکہ یہ جب بھی بجے تو میرے سر پر ہی بجے اور ایسا ہی ہوا ہے۔ ابھی چند لمحے پہلے ٹائیگر کی کال آئی تھی اور اب تم نے بھی وہی کام کیا ہے۔ میں نے رسیور رکھا تو ساتھ ہی ہتھوڑا تمہارے ہاتھ میں آ گیا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں نے تو آپ کو یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ کافرستان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے ناٹران کی کال آئی ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ناٹران کی کال۔ کیا کہا ہے اس نے“...... عمران نے ناٹران کا سن کو چونکتے ہوئے کہا۔

”اس نے بتایا ہے کہ کافرستان کا ایک اہم راز چوری ہو گیا ہے جس کے لئے کافرستان کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اور ہر آنے جانے والے کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔ اس راز کی وجہ سے پورے ملک کی مشینری حرکت میں آ گئی ہے اور فورسز جگہ جگہ چھاپے مارنا شروع ہو گئی ہیں اس لئے وہ اور اس کے ساتھی کچھ وقت کے لئے روپوش ہو رہے ہیں۔ کیونکہ اسے خدشہ ہے کہ کافرستان میں جس شدت سے چھاپے مارے جا رہے ہیں وہ گرفت میں آ سکتے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”کافرستان کا ایسا کون سا راز چوری ہوا ہے جس کے لئے وہاں کی ساری مشینری حرکت میں آ گئی ہے“...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”میں نے اس کے بارے میں ناٹران سے پوچھا تھا لیکن اس نے جواب دیا تھا کہ وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن وہ انڈر گراؤنڈ رہ کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا۔ اب آپ ہی کوشش کریں اور اپنے سورسز استعمال کریں۔ آپ کے پاس ایسے افراد کی کمی نہیں ہے جو بیرون ملک ہونے کے باوجود آپ کا ہر کام کر سکتے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس سلسلے میں کون ہماری مدد کر سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”کچھ معلوم ہو تو مجھے بھی ضرور بتائیں“...... بلیک زیرو نے سنجیدگی سے کہا۔

”او کے۔ میں تمہیں بعد میں فون کرتا ہوں۔ نیند کے خمار کا اثر ابھی تک میرے دماغ پر ہے۔ اسے بھگا کر کسی ایسے شخص کو یاد کرنا پڑے گا جو ہمیں کافرستان کا احوال بتا سکے“...... عمران نے کہا۔

”او کے۔ تب میں فون بند کر دیتا ہوں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں اسے کسی الماری میں بند کر کے تالا لگا دینا اور اس تالے کی چابی لے جا کر ایسی جگہ پھینک دینا جہاں سے تمہیں آسانی سے نہ مل سکے تاکہ تم مجھے فون کرنے کی کوشش بھی نہ کر سکو“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

”کیا ہوا ہو گا کافرستان میں۔ ایسی کون سی چیز ہو سکتی ہے جس کے چوری ہونے سے کافرستانیوں کو رات کے وقت عذاب پڑ گیا ہے“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔ رسیور میں ٹون کی آواز آتے ہی اس نے فون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔ ابھی اس نے آدھے نمبر ہی ملائے تھے کہ اس نے ہاتھ روک لیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"نہیں۔ اس وقت اگر کافرستان میں ہلچل مچی ہوئی ہے تو مجھے فون کال سے گریز کرنا چاہیے۔ اس وقت ان کے کال ٹریس سنٹر بھی ایکٹیو ہوں گے اور خاص طور پر ان کالز کی چیکنگ کی جا رہی ہوں گی جو پاکیشیا یا ان کے حریف ممالک سے آ رہی ہوں گی۔ یہ کام ٹرانسمیٹر سے ہو سکتا ہے مگر سپیشل لانگ رینج ٹرانسمیٹر اس وقت دانش منزل میں ہے۔ اس لئے مجھے اپنی نیند کو خیر باد کہہ کر دانش منزل میں ہی چلے جانا پڑے گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور بستر سے اتر کر نیچے آ گیا اور پھر اس نے بیڈ کے پاس پڑے ہوئے جوتے پہنے اور واش روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وہ تیار ہو کر اپنی سپورٹس کار میں نہایت تیز رفتاری سے دانش منزل کی طرف اُڑا جا رہا تھا۔ فلیٹ سے نکلتے ہوئے اس نے سیل فون پر ٹائیگر کو میسج کر دیا تھا کہ وہ اس کے فلیٹ کے نمبر کی بجائے اس کے سیل فون پر کال کرے تا کہ اسے بات کرنے میں دقت نہ ہو۔

"شائی لاگ آ گیا ہے چیف"...... ایک لڑکی نے کمرے کا دروازہ کھول کر سامنے میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے لمبے تڑنگے اور طاقتور جسم کے مالک ادھیڑ عمر شخص کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا جو سیل فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ ادھیڑ عمر کے سر اور چہرے پر پرانی چوٹوں کے نشانات واضح دکھائی دے رہے تھے جو اس بات کا ثبوت تھے کہ اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہے۔ اس کی گردن کی سائیڈ پر سیاہ رنگ کے ایک بچھو کا نشان بنا ہوا تھا۔ یہ نشان شوگران کے سب سے بڑے اور طاقتور سینڈیکیٹ بلیک اسکارپین کا تھا جو اس سینڈیکیٹ کے ہر آدمی کی گردن پر بنا ہوتا تھا اور یہی نشان اس سینڈیکیٹ کی مخصوص نشانی تھی۔ جسے دیکھ کر شوگران کے کرمنلز سمیت بہت سی ایجنسیوں کے ایجنٹ بھی خوف کھاتے تھے۔ سینڈیکیٹ کے ہر رکن کی گردن پر چھوٹا بلیک اسکارپین بنا ہوتا تھا جبکہ اس ادھیڑ عمر کی گردن پر بنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوا بلیک اسکارپین کا نشان بڑا اور واضح تھا۔ ادھیڑ عمر بلیک اسکارپین کا چیف تھا۔ اس کا اصل نام شاید ہی کوئی جانتا ہو۔ وہ خود کو بلیک اسکارپین ہی کہلوانا پسند کرتا تھا۔ لڑکی کی بات سن کر اس نے کان سے سیل فون ہٹا لیا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے اندر بھیج دو"...... بلیک اسکارپین نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے سے نکل گئی۔ چند لمحوں کے بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک لمبے قد کا نوجوان دروازے پر کھڑا نظر آیا۔ اس نوجوان نے سفید رنگ کی پتلون اور سفید کوٹ پہن رکھا تھا جبکہ کوٹ کے نیچے اس نے سیاہ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ نوجوان کے چہرے پر بھی زخموں کے پرانے نشان تھے اور وہ شکل وصورت سے ہی پرلے درجے کا بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی گردن پر بھی ایک چھوٹے سیاہ بچھو کا نشان بنا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی کرختگی اور سفاکیت کے تاثرات جیسے منجمد ہو کر رہ گئے تھے۔

"آؤ۔ اندر آ جاؤ شائی لاگ"...... بلیک اسکارپین نے اسے دیکھ کر کہا تو نوجوان سر ہلا کر اندر آ گیا۔

"بیٹھو۔ میں یہ کال ختم کر لوں پھر تم سے بات کرتا ہوں"۔ بلیک اسکارپین نے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ بلیک اسکارپین چند لمحوں تک سیل فون پر بات کرتا رہا پھر اس نے اپنی بات ختم کی اور سیل فون اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"لائے ہو وہ پیکٹ"...... بلیک اسکارپین نے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

"یس چیف"...... نوجوان نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا جس کا نام شائی لاگ تھا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک لمبے سائز کا پیکٹ نکال کر بلیک اسکارپین کے سامنے رکھ دیا۔ بلیک اسکارپین نے پیکٹ پر لگا ہوا پیپر اتار دیا۔ اب اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی مگر لمبی ڈبیہ تھی ایک ایسی ڈبیہ جس میں محض ایک پنسل ہی رکھی جا سکتی تھی۔ اس ڈبیہ کو دیکھ کر بلیک اسکارپین کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"کیا ریڈ نوٹ اسی میں ہے"...... بلیک اسکارپین نے شائی لاگ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس چیف۔ آپ چیک کر سکتے ہیں"...... شائی لاگ نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں۔ اگر تم مطمئن ہو تو میں بھی مطمئن ہوں۔ یہ بتاؤ تمہیں کہاں سے ملا یہ پیکٹ اور کسی کو پتہ تو نہیں چلا کہ ریڈ نوٹ تمہارے پاس ہے"...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

"نو چیف۔ میں کسی کے سامنے ہی نہیں آیا تھا اس لئے کسی کو اس بات کا پتہ نہیں چل سکتا کہ ریڈ نوٹ میں نے حاصل کر لیا ہے یہ مختلف مرحلوں سے گزرتا ہوا کافرستان سے شوگران پہنچا تھا۔ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے اسے حاصل کرنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیا ہے''...... شائی لاگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیسے۔ مجھے اس کی تفصیل بتاؤ''...... بلیک اسکارپین نے اشتیاق بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ریڈ نوٹ کی اطلاع مجھے میرے بھائی چیانگ نے دی تھی جو ریڈ ڈریگن فورس میں کام کرتا ہے۔ چیانگ نے اپنی محنت اور صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے چونکہ ریڈ ڈریگن تک رسائی حاصل کر لی تھی اور اس کے بہت نزدیک آ گیا تھا اس لئے وہ ریڈ ڈریگن کی ہر بات پر نظر رکھتا تھا۔ ریڈ ڈریگن نے شوگران کی ایک پرائیویٹ ایجنسی کی سیکرٹ گرل کو ہائر کیا تھا جس کا نام لی چان تھا۔ ریڈ ڈریگن نے لی چان سے ایک خفیہ ملاقات کی تھی۔ چونکہ ان کی ملاقات طے تھی اور چیانگ کو معلوم تھا کہ ان کی میٹنگ کہاں ہونے والی ہے اس لئے اس نے پہلے ہی میٹنگ روم میں ایسے انتظامات کر دیئے تھے تاکہ ان دونوں کی باتوں کی ریکارڈنگ کی جا سکے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ریڈ ڈریگن نے لی چان سے بات کی اور اسے کافرستان میں ایک خفیہ مشن کے لئے ہائر کر لیا۔ اس نے لی چان کے ذریعے کافرستان سے ریڈ نوٹ چوری کرنے کا پلان بنایا تھا۔ ریڈ نوٹ کہاں تھا اور اسے لی چان کیسے چوری کر سکتی تھی اس کی ساری پلاننگ ریڈ ڈریگن نے ہی کی تھی۔ اس نے اپنی پلاننگ سے لی چان کو آگاہ کیا تو لی چان بھاری معاوضے پر

ریڈ ڈریگن کا کام کرنے پر آمادہ ہو گئی اور پھر وہ فوری طور پر کافرستان روانہ ہو گئی۔

لی چان میک اپ کرنے میں ماہر تھی اور وہ ہر طرح کا آسانی سے میک اپ کر لیتی تھی۔ اس نے ایک یہودی لڑکی کا میک اپ کیا تھا کیونکہ ریڈ ڈریگن نے اس کے لئے جو کاغذات بنوائے تھے ان کے مطابق لی چان کا تعلق اسرائیل سے تھا۔ چونکہ اسرائیل اور کافرستان کا آپس میں گہرا تعلق ہے اس لئے دونوں ممالک سے سفارتی اور غیر سفارتی افراد آتے جاتے رہتے ہیں۔ لی چان نے کافرستان میں اپنا نام بدل کر کلوشیا رکھ لیا تھا۔ اس نے ریڈ ڈریگن کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس شخص تک رسائی حاصل کر لی تھی جس کے پاس ریڈ نوٹ محفوظ تھا۔ اس آدمی کا نام پروفیسر ساگر تھا جو عیاش فطرت انسان تھا۔ لی چان نے اس سے فرینڈ شپ کی اور اسے مکمل طور پر اپنے جال میں پھنسا لیا۔ پروفیسر ساگر اس کی زلفوں کا ایسا اسیر ہو گیا تھا کہ وہ لی چان کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا تھا۔ لی چان نے چند ہی دنوں میں پروفیسر ساگر کو اپنی مٹھی میں کر لیا اور آہستہ آہستہ اس سے راز اگلوانے شروع کر دیئے اور آخر کار وہ اس سے ریڈ نوٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ ریڈ نوٹ کا پتہ چلتے ہی لی چان نے پروفیسر ساگر کو استعمال کیا اور پھر اس نے ریڈ نوٹ حاصل کیا اور پروفیسر ساگر کو ہلاک کر کے کافرستان سے نکل گئی۔ اس نے اپنے پیچھے ایسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نشان چھوڑے تھے کہ اس کا تعلق اسرائیل سے ثابت ہوتا تھا۔ وہ میک اپ بدل بدل کر کئی ممالک میں گئی اور پھر آخر میں وہ لی چان کے روپ میں شوگران کے لئے روانہ ہوگئی۔ چونکہ اس کا مسلسل ریڈ ڈریگن سے رابطہ تھا اس لئے چیانگ مسلسل ریڈ ڈریگن کی مانیٹرنگ کر رہا تھا۔

ریڈ ڈریگن کے ساتھ ساتھ چیانگ کو انڈر ورلڈ پر بھی نظر رکھنی پڑ رہی تھی کیونکہ اس نے سنا تھا کہ شوگران میں کچھ ایسے افراد ہیں جنہیں ریڈ ڈریگن کی پلاننگ کا علم ہو چکا تھا اور ان کے علم میں یہ بات بھی آ گئی تھی کہ ریڈ ڈریگن کے لئے لی چان نے کافرستان سے ریڈ نوٹ حاصل کر لیا ہے اس لئے کئی کرمنلز گروپس ریڈ نوٹ کے حصول کے لئے متحرک ہو گئے تھے۔ جن میں ایک نام روزی راسکل کا بھی ہے جس کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ ریڈ نوٹ شوگران پہنچنے والا تھا اس کے بارے میں خبر ملتے ہی روزی راسکل فوری طور پر شوگران پہنچ گئی اور اس نے اپنے طور پر لی چان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔ یہ بات ماننی پڑے گی کہ روزی راسکل کا نیٹ ورک بے حد فعال ہے جو اسے لی چان کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کر رہا تھا۔ روزی راسکل نے لی چان کو شوگران میں ہی ٹارگٹ کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ لی چان نے ریڈ نوٹ اپنے ہینڈ بیگ میں چھپا رکھا ہے۔ اسے اس بات کی بھی خبر تھی کہ ریڈ نوٹ کے لئے

شوگران کی ایک طاقتور ایجنسی ریڈ ڈریگن کام کر رہی ہے۔ اس سے بچنے اور لی چان سے ریڈ نوٹ حاصل کرنے کے لئے روزی راسکل نے ایک پلان بنایا اور اس پلان کے تحت اس نے شوگران کے چند مقامی افراد کو اپنے ساتھ ملا کر لی چان کا ایئر پورٹ پر ہی شکار کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ چونکہ لی چان نے ریڈ نوٹ ریڈ ڈریگن کے لئے حاصل کیا تھا اس لئے ان کا ایئر پورٹ پر اکٹھے ہونا طے تھا۔ روزی راسکل نے ریڈ نوٹ کے لئے ریڈ ڈریگن سے بھی ٹکر لینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس نے ایئر پورٹ پر پکٹنگ کی اور پھر جیسے ہی اس نے لی چان کو ایئر پورٹ سے نکلتے دیکھا اس نے اسے سائیلنسر لگے ریوالور سے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ روزی راسکل نے وہاں ریڈ ڈریگن کے سپیشل ایجنٹ فوشان کو بھی دیکھ لیا تھا۔ فوشان اس کے پیچھے لگ سکتا تھا اس لئے روزی راسکل نے اسے بھی ہلاک کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ جیسے ہی روزی راسکل نے لی چان کو گولی مار کر ہلاک کیا۔ لی چان کی لاش کے پاس اس کی توقع کے مطابق خاصی بھیڑ اکٹھی ہوگئی تھی۔ اس بھیڑ میں روزی راسکل کے آدمی بھی تھے جنہوں نے لی چان کی لاش کے پاس پڑا ہوا اس کا ہینڈ بیگ بدل دیا تھا۔ روزی راسکل نے لی چان کی لاش کے پاس جو ہینڈ بیگ چھوڑا تھا اس میں ایک بلاسٹنگ ڈیوائس لگی ہوئی تھی۔ اسے شاید یقین تھا کہ لی چان کو گولی لگتے دیکھ کر فوشان فوری طور پر اس کی لاش کے پاس آئے گا اور وہ اس کا ہینڈ بیگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ضرور اٹھائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا فوشان نے لاش کے پاس سے ہینڈ بیگ اٹھایا اور اپنی کار میں چلا گیا۔ کار میں شاید اس نے ہینڈ بیگ کھولنے کی کوشش کی تھی جس کے نتیجے میں ہینڈ بیگ میں موجود بلاسٹنگ ڈیوائس ایکٹیو ہو گئی اور کار کے ساتھ فوشان کے بھی ٹکڑے اُڑ گئے تھے۔ فوشان کو ہلاک اور لی چان کا ہینڈ بیگ حاصل کرتے ہی روزی راسکل وہاں سے نکل گئی تھی۔ چونکہ میرے پاس روزی راسکل کے بارے میں مکمل معلومات تھیں اس لئے میں نے اسے نہیں روکا تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ کس ہوٹل میں اور کس نام سے ٹھہری ہوئی ہے۔ اس لئے میں اس کے پیچھے روانہ ہو گیا اور پھر میں نے اس کے روم میں ایکرل گیس فائر کی اور اسے بے ہوش کر دیا۔ جب میں اس کمرے میں داخل ہوا تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ روزی راسکل وہاں اکیلی نہیں تھی۔ وہاں ایک اور آدمی بھی موجود تھا۔ اس آدمی کا نام زوانگ تھا اور میں اس کے بارے میں بھی جانتا تھا۔ اس کا تعلق شوگران کے ایک سینڈیکیٹ سے تھا اور مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ وہ بھی ریڈ نوٹ کے پیچھے ہے۔ شاید زوانگ کو بھی اس بات کا پتہ چل گیا تھا کہ روزی راسکل نے لی چان سے ریڈ نوٹ حاصل کر لیا ہے اس لئے وہ روزی راسکل سے پہلے وہاں پہنچ گیا تھا۔ اسے روزی راسکل اور ریڈ نوٹ کے بارے میں کیسے پتہ چلا تھا یہ مجھے معلوم نہیں ہے لیکن زوانگ ہمارے لئے خطرے کا باعث بن سکتا تھا اس لئے میں نے اسے وہیں گولی مار

دی اور روزی راسکل کے پاس موجود پیکٹ حاصل کیا اور روزی راسکل کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر میں اس ہوٹل کے خفیہ راستے سے نکل گیا۔ روزی راسکل اس وقت میری قید میں ہے اور میں پیکٹ لے کر آپ کے پاس آ گیا ہوں''...... شائی لاگ نے بلیک اسکارپین کو مکمل تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اسی لئے میں نے تمہیں آگے کیا تھا کہ تم اور تمہارا بھائی نہ صرف ریڈ ڈریگن پر نظر رکھ سکتے ہو بلکہ تمہاری نظریں اپنے اردگرد بھی رہتی ہیں تاکہ کوئی تمہیں ڈاج نہ دے سکے یا تمہارے راستے کی دیوار نہ بن سکے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں نے تمہیں جو ٹاسک دیا تھا تم نے اسے پورا کر دیا ہے اور ریڈ نوٹ میرے ہاتھوں میں ہے جس میں کافرستان کا ایک ایسا راز ہے جسے اگر میں دنیا میں کسی بھی ملک کو فروخت کر دوں تو کھربوں ڈالرز منٹوں میں کما سکتا ہوں''...... بلیک اسکارپین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے اپنا فرض پورا کیا ہے چیف''...... شائی لاگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے جہاں زوانگ کو ہلاک کر دیا تھا اس کے ساتھ ہی پاکیشائی لڑکی روزی راسکل کو بھی ہلاک کر دیتے۔ اسے تم نے کیوں زندہ چھوڑ دیا اور تم بتا رہے ہو کہ وہ اس وقت تمہارے قبضے میں ہے''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''اس لڑکی کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے چیف اور وہ پاکیشیا کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زیر زمین دنیا کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہے۔ مستقبل میں وہ لڑکی ہمارے کام آ سکتی ہے۔ شوگران کے ساتھ ساتھ اگر پاکیشیا کے انڈر ورلڈ پر بھی ہم کنٹرول حاصل کر لیں تو اس سے ہم مزید طاقتور ہو جائیں گے“...... شائی لاگ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اس کی حفاظت کی ذمہ داری تمہاری ہے۔ اس کے بارے میں، میں نے سنا ہے کہ وہ بے حد ہتھ چھٹ اور تیز لڑکی ہے۔ کسی کو خاطر میں نہیں لاتی اور نہ ہی کسی سے سیدھے منہ بات کرتی ہے۔ اس کے مقابلے پر اگر دس فائٹر بھی آ جائیں تو وہ ان کا تنہا مقابلہ کر سکتی ہے“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”اس کی آپ فکر نہ کریں چیف۔ میں نے جہاں اسے قید کر رکھا ہے وہاں سے نکلنے کے لئے اس کی تیز طراری اور طاقت کسی کام نہیں آئے گی۔ وہ لاکھ سر پٹخ لے لیکن وہاں سے آزاد ہونا اس کے لئے مشکل ہی نہیں ناممکن ہے“...... شائی لاگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر مکمل بھروسہ ہے۔ اب تم جا سکتے ہو“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”یس چیف“...... شائی لاگ نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے بلیک اسکارپین کو مخصوص انداز میں سلام کیا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اسے باہر جاتے دیکھ کر بلیک اسکارپین نے ایک بار پھر وہ ڈبیہ اٹھا لی جو اسے شائی لاگ

نے دی تھی۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے اپنا سیل فون اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

”یس۔ شی چی سپیکنگ“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”بلیک اسکارپین“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”اوہ۔ یس چیف۔ حکم“...... اس کی آواز سن کر لڑکی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”آر این میرے پاس پہنچ گیا ہے۔ اسے آ کر مجھ سے لے جاؤ اور جلد سے جلد اسے ڈی کوڈ کرو اور کنفرم کرو کہ اس پر اصل فارمولا درج ہے یا نہیں“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”ریڈ نوٹ آپ کے پاس پہنچ گیا ہے۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ یہ تو آپ نے مجھے خوشخبری سنائی ہے چیف۔ بہت بڑی خوش خبری“...... دوسری طرف سے شی چی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرے لئے تمہاری طرف سے خوشخبری یہ ہو گی کہ تم جلد از جلد ریڈ نوٹ کو ڈی کوڈ کر لو پھر میں کرنل ٹران کو اس کے بارے میں بتاؤں گا اور پھر ہم اس پر اپنا کام شروع کر سکیں گے“۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

”آپ فکر نہ کریں۔ یہ کام میں فوراً کر لوں گی۔ آپ جانتے ہیں کہ میں پیچیدہ سے پیچیدہ کوڈز بھی ڈی کوڈ کرنے میں ماہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں''......شی چی نے کہا۔

''ہاں جانتا ہوں۔ اب تم جلد سے جلد یہاں پہنچ جاؤ''۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس چیف۔ میں ابھی پہنچ رہی ہوں''......شی چی نے کہا تو بلیک اسکارپین نے اوکے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ ابھی رابطہ ختم ہوا ہی تھا کہ اسی لمحے اس کے سیل فون کی ایک بار پھر بیل بج اٹھی۔ بلیک اسکارپین نے ڈسپلے دیکھا تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''شائی لاگ۔ اب اس نے کیوں کال کی ہے۔ ابھی تو یہ یہاں سے اٹھ کر گیا ہے''...... بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ساتھ ہی اس نے کال رسیونگ کا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس۔ شائی لاگ۔ کیا کوئی بات بھول گئے تھے''۔ بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

''چچ چچ۔ چیف۔ وہ ڈبیہ کھول کر دیکھیں''......شائی لاگ کی پریشانی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

''ڈبیہ۔ کون سی ڈبیہ''...... بلیک اسکارپین نے چونک کر کہا۔

''جس میں ریڈ نوٹ ہے''......شائی لاگ نے کہا۔

''کیوں کیا ہوا''...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔ اس کی نظریں فوراً اپنے سامنے پڑی ڈبیہ پر جم گئیں۔

''پلیز چیف۔ ایک بار اسے کھول کر دیکھ لیں اور مجھے اس بات کی تسلی دلا دیں کہ ڈبیہ میں ریڈ نوٹ موجود ہے''......شائی لاگ نے اسی انداز میں کہا۔ اس کی بات سن کر بلیک اسکارپین کی پیشانی پر بھی بل آ گئے۔ اس نے فوراً ڈبیہ اٹھا لی۔

''رکو۔ میں چیک کرتا ہوں''...... بلیک اسکارپین نے کہا اور اس نے سیل فون اپنے کاندھے اور گردن میں پھنسایا اور پھر وہ ڈبیہ کھولنے لگا۔ ایک بٹن کے پریس ہوتے ہی ڈبیہ کھٹک کی آواز کے ساتھ کھل گئی۔ جیسے ہی ڈبیہ کھلی بلیک اسکارپین کو اس میں سرخ رنگ کا ایک رول پیپر دکھائی دیا۔ پیپر بے حد پتلا تھا۔ پیپر رول دیکھ کر بلیک اسکارپین کے چہرے پر قدرے اطمینان ابھر آیا۔

''یس۔ اس میں ریڈ نوٹ موجود ہے''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''اوہ۔ تھینک گاڈ۔ ورنہ میں ڈر گیا تھا کہ کہیں ڈبیہ سے ریڈ نوٹ تو غائب نہیں کر دیا گیا''...... بلیک اسکارپین کی بات سن کر شائی لاگ کی اطمینان بھری آواز سنائی دی۔

''ہوا کیا ہے۔ تمہیں اس بات کا خدشہ کیوں ہو گیا تھا کہ ریڈ نوٹ ڈبیہ میں نہیں ہے''...... بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ بلائنڈ ٹنل سے روزی راسکل فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اس کے فرار ہونے کا سنتے ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرے ہوش اُڑ گئے تھے اور مجھے پہلا خیال یہی آیا تھا کہ کہیں اس نے ڈبیہ سے ریڈ نوٹ پہلے ہی نہ نکال لیا ہو۔ میں نے چونکہ اس ڈبیہ کو کھول کر نہیں دیکھا تھا اس لئے میری پریشانی بڑھ گئی تھی اسی لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے“...... شاگی لاگ نے کہا۔

”لیکن روزی راسکل تمہاری قید سے کیسے نکل گئی۔ تم نے تو کہا تھا کہ وہ کسی بھی صورت میں تمہاری قید سے نہیں نکل سکتی“۔ بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس بات پر تو مجھے بھی حیرانی ہے چیف۔ اسی لئے اب میں بلائنڈ ٹنل کی طرف جا رہا ہوں۔ میں خود جا کر اس جگہ کا جائزہ لوں گا کہ وہ آخر ٹنل سے کیسے نکلی“...... شاگی لاگ نے کہا۔

”اسے ڈھونڈو شاگی لاگ۔ ہر حال میں ڈھونڈو اسے۔ اگر وہ نکل گئی تو یہ بات لیک آوٹ ہو جائے گی کہ ریڈ نوٹ شوگران میں ہمارے پاس ہے“...... بلیک اسکارپین نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

”آپ فکر نہ کریں چیف۔ وہ کہیں بھی چلی جائے لیکن وہ میری نظروں سے نہیں چھپ سکے گی۔ وہ اگر مجھ سے بچنے کے لئے انڈر ورلڈ میں بھی چلی گئی ہو گی تو میں اسے وہاں سے بھی ڈھونڈ نکالوں گا“...... شاگی لاگ نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”تو پھر جلدی کرو اور اب اسے دیکھتے ہی گولی مار دینا۔ اب تم لڑکی کو ہر حال میں ختم کر دینا۔ اٹس مائی آرڈر“...... بلیک

اسکارپین نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ مجھے بھی اس بات کا شدت سے احساس ہو رہا ہے۔ واقعی اس لڑکی کو زندہ چھوڑنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا اور اسے فوراً ہلاک کر دوں گا“...... شاگی لاگ نے کہا۔

”اوکے“...... بلیک اسکارپین نے کہا اور اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ اس نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے سیل فون میز پر رکھ کر کھلی ہوئی ڈبیہ میں موجود رولڈ ریڈ پیپر نکال لیا۔ اس نے پیپر کھولا اور پھر یہ دیکھ کر اس کا رنگ اُڑتا چلا گیا کہ پیپر بلینک تھا۔ اس پر ایک معمولی سا نشان بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا جیسے سرے سے اس پر کچھ لکھا ہی نہ گیا ہو۔ بلینک پیپر دیکھ کر بلیک اسکارپین کو اپنا دماغ بھی بلینک ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے جھپٹ کر ایک بار پھر سیل فون اٹھایا اور پھر اس نے کانپتے ہاتھوں سے شاگی لاگ کو کال کرنی شروع کر دی کہ اس کا خدشہ درست تھا۔ اس کے پاس ریڈ پیپر ضرور پہنچا تھا لیکن وہ سوائے ایک بلینک ریڈ پیپر کے اور کچھ بھی نہ تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میٹنگ ہال میں پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر سمیت تمام خفیہ ایجنسیوں کے سربراہ موجود تھے۔ وہ سب دم سادھے اور خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہروں پر انتہائی سنجیدگی، پریشانی اور خوف کے سائے منڈلاتے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ دیر پہلے میٹنگ ہال میں سب اپنا اپنا راگ الاپ رہے تھے لیکن جیسے ہی وہاں کافرستان کے صدر مملکت تشریف لائے ان سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا اور وہاں مکمل خاموشی چھا گئی تھی۔ صدر مملکت کے سامنے وہ سب سر جھکا کر بیٹھ گئے تھے جیسے وہ مجرم ہوں اور ان میں صدر مملکت سے آنکھیں ملانے کی ہمت ہی نہ ہو رہی ہو۔

”آپ سب خاموش ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی تک ریڈ نوٹ کی تلاش میں کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی ہے“...... اچانک میٹنگ ہال میں کافرستان کے صدر کی گمبھیر اور باوقار آواز گونج

اٹھی۔ ان کے لہجے میں شدید بے چینی اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”یس سر۔ ہم پوری کوشش کر چکے ہیں لیکن ریڈ نوٹ کے بارے میں ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا ہے“...... ایک خفیہ ایجنسی کے چیف نے اٹھ کر انتہائی مؤدبانہ مگر افسردہ لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ تو کیا اس بات کا بھی پتہ نہیں چلا ہے کہ آخر پروفیسر ساگر کا ریڈ نوٹ چوری کس نے کیا ہے اور انہیں قتل کس نے کیا ہے۔ کیا آپ میں سے کسی نے بھی اس معاملے میں معمولی سا کلیو بھی حاصل نہیں کیا ہے“...... صدر مملکت نے انتہائی برہم لہجے میں کہا۔

”ہم ابھی تک تحقیقات کر رہے ہیں جناب۔ چند ثبوت ہمارے ہاتھ آئے ہیں۔ ان پر تفتیش کی جا رہی ہے“...... سول انٹیلی جنس کے چیف آندرے نے اٹھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کیا پروفیسر ساگر کے سپیشل سیف روم میں سیکورٹی کیمرے نصب نہیں تھے۔ ان کیمروں سے بننے والی فوٹیج سے بھی آپ میں سے کسی کو پتہ نہیں چلا ہے کہ وہاں کون داخل ہوا تھا اور کس نے سپیشل سیف کھول کر اس میں سے ریڈ نوٹ حاصل کیا تھا“۔ صدر مملکت نے اسی انداز میں کہا۔ ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا جیسے ان کا بس نہ چل رہا ہو اور وہ وہاں بیٹھے تمام خفیہ اداروں کے چیفس کو اپنے ہاتھوں سے گولیاں مار دیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”چور انتہائی چالاک ثابت ہوا ہے جناب۔ اس نے جاتے جاتے پروفیسر ساگر کی رہائش گاہ کے تہہ خانے میں بنے ہوئے کنٹرول روم میں موجود وہ تمام فوٹیج ضائع کر دی تھیں جن سے اس کی موجودگی کا پتہ چل سکتا تھا“...... آر اے ایجنسی کے سربراہ جے پانڈے نے کہا۔

”کیا وہاں سے آپ کو فنگر پرنٹس اور ایسے دوسرے کوئی نشان نہیں ملے کہ جن سے معلوم ہوسکتا ہو کہ چور مرد تھا یا وہ کوئی عورت تھی“...... صدر مملکت نے پوچھا۔

”نو سر۔ ہمیں نہ تو کہیں فنگر پرنٹس ملے ہیں اور نہ فٹ پرنٹس لیکن اس کے باوجود ہم مکمل چھان بین کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ہماری تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہمیں اس چور کا ضرور پتہ چل جائے گا“...... جے پانڈے نے کہا۔

”ہونہہ۔ جب تک آپ تحقیقات کریں گے تب تک تو چور ریڈ نوٹ لے کر اس ملک سے نکل جائے گا“...... پرائم منسٹر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

”نہیں جناب۔ ہم نے مجرم کے نکلنے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں۔ پچھلے دو روز سے ہم نے کافرستان کی تمام سرحدیں سیل کر رکھی ہیں۔ کافرستان آنے والے ہر فرد کو انتہائی ماہرانہ انداز میں چیک کیا جا رہا ہے اور اس کی مکمل چھان بین کر کے اس کی مکمل تلاشی لی جا رہی ہے۔ ہم ایسی جدید مشینری استعمال کر رہے

ہیں کہ اگر ریڈ نوٹ کسی انسان نے نگل کر اپنے پیٹ میں بھی چھپا لیا ہو گا تو ہماری مشینری اسے فوراً ٹریس کر لے گی“...... سپیشل فورس کے انچارج کرنل ہریش نے کہا۔

”تو کیا آپ کے خیال میں چور ریڈ نوٹ لے کر ابھی تک کافرستان میں ہی چھپا ہوا ہے“...... صدر مملکت نے کرنل ہریش کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”یس سر۔ ہمارا تو یہی انداز ہے“...... کرنل ہریش نے کہا۔

”ہونہہ۔ آپ صرف اندازوں سے کام چلا رہے ہیں۔ اس کے سوا شاید آپ کے پاس اور کوئی آپشن باقی نہیں رہ گیا ہے۔ دو روز بہت ہوتے ہیں کرنل ہریش۔ ان دو روز میں چور ریڈ نوٹ لے کر نجانے کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہو گا“...... پرائم منسٹر نے غرا کر کہا تو کرنل ہریش نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا پھر کچھ سوچ کر وہ خاموش ہو گیا۔

”اب بتائیں۔ ہمارے ملک میں اس قدر پاورفل اور باوسائل ایجنسیاں ہونے کے باوجود ہم ایک چور تک کو نہیں پکڑ سکے جو قاتل بھی ہے تو پھر اس ملک کی حفاظت یہ ایجنسیاں کیسے کر سکتی ہیں۔ مجرم یہاں دندناتے ہوئے اپنا کام کر جاتے ہیں اور یہاں کی ایجنسیوں کا یہ حال ہے کہ یا تو انوسٹی گیشن کرتی رہتی ہیں یا پھر ایک دوسرے پر الزام تراشی۔ کسی بھی ایجنسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ اپنی ناکامیوں کا اعتراف کر سکے“...... صدر نے انتہائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سخت لہجے میں کہا۔ ان کی بات سن کر وہاں موجود تمام افراد کے سر ایک بار پھر جھک گئے۔

”مجھے تو لگ رہا ہے کہ یہ کام کسی غیر ملکی ایجنٹ کا ہے اور اسی نے پروفیسر ساگر تک رسائی حاصل کی تھی اور اس کے سپیشل سیف روم میں داخل ہوا تھا اور وہاں سے ریڈ نوٹ نکال کر لے جانے میں کامیاب ہو گیا ہے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”لیکن جس ریڈ نوٹ کو انتہائی خفیہ رکھا گیا تھا اس کے بارے میں غیر ملکی ایجنٹ کو پتہ کیسے چلا اور یہ راز لیک آؤٹ کیسے ہوا کہ کافرستان میں ریڈ نوٹ موجود ہے جس پر کافرستان کا ایک اہم اور بہت بڑا راز پرنٹ ہے“......صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے۔ کہیں نہ کہیں سے تو بات لیک آؤٹ ہوئی ہے ورنہ غیر ملکی ایجنٹوں کو ریڈ نوٹ کی موجودگی کا کیسے علم ہوتا“۔ پرائم منسٹر نے منہ بنا کر کہا۔

”ہم سب صرف اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ کام غیر ملکی ایجنٹوں کا ہے۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ یہ کام اندر کے ہی کسی آدمی کا ہو اور اسے ریڈ نوٹ کی اہمیت کا علم ہو“...... جے پانڈے نے کہا۔

”نہیں۔ ریڈ نوٹ کی چوری میں اندر کے کسی آدمی کا کوئی ہاتھ نہیں ہے“...... اچانک شاگل نے کہا جو اب تک خاموشی سے بیٹھا ان سب کی باتیں سن رہا تھا۔

”آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کام کسی اندر کے آدمی کا نہیں ہے“...... پرائم منسٹر نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”شاید مسٹر شاگل یہ الزام پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ڈالنا چاہتے ہیں کہ یہ کام انہی کا ہے۔ کیوں مسٹر شاگل“...... صدر مملکت نے شاگل کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا تو شاگل ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”نو سر۔ میں آپ کو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ریڈ نوٹ کی چوری میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی ہاتھ نہیں ہے“...... شاگل نے کہا اور اس کی بات سن کر نہ صرف پریذیڈنٹ بلکہ پرائم منسٹر اور دیگر تمام افراد کے چہروں پر بھی حیرت ابھر آئی کیونکہ شاگل ایسا انسان تھا جو کافرستان میں ہونے والے ہر جرم کا مورد الزام پاکیشیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹھہراتا تھا۔ چونکہ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر علی عمران سے خدا واسطے کا بیر تھا اس لئے وہ ان سے شدید نفرت کرتا تھا لیکن اب وہی شاگل تھا جو کافرستان میں ہونے والی اتنی بڑی واردات کا الزام پاکیشیا سیکرٹ سروس پر لگانے کی بجائے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی حمایت میں بول رہا تھا۔

”آپ یہ بات اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہیں مسٹر شاگل کہ ریڈ نوٹ کی چوری میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ ریڈ نوٹ کی اہمیت جس قدر کافرستان کے لئے ہے اس سے کہیں زیادہ فائدہ پاکیشیا اس سے حاصل کر سکتا ہے اور اگر ریڈ نوٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاکیشیا کے پاس پہنچ گیا تو پھر کافرستان کو پاکیشیا کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر بھی مجبور ہونا پڑ سکتا ہے''...... پرائم منسٹر نے شاگل کو بری طرح سے گھورتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میں جانتا ہوں کہ ریڈ نوٹ کا جتنا فائدہ پاکیشیا اٹھا سکتا ہے اتنا فائدہ شاید ہی کوئی اور ملک اٹھا سکتا ہو لیکن اس کے باوجود میں اپنی بات پر قائم ہوں کہ ریڈ نوٹ کے حصول میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیا کی کوئی ایجنسی ملوث نہیں ہے''...... شاگل نے اسی انداز میں کہا تو ان سب کی حیرت اور زیادہ بڑھ گئی۔

''اپنی بات ثابت کرنے کے لئے آپ کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت تو ہو گا''...... پریذیڈنٹ صاحب نے بھی اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میں اپنی اس بات کو ثابت کر سکتا ہوں اور میں آپ کو یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ کافرستان سے ریڈ نوٹ چوری کرنے میں کس کا ہاتھ ہے اور اس وقت ریڈ نوٹ کہاں ہے''...... شاگل نے انکشاف کرنے والے انداز میں کہا تو وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

''گڈ شو۔ تو پھر بتائیں کہاں ہے ریڈ نوٹ اور اسے کس نے چوری کیا تھا۔ آپ بغیر کسی تکلف، بغیر پروٹوکول اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بول سکتے ہیں''...... صدر صاحب نے کہا۔

''یس سر۔ تھینک یو سر۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ

کافرستان کا ایک بہت بڑا راز چوری کر لیا گیا تھا۔ راز ایک ریڈ نوٹ کی شکل میں تھا جس کے موجد پروفیسر ساگر تھے اور نوٹ انہی کے پاس محفوظ تھا۔ ان کی ہلاکت کے ساتھ ان کے ریڈ نوٹ کے چوری ہونے کی خبر نے کافرستان میں ماتم برپا کر دیا تھا اور کافرستان کی پوری مشنری حرکت میں آ گئی تا کہ پروفیسر ساگر کے قاتل کا پتہ چلایا جا سکے اور چوری ہونے والا ریڈ نوٹ تلاش کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حکام نے کئی میٹنگز کیں اور کافرستان کی تمام ایجنسیوں بشمول کافرستان سیکرٹ سروس اور ملٹری انٹیلی جنس کو ریڈ نوٹ کی تلاش کے لئے مامور کر دیا۔ چونکہ تمام سروسز کو فری ہینڈ دیا گیا تھا اس لئے ہر کوئی اپنے اپنے طور پر انوسٹی گیشن کر رہا تھا اور قتل کے محرکات کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی جائزہ لیا جا رہا تھا کہ چور آخر پروفیسر ساگر کے سپیشل سیکرٹ روم تک کیسے پہنچا اور اس نے سیکرٹ روم کے سیکرٹ سیف سے ریڈ نوٹ کیسے حاصل کیا۔ مزید کچھ بتانے سے پہلے میں یہ بتاتا چلوں کہ پروفیسر ساگر کے سپیشل سیکرٹ روم اور سیکرٹ سیف کے حفاظتی اقدامات کیا تھے''...... شاگل نے کہا اور سانس لینے کے لئے وہ ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گیا اور پھر وہ گویا ہوا۔

''چونکہ ریڈ نوٹ پر ایک انتہائی حساس اور خطرناک ترین بم کا فارمولا درج تھا اس لئے اس کی حفاظت کے لئے پروفیسر ساگر نے خصوصی انتظامات کر رکھے تھے۔ انہوں نے سپیشل سیکرٹ روم اپنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہائش گاہ کے تہہ خانے میں بنایا تھا جو تہہ خانے کے نیچے ایک اور تہہ خانے میں تھا۔ اس تہہ خانے تک جانے کا راستہ سوائے پروفیسر ساگر کے اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ سیکرٹ روم کے ڈور پر تین سیکورٹی لاک لگے ہوئے ہیں۔ سیکرٹ روم کا دروازہ اوپن کرنے کے لئے سب سے پہلے پروفیسر ساگر کو ایک مخصوص ڈیوائس پر اپنے خون کا ایک قطرہ گرانا ہوتا ہے۔ خون کے اس قطرے کو ڈیوائس کمپیوٹرائزڈ سسٹم سے چیک کرتی ہے اور خون کے گروپ کے ساتھ ڈی این اے میچ ہوتا ہے۔ جیسے ہی پروفیسر ساگر کا خون میچ ہوتا ہے سیکرٹ روم کا ایک لاک اوپن ہو جاتا ہے۔ دوسرا لاک کھولنے کے لئے پروفیسر ساگر کو کمپیوٹر کو اپنی وائس میں ایک سپیشل کوڈ بتانا پڑتا ہے۔ کوڈ میچ ہوتے ہی دوسرا لاک کھل جاتا ہے اور تیسرا لاک کھولنے کے لئے پروفیسر ساگر کو اپنے فنگر پرنٹس کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ تینوں لاک کھولنے کے بعد جب پروفیسر ساگر سیکرٹ روم میں داخل ہوتے تھے تو روم میں ان کے جسم کی مکمل سکیننگ ہوتی تھی۔ سکیننگ ٹیسٹ اوکے ہونے کے بعد پروفیسر ساگر روم کے سیکرٹ سیف تک جاتے تھے اور اس سیف کو کھولنے کے لئے بھی پروفیسر ساگر کو ایسے ہی پروسس سے گزرنا پڑتا تھا اور یہ سب تب ہی ممکن تھا جب پروفیسر ساگر زندہ حالت میں ہوں۔ ان کی جگہ کوئی اور نہ تو سیکرٹ روم میں داخل ہو سکتا تھا اور نہ سیکرٹ سیف کھول سکتا تھا‘‘...... شاگل نے کہا۔

’’تو آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ سیکرٹ روم میں کوئی اور نہیں خود پروفیسر ساگر گئے تھے اور انہوں نے سیکرٹ سیف کھول کر وہاں سے ریڈ نوٹ خود نکالا تھا‘‘...... پرائم منسٹر نے حیران ہو کر کہا۔

’’یس سر۔ یہ کام پروفیسر ساگر نے خود کیا تھا‘‘...... شاگل نے کہا۔

’’لیکن کیسے۔ انہیں بھلا وہاں سے ریڈ نوٹ نکال کر باہر لانے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر انہیں ضرورت ہوتی تو وہ سیکرٹ روم میں جا کر اس نوٹ کو دیکھتے تھے اور ضروری پوائنٹس نوٹ کر کے ریڈ نوٹ وہیں رکھ کر واپس آ جاتے تھے پھر اس بار ایسی کیا ایمرجنسی تھی کہ انہیں ریڈ نوٹ لے کر باہر آنا پڑا تھا‘‘...... ملٹری انٹیلی جنس کے چیف جنرل سرسہگل نے شاگل کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’اس بار انہوں نے اپنے پراجیکٹ کو مکمل کرنے کے لئے نہیں بلکہ کسی کو دکھانے کے لئے ریڈ نوٹ سیف سے نکالا تھا‘‘۔ شاگل نے کہا تو وہاں موجود سب افراد چونک پڑے۔

’’کسی کو دکھانے کے لئے۔ کیا مطلب۔ پروفیسر صاحب ریڈ نوٹ کسے دینا چاہتے تھے‘‘...... پرائم منسٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

’’اپنی نئی وائف کو‘‘...... شاگل نے کہا تو پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ سمیت وہاں موجود تمام افراد بری طرح سے چونک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑے۔

''اپنی نئی وائف کو۔ کیا مطلب۔ مسٹر شاگل آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ میں نے آپ کو اجازت دی ہے کہ آپ جو کہنا چاہتے ہیں کھل کر کہیں۔ کوئی بات نہ چھپائیں۔ یہ معاملہ کافرستان کی سلامتی اور وقار کا ہے۔ ریڈ نوٹ اگر ہمارے کسی دشمن ملک کے ہاتھ لگ گیا تو ہمیں لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں''...... پریذیڈنٹ صاحب نے شاگل کی طرف دیکھتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''لیس سر۔ میں ہر بات کھل کر بتا رہا ہوں۔ سب نے اپنے اپنے طور پر تحقیقات کی ہیں۔ میری تحقیقات ان سب سے الگ ہیں۔ بہت سے لوگ اس بات کو نہیں جانتے کہ پروفیسر ساگر نے پچھلے دنوں ایک نئی شادی کی تھی اور انہوں نے جس لڑکی سے شادی کی تھی ایک تو اس کی عمر پروفیسر صاحب سے بہت کم تھی اور دوسرا یہ کہ اس لڑکی کا تعلق اسرائیل سے تھا''...... شاگل نے کہا۔

''حیرت ہے پروفیسر صاحب نے اسرائیلی لڑکی سے شادی کی اور اس کا ہمیں علم ہی نہیں''...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پروفیسر ساگر نے اس بات کو سب سے چھپا رکھا تھا۔ وہ ان کے گھر میں ان کے ساتھ ہی رہتی تھی اور آپ سب کو یہ سن کر اور زیادہ حیرانی ہوگی کہ پروفیسر صاحب نے نئی وائف کو اپنے گھر میں ایک ملازمہ کی حیثیت سے رکھا ہوا تھا تاکہ کسی کو اس پر شک نہ ہو

سکے۔ اس بات کا پروفیسر صاحب کی پہلی بیوی اور بچوں کو بھی علم نہیں تھا''...... شاگل نے کہا۔

''اوہ۔ بڑی حیرت کی بات ہے''...... صدر نے بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''اس سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ پروفیسر صاحب اپنی نئی بیوی جس کا نام شکنتلا تھا، کی ہر بات مانتے تھے۔ مجھے تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پروفیسر صاحب اسے نہ صرف اپنی لیبارٹری میں لے جاتے تھے بلکہ وہ انہیں لیبارٹری کے اس حصے میں بھی لے گئے تھے جہاں ریڈ نوٹ کے فارمولے کے تحت پروفیسر ساگر کام کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ میرے پاس کچھ ایسے پروف بھی ہیں جن سے میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ پروفیسر صاحب نے اپنے سپیشل سیکرٹ روم کی بھی شکنتلا کو سیر کرائی ہے اور انہیں وہ سیف بھی کھول کر دکھایا تھا جس میں ریڈ نوٹ موجود تھا۔ ان کی وائف نے ریڈ نوٹ کو اپنے ہاتھ میں بھی لے کر دیکھا تھا۔ جب ریڈ نوٹ اس کے ہاتھ میں آیا تھا تو اس کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھی تھیں جیسے وہ اس نوٹ کو ہر حال میں وہاں سے اُڑا لے جانا چاہتی ہو''...... شاگل نے کہا۔

''آپ تو ایسے بتا رہے ہیں جیسے یہ سب آپ کے سامنے ہی ہوا ہو''...... پرائم منسٹر نے منہ بنا کر کہا۔

''جی ہاں۔ یہ سب میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے''۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شاگل نے مسکرا کر کہا۔

''کیا مطلب۔ اس بات کی آپ وضاحت کریں گے کہ یہ سب کچھ آپ نے کب اور کیسے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا''۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

''لیس سر۔ جیسا کہ میں نے آپ سب کو بتایا کہ فری ہینڈ ملنے کی وجہ سے سب اپنے اپنے طور پر تحقیقات کر رہے تھے اور میں اپنے طور پر۔ تحقیقات کے دوران مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ پروفیسر ساگر کے سپیشل سیکرٹ روم اور اس کی لیبارٹری میں کوئی سیکورٹی کیمرہ نصب نہیں ہے البتہ اس کی رہائش گاہ کے ہر حصے میں سیکورٹی کیمرے نصب ہیں۔ اس بات نے مجھے چونکا دیا تھا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ پروفیسر ساگر نے سیکرٹ روم اور لیبارٹری میں نصب کیمرے خود ہٹوا دیئے تھے۔ ان کا موقف تھا کہ ان کیمروں کی موجودگی میں انہیں الجھن ہوتی ہے اور وہ یکسوئی سے کام نہیں کر سکتے۔ جبکہ ایسا انہوں نے اپنی دوسری شادی کی وجہ سے کیا تھا تاکہ ان کا یہ راز اوپن نہ ہو سکے مگر وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ ان کی لیبارٹری یا سیکرٹ روم میں کوئی واردات ہو اور اس کا انہیں علم نہ ہو اس لئے انہوں نے خفیہ طور پر لیبارٹری اور سیکرٹ روم میں ایک ایک کیمرہ اس انداز میں نصب کرایا تھا کہ کسی کو نظر نہ آ سکے۔ ان دونوں کیمروں کا ریکارڈنگ سسٹم سرونٹ کوارٹر کے نیچے بنے ہوئے ایک اور تہہ خانے میں تھا۔ اس طرف کسی کی توجہ نہیں

گئی تھی۔ جب میں نے سرچنگ کی تو میں اس ریکارڈنگ روم میں پہنچ گیا اور وہاں سے مجھے وہ تمام فوٹیج مل گئے جس سے مجھے پتہ چل گیا کہ پروفیسر ساگر کی رہائش گاہ میں کیا ہوا تھا اور کس نے انہیں قتل کیا تھا اور ریڈ نوٹ کیسے چوری کیا گیا تھا''......شاگل نے کہا۔

''گڈ شو۔ تو پھر بتائیں کہ پروفیسر ساگر کا قاتل کون ہے اور ریڈ نوٹ کس کے پاس ہے''...... پرائم منسٹر نے خوش ہو کر کہا۔

'' شکنتلا نے پروفیسر صاحب پر زور ڈالا تھا کہ وہ سیکرٹ روم کے سیکرٹ سیف سے ریڈ نوٹ نکال کر لے آئے۔ پروفیسر ساگر نے کچھ ہچکچاہٹ کے بعد اس کی بات مان لی تھی اور وہ ریڈ نوٹ لے آئے تھے۔ جیسے ہی پروفیسر صاحب ریڈ نوٹ لائے شکنتلا نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کی شہ رگ ایک خنجر سے کاٹ دی اور ریڈ نوٹ لے کر وہاں سے نکل گئی۔ یہ سب میں نے وہاں موجود ریکارڈنگ میں دیکھا ہے''......شاگل نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن اس لڑکی کا ریڈ نوٹ سے کیا تعلق اور اس نے یہ سب کیوں کیا تھا''...... صدر صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''وہاں موجود کلپس سے پتہ چلا کہ شکنتلا کا تعلق اسرائیل سے تھا اور وہ اسرائیل کی بلیک پاور ایجنسی کی سیکرٹ ایجنٹ تھی۔ کلپس میں وہ پروفیسر ساگر سے چھپ کر ٹرانسمیٹر پر اسرائیل کالز بھی کرتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھی اور اپنے چیف کو یہ رپورٹ بھی دیتی تھی کہ وہ کیا کر رہی ہے اور کہاں تک پہنچی ہے۔ اس کی باتوں سے پتہ چلا ہے کہ وہ اسرائیل سے خصوصی طور پر یہاں آئی تھی اور اس نے نہایت چالاکی سے پروفیسر ساگر کو اپنے دام میں پھنسایا تھا اور ریڈ نوٹ کے لئے اسے مجبوراً پروفیسر ساگر سے شادی بھی کرنی پڑی تھی۔ چونکہ وہ وہاں ایک ملازمہ کے میک اپ میں رہ رہی تھی اس لئے کسی نے اس پر شک نہیں کیا تھا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی تھی“...... شاگل نے کہا۔

”آپ نے ابھی تک اس کا اصل نام نہیں بتایا“...... ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ نے کہا۔

”اس کا نام کلوشیا تھا جو ظاہر ہے فیک ہی ہو گا لیکن یہ کنفرم ہے کہ اس کا تعلق اسرائیل سے تھا اور وہ اسرائیلی ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ تھی“...... شاگل نے کہا۔

”لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ اسرائیل تو ہمارا دوست ملک ہے وہ ہر معاملے میں ہمارا بھرپور انداز میں ساتھ دیتا ہے اور ہمیں ہر معاملے میں سپورٹ کرتا ہے وہ بھلا ہمیں اس طرح نقصان پہنچانے کی کوشش کیسے کر سکتا ہے“...... صدر صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شاگل کے چہرے پر ایک خاص انداز کی مسکراہٹ آ گئی۔

”یہ سب کہنے کی باتیں ہیں جناب۔ اسرائیل میں یہودی رہتے

ہیں اور یہودی کبھی کسی کے دوست نہیں ہوتے۔ وہ اپنے مفاد کے لئے دوستی کا دکھاوا کرتے ہیں“...... شاگل نے کہا۔

”یہ بات درست ہے۔ یہودیوں پر بھروسہ کرنا واقعی حماقت ہے“...... جے پانڈے نے شاگل کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہمارا فارمولا اسرائیل پہنچ چکا ہے“۔ صدر مملکت نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور انتہائی بے بسی سے اپنا سر کرسی کی پشت سے لگا لیا۔

”یس سر۔ مجھے جیسے ہی کلوشیا کا پتہ چلا میں نے فوری طور پر اس کی تلاش شروع کرا دی تھی لیکن پتہ چلا کہ جس رات اس نے پروفیسر ساگر کو قتل کیا تھا اسی رات وہ یہاں سے ڈائریکٹ پرواز کے ذریعے اسرائیل کے لئے روانہ ہو گئی تھی اور اس نے پہلے سے ہی سیٹ کنفرم کرا رکھی تھی اس لئے اسے یہاں سے نکلنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا“...... شاگل نے کہا تو صدر مملکت کے ساتھ ساتھ پرائم منسٹر اور وہاں موجود دیگر افراد کے چہروں پر بھی افسردگی چھا گئی۔

”مطلب یہ کہ ریڈ نوٹ ہمارے ہاتھوں سے ہمیشہ کے لئے نکل چکا ہے“...... پرائم منسٹر نے بجھے بجھے سے لہجے میں کہا۔

”فی الحال تو ایسا ہی ہوا ہے جناب۔ میرے پاس کلوشیا کے بارے میں مکمل تفصیلات ہے۔ اگر آپ چاہیں تو ان ثبوتوں کی بناء پر آپ اسرائیل سے احتجاج بھی کر سکتے ہیں“...... شاگل نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"احتجاج کرنے سے کیا ہوگا کیا وہ اپنا جرم تسلیم کر لیں گے"۔ صدر صاحب نے تلخ لہجے میں کہا۔

"وہ دوست ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو انہیں ہماری بات پر یقین کر کے ہماری مدد کرنی چاہئے"...... جے پانڈے نے سخت لہجے میں کہا۔

"کیا آپ کے پاس کلوشیا کی اصل تصویر بھی ہے بغیر کسی میک اپ کے"...... پرائم منسٹر نے شاگل کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نو سر۔ میرے پاس تمام تصاویر سیکورٹی کیمروں سے حاصل کردہ ہیں۔ اگر وہ ہمارے قابو آ جاتی تو میں اس کا چہرہ صاف کر کے اس کی اصل فوٹو بھی بنا لیتا۔ لیکن وہ پہلے ہی فرار ہو چکی تھی"......شاگل نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ پھر ہم کیسے ثابت کر سکتے ہیں کہ کلوشیا کا تعلق اسرائیل کی بلیک پاور ایجنسی سے ہے۔ وہ تو ہمارے اس الزام کی دھجیاں اُڑا دیں گے اور اگر ہم نے ان سے احتجاج کیا تو وہ الٹا ہمیں موردِ الزام ٹھہرائیں گے کہ ہم نے ان پر اور ان کی بے لوث دوستی پر شک کیا ہے"......صدر صاحب نے کہا۔

"یس سر۔ یہ سب تو ہو گا۔ وہ ایسے ہی ہیں چوری بھی کرتے ہیں اور سینہ زوری بھی"......شاگل نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اس فارمولے کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے اب

پروفیسر ساگر کا پراجیکٹ بھی مکمل نہیں کیا جا سکتا جس پر ہمارے کھربوں ڈالرز کا سرمایہ لگ چکا ہے۔ پروفیسر ساگر بھی اب زندہ نہیں رہے۔ اس لئے اس پراجیکٹ کا مکمل ہونا بھی اب ممکن نظر نہیں آ رہا ہے"...... پرائم منسٹر نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

"پروفیسر ساگر کی حماقت نے کافرستان کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اور ہمارا یہ نقصان ایسا ہے جسے ہم دنیا کے سامنے بھی نہیں لا سکتے۔ اب ہمیں اس نقصان کو برداشت کرنا پڑے گا"...... صدر صاحب نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا اور ان کی بات سن کر وہ سب خاموش ہو گئے۔ ان سب کے چہروں پر تاسف اور پژمردگی کے تاثرات چھا گئے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فون کی گھنٹی بجی تو عمران نے فوراً جیب سے سیل فون نکال لیا۔ سیل فون پر ٹائیگر کا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔

"ایک منٹ ٹائیگر کی کال ہے۔ شاید اسے کوئی خبر مل گئی ہے"...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر سے دانش منزل میں تھا اور اپنے طور پر کافرستان میں ایسے لوگوں سے رابطہ کر رہا تھا جو کسی بھی طریقے سے اسے پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ یا اعلیٰ حکام کے درمیان ہونے والی میٹنگز کے بارے میں معلومات فراہم کر سکتا ہو۔ اس معاملے میں ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ تو یہ ٹائیگر کی کال تھی اسی لئے میرا سائلنٹ پر لگا ہوا

موبائل کانپ رہا تھا۔ وہ کہتے ہیں نا کہ یہ کس ٹائیگر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو دوسری طرف ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"شعر میں ٹائیگر نہیں شیر کا ذکر ہے باس۔ شیر کی آمد سے رن کانپتا ہے"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ٹائیگر بھی تو شیر کا بھائی ہوتا ہے۔ بھائی نہیں تو اس کا کزن تو ضرور ہو گا۔ اب شیر کی آمد ہو یا ٹائیگر کی رن نے تو کانپنا ہی ہوتا ہے۔ چاہے وہ جنگل کی زمین ہو یا شہر کی"...... عمران کی زبان چل پڑی تو بلیک زیرو عمران کے اس عجیب و غریب اختراع پر بے اختیار مسکرانا شروع ہو گیا۔

"مجھے روزی راسکل کے بارے میں چند معلومات ملی ہیں باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ظاہر ہے مستقبل میں وہ لیڈی ٹائیگر بننے والی ہے اس لئے اس کے بارے میں تمہارے پاس معلومات نہیں ہوں گی تو اور کس کے پاس ہوں گی"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا باس"...... ٹائیگر نے جیسے منہ بنا کر کہا۔

"اگر تم اسے پسند نہیں کرتے ہو تو پھر اس کی جدائی میں کیوں دبلے ہوئے جا رہے ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"اس نے مجھ سے مدد مانگی ہے باس۔ اس کی جگہ کوئی بھی مدد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مانگتا میں اس کے لئے اسی طرح کوشش کرتا''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اچھا۔ کچھ پتہ چلا اس کا''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ روزی راسکل شوگران کے جنوبی شہر ہاچنگ میں ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کیسے پتہ چلا''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے اس نمبر کے بارے میں معلوم کیا ہے۔ وہ نمبر ہاچنگ کے ایک کلب کا ہے۔ اس کلب کا نام ہوشان کلب ہے۔ جو شوگران میں انتہائی بدنام زمانہ کلب سمجھا جاتا ہے۔ اس کلب کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس کلب کا مالک جس کا نام شائی لاگ ہے انتہائی ہتھ چھٹ، لڑاکا اور انتہائی خونخوار انسان ہے جس کا تعلق شوگران کے ایک بڑے سینڈیکیٹ بلیک اسکارپین سے ہے اور اس وقت بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کا نیٹ ورک شوگران کے ہر حصے میں پھیلا ہوا ہے۔ بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ نے اپنی دہشت کی وجہ سے شوگران میں اعلیٰ سرکاری ایجنسیوں کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حکام کا بھی ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ شوگرانی ایجنسیاں بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کے خلاف کارروائیاں کرتی رہتی ہیں لیکن آج تک ایجنسیاں سوائے چند چھوٹے موٹے افراد کے کسی اہم اور بڑے آدمی پر ہاتھ نہیں ڈال سکی ہیں۔ اس سینڈیکیٹ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا ایک چیف اور ایک گرینڈ ماسٹر ہے۔ سینڈیکیٹ

کے مخصوص افراد چیف کے بارے میں تو جانتے ہیں لیکن گرینڈ ماسٹر کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ یہاں تک معلوم ہوا ہے کہ آج تک چیف نے بھی گرینڈ ماسٹر کو نہیں دیکھا۔ اس کا حکم صرف فونز اور ٹرانسمیٹر سے ملتا ہے اور اس کی مخصوص کرخت اور بھاری آواز ہی اس کی پہچان ہے۔ روزی راسکل اسی کلب کے کسی حصے میں قید تھی اور اس نے وہیں سے مجھے براہ راست میسج کیا تھا۔ اس کے بعد سے لے کر اب تک اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم نے اس نمبر پر رابطہ کیا تھا جس سے روزی راسکل نے تمہیں میسج بھیجا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ لیکن اب وہ نمبر بند ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا یہ سیل فون کا نمبر ہے یا لوکل نمبر ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''لوکل نمبر ہے جس پر ٹیکسٹ میسج کی سہولت موجود تھی اور نمبر کلب کے نام پر ہی لگا ہوا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''او کے۔ تم مجھے وہ نمبر بتاؤ۔ میں اپنے طور پر بھی حالات معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہوں ہوسکتا ہے کہ روزی راسکل کو سینڈیکیٹ کی قید سے نکلنے کا موقع مل گیا ہو اور اس نے کلب سے تمہیں میسج کیا ہو اور خود کہیں روپوش ہو گئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''نو باس۔ روزی راسکل روپوش ہونے والوں میں سے نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ اگر وہ وہاں سے نکل گئی ہوتی تو پھر وہ مجھے اس طرح میسج نہ کرتی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جہاں وہ قید ہے وہیں اسے کسی طرح فون کی سہولت میسر آ گئی ہو گی اور اس نے تمہیں میسج کر دیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس ایسا ہی ہوا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم اپنے طور پر اس کے سیل فون پر رابطہ کرنے کی کوشش میں لگے رہو۔ مجھے یقین ہے کہ روزی راسکل وہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھی ہو گی۔ وہ بھی قید سے نکلنے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کر رہی ہو گی۔ اگر وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئی تو پھر وہ اپنا سیل فون ضرور آن کرے گی یا پھر تمہیں دوبارہ میسج یا کال کر کے بتا دے گی کہ وہ قید سے نکل آئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں اس سے رابطے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"روزی راسکل کے کلب سے کیا پتہ چلا ہے وہ کس سلسلے میں شوگران گئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کے بارے میں کسی کو کچھ علم نہیں ہے۔ اس نے اپنی اسسٹنٹ کو فون کر کے بتایا تھا کہ وہ کچھ دنوں کے لئے فارن ٹور پر جا رہی ہے۔ اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ شوگران جا رہی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب تم وہ نمبر نوٹ کراؤ مجھے"...... عمران نے سر جھٹک کر کہا تو ٹائیگر نے عمران کو وہ نمبر بتا دیا جس سے روزی راسکل نے اسے ٹیکسٹ میسج بھیجا تھا۔

"اوکے۔ میں تم سے بعد میں رابطہ کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے کال ڈسکنکٹ کر دی۔

"واقعی سوچنے کی بات ہے کہ اگر روزی راسکل کسی کی قید میں ہے تو اسے ٹائیگر کو ٹیکسٹ میسج بھیجنے کا موقع کیسے مل گیا اور اگر وہ اتنے بڑے سینڈیکیٹ کی قید میں ہے تو پھر وہ واقعی کسی مشکل میں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں لیکن مجھے اس سے زیادہ کافرستان کے معاملے میں دلچسپی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ کو امید ہے کہ جن لوگوں سے آپ نے بات کی ہے وہ اس معاملے کی آپ کو اطلاع دے دیں گے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"امید تو ہے"...... عمران نے کہا۔

"اور امید پر ہی دنیا قائم ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بھی جواباً مسکرا دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر ایک خیال آنے پر اس نے سامنے پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ یہ لانگ رینج کا جدید ترین ٹرانسمیٹر تھا جس کی نہ تو کال کیچ کی جا سکتی تھی اور نہ ہی اس سے کی جانے والی کال ٹریس ہو سکتی تھی۔ عمران نے اسی ٹرانسمیٹر سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کافرستان کے حالات جاننے کے لئے وہاں کالز کی تھیں۔

''اب کسے کال کرنے لگے ہیں'' ...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ایک منٹ'' ...... عمران نے کہا اور وہ ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع ہو گیا۔

''ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور'' ...... عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ اکاشی مور اٹنڈنگ یو۔ اوور'' ...... دوسری طرف سے ایک عمر رسیدہ شوگرانی کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران نے شوگران کال کی ہے۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ اوور'' ...... عمران نے کہا۔

''یس پرنس۔ کیسے کال کی ہے۔ اوور'' ...... دوسری طرف سے اکاشی نے کہا۔

''تمہارے گنجے سر پر چپتیں لگانے کے لئے۔ اوور'' ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''میرے سر پر چپتیں لگانے کے لئے۔ لیکن کیوں۔ میں نے کیا کیا ہے۔ اوور'' ...... اکاشی نے عمران کی بات سن کر پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا کروں۔ جب بھی تمہارا چمکتا ہوا گنجا سر میری آنکھوں کے سامنے آتا ہے تو نجانے کیوں میری طبعیت تمہارے سر پر چپتیں لگانے کے لئے مچلنا شروع ہو جاتی ہے۔ اب تم سامنے تو ہو نہیں

اس لئے میں خیالوں ہی خیالوں میں ایسا کر رہا ہوں۔ اوور''۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف اکاشی بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ کام خیالوں میں ہی ہوتا رہے تو اچھا ہے۔ اس سے تم اکیلے ہی لطف حاصل کر سکتے ہو۔ کوئی دوسرا دیکھنے والا نہیں اور جس کے سر پر چپتیں پڑیں اسے نہ تو کوئی احساس ہوتا ہے اور نہ کوئی الجھن۔ اوور'' ...... اکاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

''مطلب۔ تم خیالوں میں مجھ سے چپتیں کھانے کے لئے تیار ہو۔ اوور'' ...... عمران نے کہا۔

''اب تم جیسا دوست جو اپنے دوستوں کے سروں پر چپتیں مار کر خوش ہوتا ہے تو اس کی خوشی کے لئے اتنا تو کیا جا ہی سکتا ہے لیکن ضروری تو نہیں کہ تم میرا چہرہ اپنی آنکھوں کے سامنے لا کر ایسا کرو۔ کسی آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر یہ کام کرو اور وہ بھی روزانہ تو تمہارا سر بھی میرے سر جیسا ہو جائے گا۔ اوور''۔ اکاشی نے جواب دیا تو اس کے خوبصورت جواب پر عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو تم مجھے بھی فارغ البال کرنا چاہتے ہو۔ اوور'' ...... عمران نے کہا۔

''عقلمند کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے فون کس لئے کیا ہے۔ یہ بات تو خیر میں جانتا ہوں کہ تم بغیر کسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مطلب کے فون کر ہی نہیں سکتے۔ اوور“...... اکاشی نے کہا۔

”تم کسی زمانے میں شوگران کی سب سے بڑی ایجنسی کے ٹاپ ایجنٹوں میں شمار ہوتے تھے۔ تمہیں چونکہ ہر وقت کام اور صرف کام کرنے کی عادت ہے اس لئے مجھے پتہ چلا تھا کہ تم نے اس عمر میں بھی ایک پرائیویٹ ایجنسی کھول رکھی ہے اور تم شوگران میں ہونے والے کرمنلز کے بارے میں معلومات اکٹھی بھی کرتے ہو اور ضرورت پڑنے پر معلومات فروخت بھی کرتے ہو۔ اوور“۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تمہیں کیسے پتہ چلا۔ یہ کام تو میں انتہائی خفیہ طریقے سے کرتا ہوں۔ اگر کسی کرمنل کو پتہ چل گیا کہ میں یہ کام کرتا ہوں تو وہ اسی وقت آ کر میرے سر میں گولی اتار دے۔ اوور“...... اکاشی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”بس اُڑتے اُڑتے سنی تھی یہ خبر۔ ویسے کیا یہ سچ ہے یا یونہی ہوا میں اُڑی ہوئی بات ہے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”یہ تو خیر میں نہیں مان سکتا کہ تمہیں اُڑتی اُڑتی خبر ملی تھی۔ اگر تمہیں میرے سائیڈ بزنس کا پتہ ہے تو پھر یقیناً تم اس بارے میں مکمل معلومات رکھتے ہو گے۔ اس لئے تم سے جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اوور“...... اکاشی نے کہا۔

”گڈ شو۔ یہ بتاؤ کہ صرف چھوٹی موٹی مچھلیوں کے بارے میں جانتے ہو یا بڑے مگرمچھوں کے بارے میں بھی کچھ علم ہے۔

اوور“...... عمران نے کہا۔

”ان باتوں کو چھوڑو۔ تم بتاؤ۔ تم کس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ مجھے بس اس کرمنل کا نام بتا دو تو میں اس کا سارا کچا چھٹا تمہارے سامنے کھول کر رکھ دوں گا۔ اوور“...... اکاشی نے جواب دیا۔

”گڈ شو۔ مطلب اس عمر میں بھی تمہاری مائنڈ میموری تیز ہے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”ہاں اور یہ ساری معلومات میرے مائنڈ میں ہی رہتی ہیں۔ اوور“...... اکاشی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”سنا ہے کہ آج کر شوگران میں بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کا بے حد چرچا ہے۔ اس کے بارے میں تم کیا جانتے ہو۔ اوور“۔ عمران نے پوچھا۔

”ارے باپ رے۔ یہ تم نے کس سینڈیکیٹ کا نام لے دیا۔ اوور“...... بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کا سن کر اکاشی نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کیوں۔ کیا ہوا۔ میں نے تو ایک عام سے سینڈیکیٹ کا نام لیا ہے۔ اوور“...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ موت کا دوسرا نام ہے پرنس۔ تم نہیں جانتے کہ بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کس طرح شوگران میں اپنے پنجے گاڑتا جا رہا ہے۔ اس سینڈیکیٹ کا نام سن کر میں تو کیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شوگران کے اعلیٰ حکام کے بھی پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔ اوور“۔ اکاشی نے کہا۔

”کیوں۔ کیا یہ سینڈیکیٹ شوگرانی حکومت سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اس سینڈیکیٹ نے پورے شوگران میں اپنی طاقت کا سکہ جما رکھا ہے۔ اس وقت یہ عالم ہے کہ شوگران میں شاید ہی ایسا کوئی کرائم ہو جس کے پیچھے بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کا ہاتھ نہ ہو۔ یہاں ہونے والے ہر چھوٹے بڑے کرائم کے پیچھے یقینی طور پر انہی کا ہاتھ ہوتا ہے اور بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کے کارکن انتہائی ظالم، بے رحم اور سفاک ہیں جو انسانوں کو کیڑے مکوڑوں سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ اوور“...... اکاشی نے کہا۔

”اچھا مجھے تم شائی لاگ کے بارے میں بتاؤ۔ کسی اور کو معلوم ہو یا نہ ہو لیکن تم اس کے بارے میں ضرور جانتے ہو گے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں اس کے بارے میں واقعی جانتا ہوں لیکن چونکہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور مجھے اب بھی مرنے سے ڈر لگتا ہے اس لئے میں اس کے بارے میں کسی کو کوئی معلومات نہیں دیتا تاکہ میری جان سلامت رہے۔ اوور“...... اکاشی نے جواب دیا۔

”مجھے تو اس کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہو یا نہیں۔ اوور“۔ عمران نے کہا۔

”کیا جاننا چاہتے ہو تم اس کے بارے میں۔ اوور“...... اکاشی نے پوچھا۔

”سب کچھ۔ لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تم روزی راسکل کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”روزی راسکل جس کا تعلق پاکیشیا کی انڈر ورلڈ سے ہے اور پاکیشیا میں اس کا ایک کلب بھی ہے۔ اوور“...... اکاشی نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں اسی کی بات کر رہا ہوں۔ اوور“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب سمجھا۔ روزی راسکل کو ریڈ نوٹ حاصل کرنے کے لئے تم نے یہاں بھیجا تھا۔ اوور“...... اکاشی نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”ریڈ نوٹ۔ کیسا ریڈ نوٹ۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”اب بنو مت۔ میں سب کچھ سمجھ گیا ہوں۔ تمہاری روزی راسکل کئی روز سے یہاں تھی اور اس نے انڈر ورلڈ کے ساتھ ساتھ کئی سرکاری اور پرائیویٹ ایجنسیوں کے ایجنٹس بھی ہائر کئے ہوئے تھے تاکہ وہ اس بات پر نظر رکھ سکیں کہ لی چان کافرستان سے ریڈ نوٹ لے کر کب شوگران آتی ہے۔ جب وہ یہاں آئی تو روزی راسکل نے اس کے ساتھ ساتھ ریڈ ڈریگن کے ایک اہم ایجنٹ کو بھی ہلاک کر دیا اور لی چان سے ریڈ نوٹ لے کر نکل گئی لیکن اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی بدقسمتی کہ لی چان کے پیچھے شائی لاگ بھی لگا ہوا تھا اور اس کے پاس بھی روزی راسکل کے شوگران آنے کی اطلاع تھی۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ روزی راسکل، لی چان سے ریڈ نوٹ حاصل کرنے کے لئے آئی ہے۔ اس لئے جیسے ہی روزی راسکل لی چان اور ریڈ ڈریگن کے ایجنٹ فوشان کو ہلاک کر کے اپنے ہوٹل پہنچی اسی وقت شائی لاگ بھی اس کے پیچھے وہاں پہنچ گیا اور اس نے روزی راسکل کے روم میں بے ہوشی کی گیس فائر کر دی اور پھر وہ اسے بے ہوشی کی ہی حالت میں اٹھا کر لے گیا تھا۔ جب روزی راسکل اس کے ہاتھ لگ گئی تھی تو ظاہر ہے ریڈ نوٹ بھی اسے مل گیا ہو گا اگر اسے ریڈ نوٹ مل گیا ہو گا تو پھر سمجھو کہ روزی راسکل اب اس دنیا میں نہیں ہے اور اگر شائی لاگ کو روزی راسکل سے ریڈ نوٹ نہیں ملا ہے تو پھر شائی لاگ نے اسے یقینی طور پر اپنے کلب کے نیچے موجود بلیک سرنگ میں قید کر دیا ہو گا جہاں موت تو آ سکتی ہے لیکن وہاں سے روزی راسکل کا نکل بھاگنا ناممکن ہے۔ اوور“۔ اکاشی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور یہ تفصیل سن کر عمران اور بلیک زیرو کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

”کیا تم بتا سکتے ہو کہ لی چان جو ریڈ نوٹ لائی تھی۔ اس کی کیا اہمیت تھی جس کے لئے روزی راسکل نے لی چان اور شوگران کی ایجنسی کے ایک بڑے ایجنٹ کو ہلاک کیا تھا۔ اوور“...... عمران نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یا تو تم مجھ سے کچھ اگلوانے کی کوشش کر رہے ہو یا پھر تم واقعی کچھ نہیں جانتے۔ بہرحال میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ یہ وہی ریڈ نوٹ ہے جو لی چان شوگران کی سرکاری ایجنسی ریڈ ڈریگن کے لئے کافرستان سے چوری کر کے لائی تھی اور جس کے چوری ہونے کی وجہ سے کافرستان میں ہنگامہ مچا ہوا ہے۔ اوور“...... اکاشی نے کہا تو عمران کی پیشانی پر لاتعداد سلوٹیں آ گئیں۔ اسے شاید گمان بھی نہیں تھا کہ روزی راسکل کا تعلق کافرستان میں ہونے والی ہلچل سے ہو سکتا ہے۔

”لیکن ریڈ نوٹ میں ایسی کیا خاص بات ہے جس کی وجہ سے کافرستان میں ہلچل مچی ہوئی ہے۔ اوور“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”یہ میں نہیں جانتا لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ لی چان کو سپیشل طور پر ریڈ ڈریگن نے ہائر کیا تھا اور......“ اکاشی نے کہا اور پھر اس نے عمران کو لی چان کی کافرستان روانگی اور اس کی پروفیسر ساگر تک رسائی اور اس سے شادی کرنے سے لے کر وہ تمام باتیں بتانا شروع کر دیں جو شاگل نے میٹنگ میں صدر مملکت، پرائم منسٹر اور دوسرے اعلیٰ حکام کو بتائی تھیں۔ لیکن وہ یہ نہیں بتا سکا تھا کہ ریڈ نوٹ پر آخر لکھا کیا گیا تھا۔

”اوہ۔ تو یہ ہے وہ مسئلہ جس کی وجہ سے کافرستان میں ہنگامہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

برپا ہے۔ اوور“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہ ساری باتیں میں نے کافرستان کی ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں ریکارڈ کرائی تھیں۔ تب ہی مجھے ساری حقیقت کا انکشاف ہوا تھا۔ کافرستانیوں کی نظر میں لی چان کا تعلق اسرائیل سے تھا اور وہ اسرائیلی ایجنٹ تھی جس نے پروفیسر ساگر سے ریڈ نوٹ حاصل کیا تھا اور اسے ہلاک کر کے فرار ہوگئی تھی اور اس نے ڈائریکٹ اسرائیل کی طرف ہی فلائی کیا تھا اس لئے کافرستانی اسے اسرائیلی ایجنٹ سمجھتے ہیں اور ریڈ نوٹ کی چوری کا الزام اسرائیل پر عائد کیا جا رہا ہے جبکہ وہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ لی چان کا تعلق شوگران سے ہے اور اسے شوگران کی ایک طاقتور ایجنسی نے ہائر کیا تھا۔ ریڈ ڈریگن چونکہ لی چان کی معاونت کر رہا تھا اس لئے لی چان نے کافرستان میں جان بوجھ کر ایسے نشان چھوڑے تھے جن سے وہ اسرائیلی لیڈی ایجنٹ ہی ثابت ہوتی تھی۔ اوور“...... اکاشی نے مزید بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ تو لی چان سے ریڈ نوٹ روزی راسکل نے حاصل کر لیا تھا اور روزی راسکل کو شائی لاگ اٹھا کر لے گیا تھا تاکہ وہ اس سے ریڈ نوٹ حاصل کر سکے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”ظاہر ہے۔ ورنہ اسے روزی راسکل کو اٹھانے کی کیا ضرورت تھی۔ میری معلومات کے مطابق بلیک اسکارپین سنڈیکیٹ بھی ریڈ نوٹ کے حصول کے لئے پاگل ہو رہا تھا۔ ریڈ نوٹ سے یہ

سنڈیکیٹ بے حد فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ اوور“...... اکاشی نے جواب دیا۔

”کیا مطلب کیسے فوائد۔ اوور“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”ریڈ نوٹ اگر کافرستان مخالف ملک کو بیچ دیا جائے تو اس سے سنڈیکیٹ کو بے حد مالی فائدہ ہو سکتا ہے اور جس قدر ریڈ نوٹ کی چوری سے کافرستان میں طوفان مچا ہوا ہے اس سے ریڈ نوٹ کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ بلیک اسکارپین سنڈیکیٹ کافرستان مخالف ممالک سے بھاری معاوضے کی ڈیمانڈ کر سکتا ہے۔ اوور“...... اکاشی نے کہا۔

”کیا تم مجھے شوگران میں کسی ایسے گروپ کی ٹپ دے سکتے ہو جو بلیک اسکارپین سنڈیکیٹ کا مخالف ہو اور اس کے پاس اس سنڈیکیٹ کے بارے میں مؤثر معلومات بھی ہوں۔ اوور“۔ عمران نے کہا۔

”کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اوور“...... اکاشی نے پوچھا۔

”روزی راسکل اگر شائی لاگ کے قبضے میں ہے تو اس کا مطلب صاف ہے کہ وہ بلیک اسکارپین سنڈیکیٹ کے قبضے میں ہے۔ مجھے اسے ہر حال میں آزاد کرانا ہے۔ اس کام کے لئے مجھے خود بھی اگر شوگران آنا پڑا تو میں آؤں گا لیکن چونکہ میرا مقابلہ ایک طاقتور سنڈیکیٹ سے ہو سکتا ہے تو ظاہر ہے مجھے اپنی حفاظت کے لئے کوئی نہ کوئی تو انتظام کرنا ہی پڑے گا اور مجھے ایسے مخبر کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھی ضرورت ہو گی جو مجھے بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات مہیا کر سکے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ تم روزی راسکل کو آزاد کرانے کے ساتھ بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ سے ریڈ نوٹ بھی حاصل کرنا چاہتے ہو جس کے لئے تم نے روزی راسکل کو یہاں بھیجا تھا۔ اوور“۔ اکاشی نے کہا۔

”چلو ایسا ہی سمجھ لو۔ اب بتاؤ۔ شوگران میں میری معاونت کون کرسکتا ہے۔ اوور“...... عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

”یہاں ایک ایسا گروپ ہے جو اس معاملے میں تمہاری مدد کر سکتا ہے۔ اوور“...... اکاشی نے کہا۔

”کون سا گروپ۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔

”اس کے بارے میں تمہیں میں اس وقت بتاؤں گا جب تم شوگران آ ؤ گے۔ اوور“...... اکاشی نے مسکرا کر کہا۔

”یہ کیا بات ہوئی۔ اگر مجھے وہاں نہ آنا ہوا تو۔ اوور“..... عمران نے کہا۔

”ایسا ہونا ناممکن ہے۔ تم نے جس انداز میں بات کی ہے اس سے مجھے صاف اندازہ ہو رہا ہے کہ تم شوگران ضرور آ ؤ گے۔ روزی راسکل اور ریڈ نوٹ کے لئے۔ اوور“...... اکاشی نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”اگر تم مجھے یہ بات اس لئے نہیں بتا رہے کہ میں تم سے مفت میں معلومات حاصل کر رہا ہوں تو یہ خیال ذہن سے نکال دو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیسی معلومات کا کتنا معاوضہ وصول کرتے ہو۔ بے فکر رہو۔ میرے پہنچنے سے پہلے معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں منتقل ہو جائے گا۔ اوور“.... عمران نے کہا۔

”معاوضے کی کس کو پرواہ ہے۔ اگر میں نے تمہیں یہ معلومات معاوضے پر فراہم کرنی ہوتیں تو کچھ بتانے سے پہلے تم سے معاوضہ وصول کر لیتا۔ اوور“...... اکاشی نے جیسے منہ بنا کر کہا۔

”تو پھر اور کیا چاہتے ہو تم مجھ سے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”یہ بھی جب تم شوگران آ ؤ گے تو بتاؤں گا۔ اوور“...... اکاشی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”تو تم مجھے وائٹ میل کر رہے ہو۔ اوور“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”فی الحال میں تمہیں واقعی وائٹ میل ہی کر رہا ہوں۔ جب یہاں آ ؤ گے تو باقاعدہ بلیک میل کروں گا۔ اوور“...... اکاشی نے ہنس کر کہا۔

”اچھا ٹھیک ہے۔ آنے سے پہلے میں تمہیں اطلاع دے دوں گا۔ اوور“...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

”گڈ شو۔ پھر سمجھو میں اب تمہارا ہی انتظار کر رہا ہوں۔ اوور“...... اکاشی نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"دیکھ لینا۔ میرا پروگرام بدل گیا تو انتظار کرتے کرتے کہیں تم قبر میں ہی نہ پہنچ جاؤ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ جب تک تمہیں ایک نظر دیکھ نہیں لوں گا اس وقت تک میں اپنی سانس نہیں رکنے دوں گا۔ اس معاملے میں تم سے زیادہ میں ڈھیٹ واقع ہوا ہوں۔ اوور"...... اکاشی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس دیا۔

"اوکے پھر جلد ہی ملاقات ہو گی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یہ ہوئی نا بات۔ اوکے گڈ لک۔ اوور"...... اکاشی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر اس سے رابطہ ختم کر دیا۔

"کیا چکر ہے"...... بلیک زیرو نے عمران کو ٹرانسمیٹر آف کرتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا جو خاموشی سے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔

"بڑا عجیب سا چکر ہے پیارے۔ کافرستان میں ہونے والی گڑبڑ اور روزی راسکل کا اغوا ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن یہ ریڈ نوٹ کیا ہے اور اس پر ایسا کیا درج ہے جس کی وجہ سے کافرستانی حکام کے پیروں تلے سے زمین نکلی ہوئی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کسی اہم ایجاد کا فارمولا ہو سکتا ہے کیونکہ ریڈ نوٹ کے ساتھ

کافرستانی سائنس دان پروفیسر ساگر کا نام بھی لیا جا رہا ہے اور ریڈ نوٹ اسی کی حفاظت میں تھا تو ظاہر ہے اس ریڈ پیپر جسے ریڈ نوٹ کہا جا رہا ہے پر اس نے اپنی ایجاد کا فارمولا درج کر رکھا ہو گا اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"شوگرانی ریڈ ڈریگن ایجنسی نے کافرستان سے ریڈ نوٹ اڑانے کے لئے بڑی جامع منصوبہ بندی کی تھی۔ ریڈ نوٹ شوگران پہنچ چکا ہے اور کافرستانی اب تک یہی سمجھتے پھر رہے ہیں کہ یہ کام اسرائیلی ایجنٹوں کا ہے اور ریڈ نوٹ اسرائیل پہنچ چکا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا ہے۔ اس طرح انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ وہ جن یہودیوں کا دم بھرتے ہیں وہ ان سے کس قدر مخلص ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میرا کیا پروگرام ہو سکتا ہے۔ میں تو سوچ رہا ہوں کہ اس بار جیسے ہی موسم بہار آئے میں شادی کر ہی ڈالوں تاکہ یہ روز روز کا قصہ ہی ختم ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

"کیسا قصہ"...... بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا۔

"یہی تنویر کو منانے والا اور صفدر کو خطبہ نکاح یاد کرانے کے لئے منتیں کرنے والا قصہ اور کیا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بے اختیار ہنس پڑا۔

"لگتا ہے کہ آپ کو ریڈ نوٹ میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیسی دلچسپی"...... عمران نے پوچھا۔

"کافرستان کی حالت سے پتہ چلتا ہے کہ فارمولا انتہائی اہمیت کا حامل اور یونیک ہے۔ اگر ان کا یہ فارمولا ہمیں مل جائے تو"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے فارمولے کی ماہیت کا تو پتہ چلے کہ وہ ہے کیا پھر ہی کچھ سوچا جا سکتا ہے اور پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ فارمولا کافرستان میں نہیں شوگران میں ہے اور شوگران ہمارا دوست ملک ہے جہاں کم از کم پاکیشیا سیکرٹ سروس یورش نہیں کر سکتی اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی اقدام کر سکتی ہے۔ اگر شوگران کو علم ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی مشن پر شوگران آئی ہے تو اس سے پاکیشیا اور شوگران کے سفارتی اور دوستانہ تعلقات متاثر ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تو آپ کون سا شوگرانی ایجنسیوں کے خلاف کام کرنے جائیں گے۔ فارمولا شوگرانی ایجنسیوں کے پاس نہیں شوگران کی کرائم سینڈیکیٹ کے پاس ہے جس کے خلاف کام کر کے آپ شوگران کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔ آپ نے اکاشی کی باتیں غور سے سنی ہیں کہ شوگران کی اعلیٰ حکام بھی بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ سے

نالاں ہے۔ اگر آپ اس سینڈیکیٹ کو ختم کرنے میں ان کی مدد کریں گے تو اس سے آپ کے اور پاکیشیا کے وقار میں اضافہ ہی ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن اس طرح تو شوگران کی ایجنسیوں کو بھی اس فارمولے کا علم ہو جائے گا ایسی صورت میں وہ بھلا مجھے فارمولا یہاں کیسے لانے دیں گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو واقعی مسئلہ ہے۔ اس فارمولے کے لئے شوگرانی ریڈ ڈریگن ایجنسی پہلے ہی کام کر رہی ہے اور ان کی کاوشوں سے ہی فارمولا کافرستان سے شوگران آیا تھا۔ اگر آپ کسی طرح سے بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کو ختم بھی کر دیں تو شوگرانی ایجنسیاں خاص طور پر ریڈ ڈریگن ایجنسی آپ کو کسی صورت میں فارمولا حاصل نہیں کرنے دے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر اس فارمولے سے پاکیشیا کی طاقت یا دفاع میں اضافہ ہوتا ہے تو پھر ہمارے لئے اس فارمولے کا حصول بے حد ضروری ہے۔ شوگران تو ویسے ہی انتہائی ترقی یافتہ ممالک میں شمار ہوتا ہے جبکہ پاکیشیا ابھی ترقی کے دور سے گزر رہا ہے۔ اگر وہ فارمولا یونیک ہے اور اس سے پاکیشیا کو فائدہ ہو سکتا ہے تو پھر میں اس فارمولے کے لئے ضرور کوشش کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ اگر آپ کے راستے میں شوگرانی ایجنسیاں آ گئیں تو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تو مجھے ان کو بائی پاس کر کے اپنا کام کرنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"میں کچھ سمجھا نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وقت آنے پر سمجھ جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا اس کے لئے ہم آفیشل طور پر سیکرٹ سروس کو شوگران بھیجیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سیکرٹ سروس کا کیس نہیں ہے اور ہوتا بھی تو اس کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس شوگران جا کر ان کے خلاف کام نہیں کر سکتی۔ اس مشن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کام ضرور کرے گی لیکن نئے انداز سے"...... عمران نے کہا۔

"نئے انداز سے۔ وہ کیسے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"شوگران مشن میں اگر ہم نے کامیابی حاصل کرنی ہے تو پھر ہمیں جرائم پیشہ افراد کے روپ میں وہاں جانا پڑے گا اور جرائم پیشہ افراد ہر ملک میں موجود ہوتے ہیں اور ان کے کام کرنے سے سفارتی اور دوستانہ تعلقات میں کوئی خلل نہیں پڑتا جب تک ان کی شناخت نہ ہو جائے اس وقت تک کسی ملک پر الزام نہیں لگایا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ تو آپ شوگران مشن جرائم پیشہ افراد کے روپ میں پورا کرنے کا سوچ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے سمجھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ جرائم پیشہ افراد پاکیشیا کے نہیں ہوں گے۔ ان کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو سکتا ہے اور چونکہ ریڈ نوٹ کافرستان سے اُڑایا گیا ہے اس لئے کافرستانی ایجنٹ بھی تو اپنا فارمولا واپس لینے کے لئے اپنے ایجنٹ شوگران بھیج سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا۔ آپ کافرستانی ایجنٹ بننے کا سوچ رہے ہیں تاکہ شوگران کو ہم پر شک نہ ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس طرح ہمارا کام بھی ہو جائے گا اور شوگران اور پاکیشیا کی دوستی میں بھی کوئی دراڑ نہیں آئے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر آپ کافرستانیوں کے میک اپ میں شوگران گئے اور اس کی خبر شوگرانی ایجنسیوں کو ہو گئی تو پھر وہ ہاتھ دھو کر آپ کے پیچھے پڑ جائیں گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسا تو یقینی طور پر ہو گا۔ چوروں کے پیچھے پولیس نہیں بھاگے گی تو کیا پولیس کے پیچھے چور بھاگیں گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہمارے لئے یہ غلط بھی نہیں ہو گا۔ ہم نے کون سا شوگرانی ایجنسیوں سے محاذ آرائی کرنی ہے یا شوگران کا کوئی فارمولا اُڑانا ہے۔ فارمولا کافرستان سے چوری کیا گیا ہے اور شوگران کے کرمنلز کے پاس ہے اور چوروں کے گھر چوری کرنے میں کوئی حرج نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اچھے چیف ہو۔ ایک نیک اور شریف آدمی کو مزید سدھارنے کی بجائے چوری کرنے پر اکسا رہے ہو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''چلیں میں آپ کو چور نہیں کہوں گا''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''چور نہیں کہو گے تو اور کیا کہو گے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''چور کو پڑ گئے مور۔ یہ محاورہ تو آپ نے سنا ہی ہو گا''۔ بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

روزی راسکل کی آنکھیں کھلیں تو اس نے خود کو ایک تاریک جگہ پر پایا۔ وہ فرش پر اوندھی پڑی ہوئی تھی۔

ہوش میں آتے ہی روزی راسکل کی آنکھوں کے سامنے سابقہ منظر کسی فلم کی طرح چلنا شروع ہو گیا جب اس نے شوگران کی ایک لیڈی ایجنٹ کو ایئر پورٹ پر گولی مار کر ہلاک کیا تھا اور اپنے ایک ساتھی کی مدد سے اس کا ہینڈ بیگ بدل کر ایئر پورٹ سے نکل کر شان ہوٹل پہنچی تھی جہاں اس نے اپنے لئے ایک کمرہ بک کرا رکھا تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اسے وہاں ایک اجنبی شخص دکھائی دیا تھا جو بڑے اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ روزی راسکل اور اس اجنبی کے درمیان ابھی بات چیت چل ہی رہی تھی کہ اچانک روزی راسکل کو کمرے میں تیز بو کا احساس ہوا تھا اور پھر وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا وہ کچھ نہیں جانتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھی۔ اسے اب ہوش آ رہا تھا۔

"یہ کون سی جگہ ہے"...... روزی راسکل نے فرش سے اٹھتے ہوئے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا اور اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ لیکن وہاں اتنی تاریکی تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ روزی راسکل اٹھی اور پھر وہ ہاتھ پھیلا کر دائیں بائیں کا جائزہ لینے لگی۔ کچھ ہی دیر میں اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ کسی تاریک اور زمین دوز سرنگ میں موجود ہے۔ یہ سرنگ ایسی تھی جیسے عام طور پر سیوریج کے لئے بڑے بڑے پائپ زمین کے نیچے بچھانے لئے بنائی جاتی ہیں۔ سرنگ میں کسی قسم کی بو نہیں تھی اور سرنگ خاصی صاف ستھری تھی لیکن وہاں تاریکی اور خاموشی کا راج تھا۔ روزی راسکل نے دائیں طرف چلتے ہوئے اس سرنگ کو چیک کیا تو سرنگ چند قدم آگے بند تھی۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد روزی راسکل ایک دیوار کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی مخالف سمت میں بڑھنا شروع ہو گئی لیکن تھوڑی دیر چلنے کے بعد اس کے سامنے ایک اور دیوار آ گئی جس سے روزی راسکل کو معلوم ہو گیا کہ یہ سرنگ زیادہ لمبی نہیں تھی اور دونوں طرف سے بند کر دی گئی تھی۔ وہ سرنگ پائپ نما تھی جو تقریباً دو سو فٹ لمبی تھی اور اس کی چوڑائی پندرہ سے بیس فٹ تھی۔ روزی راسکل کو اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ سرنگ بند ہونے کے باوجود اس کا دم نہیں گھٹ رہا تھا۔ وہاں خاصی آکسیجن موجود تھی اور اسے سانس لینے میں کوئی دقت نہیں ہو

رہی تھی۔

"آخر وہ شخص تھا کون"...... روزی راسکل نے چونکتے ہوئے کہا اسی لمحے اسے ایک کھٹکے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑی۔ کھٹکے کی آواز اسی طرف سے آئی تھی جہاں وہ پہلے موجود تھی۔

"کون ہے۔ کوئی ہے یہاں"...... روزی راسکل نے اونچی آواز میں پوچھا لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ روزی راسکل نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر وہ دیوار کے ساتھ چلتی ہوئی اس طرف پہنچ گئی جہاں سے اسے کھٹکے کی آواز سنائی دی تھی۔ اسی لمحے ایک بار پھر کھٹکا ہوا تو روزی راسکل سر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھنے لگی۔ کھٹکے کی آواز اس بار اسے اوپر سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

جیسے ہی اس نے اوپر نظر اٹھائی اسی لمحے اسے اوپر ایک چوکھٹا سا الگ ہوتا دکھائی دیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے پانی کی ٹینکی کے اوپر سے بڑا سا ڈھکن اٹھا دیا ہو۔ اس ڈھکن کے ہٹتے ہی وہاں روشنی پھیل گئی تھی۔ روزی راسکل کو اوپر کسی کمرے کی چھت دکھائی دی۔ اسی لمحے اسے کھلے ہوئے حصے پر ایک شوگرانی دکھائی دیا۔ یہ شوگرانی کافی دبلا پتلا تھا مگر اس کا چہرہ لمبوترا تھا اور اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ شوگرانی نے روزی راسکل کو دیکھ کر دانت نکالے اور پھر اس نے ہاتھوں میں پکڑا ہوا ایک بڑا سا پیکٹ اندر پھینک دیا۔ روزی راسکل فوراً سائیڈ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو گئی ورنہ شوگرانی کا پھینکا ہوا پیکٹ اس کے سر پر پڑتا۔

''تمہارے لئے کھانے پینے کا سامان ہے''...... شوگرانی نے روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا تو روزی راسکل نے پیکٹ کی طرف دیکھا تو اس میں واقعی پانی کی ایک بوتل اور خشک کھانوں کے چند ڈبے موجود تھے۔

''تم کون ہو''...... روزی راسکل نے شوگرانی کی طرف دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔

''یہ بتانا ضروری نہیں ہے''...... شوگرانی نے جواب دیا۔ اس سے پہلے کہ روزی راسکل اس سے کچھ اور پوچھتی وہ سائیڈ میں ہو گیا اور پھر اس نے کھلا ہوا ڈھکن بند کر دیا۔ ڈھکن بند ہوتے ہی سرنگ میں ایک بار پھر اندھیرا چھا گیا تھا۔ روزی راسکل ڈھکن بند ہوتے دیکھ کر تلملا کر رہ گئی۔ ڈھکن اس سے کم از کم بارہ فٹ کی بلندی پر تھا ورنہ وہ چھلانگ لگا کر اوپر پہنچ جاتی اور اس شوگرانی کی گردن ہی دبا دیتی۔ روشنی میں اس نے دیکھ لیا تھا وہ یہ سرنگ کنکریٹ کا بنا ہوا بڑا سا پائپ تھا جو دونوں اطراف سے بند تھا۔

روزی راسکل چند لمحے سوچتی رہی پھر اس نے اپنی جیکٹ کی جیبیں ٹٹولیں تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی اس کی جیبوں سے سب کچھ نکال لیا گیا تھا۔

''آخر یہ کون تھا''...... روزی راسکل نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کے دماغ میں ایک خیال آیا۔ و

زمین پر بیٹھ گئی اور اس نے فوراً اپنے دائیں پیر کی سینڈل اتاری اور پھر وہ اس کی ایڑی کے ساتھ کچھ کرنا شروع ہو گئی۔ کچھ ہی دیر میں ایڑی سینڈل سے الگ ہو گئی۔ جیسے ہی سینڈل سے ایڑی الگ ہوئی روزی راسکل نے ایڑی کے اندر بنے ہوئے ایک خانے میں دو انگلیاں ڈال دیں اور اس نے انگلیوں کی مدد سے ایک چھوٹی سی مشین باہر کھینچ لی۔

اس نے سینڈل اور ایڑی ایک طرف رکھی اور اندھیرے میں اندازے سے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے لگی۔ کچھ ہی دیر بعد اچانک مشین کا ایک حصہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا۔ سکرین سے نکلنے والی روشنی ہلکے نیلے رنگ کی تھی۔ روشنی تیز تو نہیں تھی لیکن اس روشنی میں روزی راسکل اپنے اردگرد کا ماحول چیک کر سکتی تھی۔ چنانچہ وہ اٹھی اور اس نے ہلکی روشنی میں کنکریٹ کے پائپ کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر مایوسی چھا گئی کہ کنکریٹ کا پائپ بے حد مضبوط تھا اور وہاں کہیں بھی کوئی سوراخ یا رخنہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

روزی راسکل نے مشین اٹھا کر اس کا رخ چھت کی طرف کیا اور چھت کے اس حصے کو غور سے دیکھنے لگی جہاں کچھ دیر پہلے چوکھٹا بنا تھا۔ اسے وہاں چوکور کٹاؤ دکھائی دیا لیکن سرنگ کی چھت کافی اونچی تھی اور وہاں ایسی کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی جس پر چڑھ کر روزی راسکل چھت تک پہنچ سکتی ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روزی راسکل کچھ دیر تک کنکریٹ کے پائپ کا جائزہ لیتی رہی پھر وہ دوبارہ نیچے بیٹھ گئی اور اس پائپ سے نکلنے کے بارے میں سوچنے لگی۔ اسی لمحے مشین سے ہلکی سی بیپ کی آواز سنائی دی تو روزی راسکل چونک پڑی۔ اس نے سکرین کی طرف دیکھا تو سکرین پر چند سگنل آ رہے تھے جو سیل فون کے سگنلز جیسے تھے۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس پائپ کے دائیں بائیں کوئی روم موجود ہے جہاں پر فون سیٹ رکھا ہوا ہے۔ یہ سگنل اسی فون سیٹ سے موصول ہو رہے ہیں۔ شاید فون سیٹ پر کسی کی کال آ رہی ہے یا یہاں سے کوئی کال کی جا رہی ہے''...... روزی راسکل نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مشین کے چھوٹے چھوٹے بٹن پریس کرنا شروع ہو گئی۔ یہ مشین سیل فون کی طرح میسج سینڈ کرنے والی ڈیوائس پیجر کی طرح کام کر سکتی تھی۔ روزی راسکل نے بٹنوں کے ذریعے اس پر ایک پیغام لکھنا شروع کر دیا۔ جب پیغام مکمل ہو گیا تو روزی راسکل نے اس پیغام کو پاکیشیا میں موجود ٹائیگر کے سیل فون پر سینڈ کر دیا۔ وہ جانتی تھی کہ جب تک دیواروں کے قریب کوئی فون سیٹ آن رہے گا اس دوران وہ کہیں بھی کوئی میسج سینڈ کر سکتی تھی۔ جیسے ہی اس نے میسج سینڈ ہونے کا آپشن دیکھا اس کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''ہونہہ۔ یہ میں نے کیا کیا ہے۔ جو کام مجھے خود کرنا چاہئے اس کے لئے میں ٹائیگر سے مدد مانگ رہی ہوں۔ اس نانسنس نے

تو یہی سمجھنا ہے کہ روزی راسکل اس قدر بے بس ہو گئی ہے کہ وہ اب اس سے مدد مانگنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ مدد کے الفاظ دیکھ کر وہ یقیناً میرا مذاق اُڑائے گا اور پھر وہ شوگران میں نہیں پاکیشیا میں ہے۔ اسے بھلا کیا ضرورت ہے کہ وہ پاکیشیا سے خصوصی طور پر سفر کرتا ہوا یہاں میری مدد کرنے کے لئے آئے اور پھر وہ تو یہ بھی نہیں جانتا کہ میں کہاں قید ہوں''...... روزی راسکل نے میسج بھیجنے کے بعد تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے اسے روکنا ہو گا۔ میں اسے میسج کرتی ہوں کہ مجھے اس کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں جہاں بھی ہوں اور جس کی بھی قید میں ہوں وہاں سے میں خود نکل جاؤں گی''...... روزی راسکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے ایک بار پھر ٹائیگر کے لئے میسج ٹائپ کرنا شروع کر دیا لیکن ابھی اس نے دو چار الفاظ ہی پریس کئے ہوں گے کہ اسی لمحے فون کے سگنلز آنا بند ہو گئے۔

''اوہ۔ شاید فون ڈسکنکٹ کر دیا گیا ہے۔ جب تک فون پر دوبارہ کال نہیں آتی یا کی جاتی اس وقت تک میں ٹائیگر کو دوسرا کوئی میسج سینڈ نہیں کر سکوں گی''...... روزی راسکل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے انتظار کرتی رہی لیکن سائیڈ میں موجود فون پر نہ تو کوئی کال آئی اور نہ ہی وہاں سے کسی کو کال کی گئی کیونکہ مشین پر فون کا کوئی سگنل موصول نہیں ہو رہا تھا۔ روزی راسکل نے غصے سے مشین سائیڈ پر رکھ دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''مجھ جیسی نانسنس بھی شاید اس دنیا میں کوئی نہیں ہو گی۔ پہلے میسج کر دیا اور اب میں اسے اپنی مدد کرنے سے روکنا چاہتی ہوں۔ ہونہہ۔ اس نانسنس نے کون سا یہاں میری مدد کرنے کے لئے آ جانا ہے۔ جو بھی کرنا ہو گا مجھے خود ہی کرنا ہو گا''...... روزی راسکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ مشین کی سکرین سے اب بھی روشنی پھوٹ رہی تھی۔ اس روشنی میں روزی راسکل نے سامنے پڑے ہوئے پیکٹ کی طرف دیکھا۔ چند لمحے وہ پیکٹ کی طرف دیکھتی رہی پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر پیکٹ اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں سے پانی کی بوتل نکال لی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل کو منہ سے لگا لیا۔ بوتل اس نے تب منہ سے ہٹائی جب وہ آدھی بوتل پانی پی چکی تھی۔ اس نے بوتل پر ڈھکن لگایا اور پھر اس نے بوتل سائیڈ میں رکھ دی۔

اسے بھوک بھی محسوس ہو رہی تھی۔ اوپر سے پھینکا گیا کھانا وہ نہیں کھانا چاہتی تھی لیکن کھانا دیکھ کر اس کے پیٹ میں موجود چوہے بے چین ہو گئے تھے اور انہوں نے بری طرح سے ناچنا شروع کر دیا تھا۔ جب بھوک اس سے ناقابل برداشت ہو گئی تو اس نے پیکنگ سے خشک کھانے کا ایک ڈبہ نکالا اور اسے کھولنا شروع ہو گئی۔ اسی لمحے اس کی نظریں پیکٹ کے اندر ایک چھوٹے سے کاغذ کے ٹکڑے پر پڑیں۔ روزی راسکل نے کھانے کا ڈبہ سائیڈ پر رکھا اور پیکنگ سے کاغذ کا ٹکڑا نکال لیا۔ کاغذ ایک لمبی پٹی جیسا

تھا جسے لپیٹ کر رکھا گیا تھا۔ روزی راسکل نے اسے کھولا تو یہ دیکھ کر وہ چونک پڑی کہ کاغذ پر انگریزی حروف میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ روزی راسکل نے فوراً سائیڈ میں پڑی ہوئی مشین اٹھائی اور اس کی سکرین کی روشنی میں پیپر پر لکھی ہوئی تحریر پڑھنے لگی جو ہاتھ سے لکھی گئی تھی۔

تحریر میں اس کے لئے ایک پیغام تھا۔ جسے پڑھ کر روزی راسکل چونک پڑی۔ لکھا تھا کہ وہ اس وقت شوگران کے سب سے بڑے اور طاقتور بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کی قید میں ہے۔ اگر اس نے خود کو اس سینڈیکیٹ سے آزاد نہ کرایا تو سینڈیکیٹ اسے انتہائی بھیانک موت مار دے گا۔ اس سرنگ سے نکلنے کا ایک راستہ ہے اور وہ راستہ سرنگ کی رائٹ سائیڈ پر موجود دیوار میں ہے۔ جسے کھول کر وہ اس سرنگ سے نکل سکتی ہے۔ اس راستے کو کیسے کھولنا ہے یہ سوچنا اس کا کام ہے۔ نیچے گمنام ہمدرد لکھا ہوا تھا۔

''ہونہہ۔ کون ہے یہ گمنام ہمدرد اور یہ میری مدد کیوں کرنا چاہتا ہے''...... روزی راسکل نے پیغام پڑھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے پائپ کی رائٹ سائیڈ کی دیوار کی طرف دیکھا جو کنکریٹ کی ہی بنی ہوئی تھی۔ وہ چند لمحے اس دیوار کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ اٹھی اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس دیوار کے پاس آ گئی اور مشین کی سکرین کی روشنی میں دیوار کو چیک کرنے لگی لیکن دیوار میں کسی راستے کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔ روزی راسکل چند لمحے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیوار کو دیکھتی رہی پھر اس نے کچھ سوچ کر دیوار کے ساتھ کان لگا دیا اور دوسری طرف کی آواز سننے کی کوشش کرنے لگی۔ کان لگانے پر دوسری طرف سے اسے پانی چلنے کی ہلکی سی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"شاید اس طرف کوئی اور سرنگ موجود ہے جس میں سے پانی گزر رہا ہے اور یہ گٹر لائن بھی ہو سکتی ہے"...... روزی راسکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے پیچھے ہٹ کر دیوار پر زور زور سے پاؤں مارے لیکن کنکریٹ کی دیوار بھلا اس کے پاؤں مارنے سے کیسے ٹوٹ سکتی تھی۔

"ہونہہ۔ اگر نانسنس گمنام ہمدرد میری مدد کرنا چاہتا ہے اور مجھے یہاں سے نکالنا چاہتا ہے تو اسے اس پیغام کے ساتھ مجھے کوئی ایسی چیز بھی دینی چاہئے تھی جس سے میں اس دیوار کو توڑ سکتی۔ اب میں اس ٹھوس دیوار کو کیسے توڑوں گی۔ نانسنس"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے دماغ میں ایک کوندا سا لپکا اور وہ چونک کر ہاتھ میں موجود اس مشین کی طرف دیکھنے لگی جس کی سکرین روشن تھی۔

"نانسنس۔ اس سرنگ میں قید ہو کر شاید میرا دماغ ماؤف ہو گیا ہے۔ یہاں سے نکلنے کا ذریعہ میرے ہاتھ میں ہے اور میں خواہ مخواہ گمنام ہمدرد کو کوس رہی ہوں۔ نانسنس"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے سائیڈ میں ہٹتی چلی گئی۔ اس نے

ایک بار پھر مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

اس نے ایک بٹن پریس کیا تو اچانک مشین کی سائیڈ سے ایک باریک سی سوئی نکل کر باہر آ گئی۔ سوئی دیکھ کر روزی راسکل نے ایک اور بٹن پریس کیا تو سوئی کسی ڈرل مشین کے برمے کی طرح تیزی سے گھومنا شروع ہو گئی اور اس کے سرے پر بجلی کی لہریں سی لپکنے لگیں۔

سوئی پر سپارکنگ دیکھ کر روزی راسکل کی آنکھوں میں چمک آ گئی اس نے فوراً مشین کی سوئی دیوار سے لگا دی۔ گھومتی ہوئی سوئی دیوار میں باریک سا سوراخ کرتے ہوئے اندر گھستی چلی گئی۔ اسی لمحے دیوار کے اندر سے کڑکڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ آوازیں بجلی کی سپارکنگ سے پیدا ہو رہی تھیں۔ روزی راسکل کی نظریں دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ چند ہی لمحوں میں اس نے دیوار پر بالوں جیسا باریک جال بنتے دیکھا۔ باریک لکیروں کا جال بنتے دیکھ کر اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں کنکریٹ کی دیوار پر لکیروں کا جال بن کر پھیل گیا اور پھر ان لکیروں نے خود بخود تڑخنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی روزی راسکل نے لکیروں کو تڑختے دیکھا اس نے فوراً مشین کی سوئی دیوار سے نکال لی اور اس کا بٹن پریس کر کے اسے آف کر دیا۔

مشین آف ہوئی تو سوئی پر چمکنے والی سپارکنگ ختم ہو گئی اور سوئی واپس مشین کے اندر چلی گئی۔ روزی راسکل پیچھے ہٹی اور پھر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس نے پوری قوت سے دیوار پر پاؤں مار دیا۔ جیسے ہی اس نے دیوار پر پاؤں مارا۔ گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ دیوار ٹوٹ کر گرتی چلی گئی جیسے دیوار کنکریٹ کی بجائے ریت کی بنی ہوئی ہو۔ روزی راسکل نے مشین میں موجود انتہائی طاقتور سپارکنگ کے عمل سے دیوار کے اندر ایسی توڑ پھوڑ کی تھی کہ دیوار کے اندر کا حصہ کٹ پھٹ گیا تھا اور دیوار اس پاپڑ کی طرح خستہ ہوگئی تھی جس کے لئے روزی راسکل کی ایک ہی ٹھوکر کافی ثابت ہوئی تھی اور دیوار مکمل طور پر ٹوٹ کر نیچے آ گری تھی۔ جیسے ہی دیوار ٹوٹی دوسری طرف سے تیز بدبو کا بھبھکا اندر آیا اور روزی راسکل نے بوکھلا کر فوراً اپنی ناک پکڑ لی۔ دوسری طرف ایسا ہی ایک بڑا پائپ تھا جو اس پائپ کے مخالف سمت میں جا رہا تھا اور یہ پائپ لائن واقعی گٹڑ کے لئے بنی ہوئی تھی جہاں گندہ پانی بہتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ تیز بدبو نے ایک لمحے کے لئے روزی راسکل کا دماغ ہلا کر رکھ دیا تھا۔

روزی راسکل نے دونوں اطراف دیکھا اور پھر اس نے واپس آ کر اپنی سینڈل کی کھلی ہوئی ایڑی جوڑی اور پھر سینڈل پہن کر وہ تیز تیز چلتی ہوئی گٹڑ لائن میں آ گئی۔ تیز بو کی وجہ سے اس کا دماغ پھٹا جا رہا تھا لیکن اب جبکہ اسے باہر نکلنے کا راستہ مل گیا تھا تو وہ بھلا وہاں کیسے رک سکتی تھی۔ اس نے کھانے کے ڈبے وہیں چھوڑ کر پانی کی بوتل اٹھا لی تھی۔ گٹڑ لائن میں داخل ہو کر وہ سکرین کی ہلکی سی روشنی میں راستہ دیکھتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔

اس نے دائیں طرف جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ گندہ پانی اس کے ٹخنوں تک آ رہا تھا۔ وہ پانی میں قدم رکھتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ گٹر لائن پہلے سیدھی جا رہی تھی پھر آگے جا کر دائیں طرف مڑ گئی۔ پھر اس گٹڑ لائن میں جگہ جگہ موڑ آنا شروع ہو گئے۔ گٹڑ لائن کی کئی لائنیں دائیں اور بائیں جا رہی تھیں۔ روزی راسکل اندازے سے آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ اسے ایک دو جگہ اوپر مین ہول بھی دکھائی دیئے تھے جن کے ساتھ سیڑھیاں لگی ہوئی تھیں لیکن روزی راسکل اس جگہ سے دور جا کر کسی ایسی جگہ نکلنا چاہتی تھی جہاں اسے آسانی سے چیک نہ کیا سکے۔

مسلسل اور کافی دیر تک چلتے رہنے کے بعد جب گٹڑ کی بدبو اس کی برداشت سے باہر ہوگئی تو اس نے ایک جگہ مین ہول دیکھ کر وہاں سے نکلنے کا فیصلہ کر لیا۔ ویسے بھی وہ جس جگہ قید تھی وہاں سے کافی دور نکل آئی تھی۔

مین ہول دیکھ کر اس نے مشین اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالی اور پھر وہ سیڑھیوں کے ذریعے اوپر چڑھنے لگی۔ مین ہول پر ڈھکن لگا ہوا تھا جس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ بنے ہوئے تھے۔ ان سوراخوں سے ہوا اندر آ رہی تھی۔ ہوا محسوس کرتے ہی روزی راسکل کو اپنا بند ہوتا ہوا دماغ دوبارہ کھلتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ اوپر آئی اور اس نے ڈھکن کے سوراخوں سے باہر کا جائزہ لینے کی کوشش کی لیکن اسے اوپر صرف کھلا آسمان دکھائی دے رہا تھا۔ سوراخ چونکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سیدھے رخ پر تھے اس لئے وہ سائیڈوں پر نہیں دیکھ سکتی تھی۔ روزی راسکل نے کان لگا کر باہر کی آوازیں سننے کی کوشش کی لیکن باہر ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ روزی راسکل نے چند لمحے توقف کیا اور پھر اس نے ڈھکن کے ایک سائیڈ پر ہاتھ رکھا اور اسے آہستہ آہستہ اوپر اٹھانا شروع کر دیا ڈھکن اوپر اٹھا کر اس نے سر اٹھایا اور پھر وہ باہر دیکھنے لگی۔ اس کے سامنے کسی عمارت کا وسیع لان تھا جہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ روزی راسکل نے ڈھکن نیچے رکھا اور پھر وہ ڈھکن مختلف سائیڈوں سے اٹھا اٹھا کر باہر چاروں اطراف کا جائزہ لینے لگی۔ جس سائیڈ پر لان تھا اس کی مخالف سمت میں ایک رہائشی عمارت تھی جس کے آگے ایک بڑا سا آہنی گیٹ دکھائی دے رہا تھا۔ اتفاق کی بات تھی کہ وہاں اس وقت کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ جب روزی راسکل کو یقین ہو گیا کہ وہاں کوئی نہیں ہے تو اس نے دونوں ہاتھوں کا زور لگا کر ڈھکن سائیڈ کی طرف دھکیلا اور پھر وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی باہر آ گئی۔ اس نے ایک بار پھر ارد گرد کا جائزہ لیا اور پھر اس نے جس احتیاط سے مین ہول کا ڈھکن اٹھایا تھا اسی احتیاط کے ساتھ ڈھکن واپس ہول پر ایڈجسٹ کر دیا اور پھر وہ اٹھی اور پنجوں کے بل تیزی سے عمارت کی سائیڈ کی دیوار کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ سائیڈ میں ایک پتلی سی گلی بنی ہوئی تھی جو رہائشی عمارت کے عقب کی طرف جا رہی تھی۔ روزی راسکل اس گلی میں داخل ہوئی اور پھر

تیز تیز چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

گلی کے اختتام پر اسے بڑا سا ایک اور لان دکھائی دیا۔ اس طرف سے اسے چند افراد کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ روزی راسکل نے دیوار کے ساتھ لگ کر احتیاط سے دوسری طرف جھانکا تو اسے وہاں آٹھ دس افراد دکھائی دیئے۔ ان افراد نے گرے کلر کے لباس پہن رکھے تھے اور ان کے سروں پر گول ٹوپیاں تھیں۔ ان سب کے پاس جدید مشین گنیں دکھائی دے رہی تھیں۔ عمارت کے اس حصے کی طرف بھی ایک بڑا گیٹ تھا جہاں دو مسلح گارڈز بھی کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ سب شوگرانی تھے اور وہ سب آپس میں گپ شپ کرنے میں مصروف تھے۔ اس وقت شام ہو رہی تھی اس وقت اگر روزی راسکل آگے بڑھتی تو مسلح افراد اسے آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔

روزی راسکل نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے گلی کی دیوار کے ساتھ ایک پائپ چھت کی طرف جاتا دکھائی دیا۔ پائپ دیکھ کر روزی راسکل کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے فوراً پائپ پکڑا اور تیزی سے اوپر چڑھتی چلی گئی۔ چھت کے نزدیک پہنچ کر اس نے احتیاط سے سر اٹھا کر چھت پر جھانکا۔ چھت خالی تھی۔ خالی چھت دیکھتے ہی روزی راسکل سائیڈ کی دیوار پکڑ کر اوپر آ گئی۔

چھت سپاٹ تھی جس کے کناروں پر دیواریں نہیں تھیں۔ سائیڈ میں پانی کی دو بڑی بڑی ٹینکیاں نصب تھیں جبکہ چھت کے سنٹر میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک ہول دکھائی دے رہا تھا جہاں زینے بنے ہوئے تھے۔ روزی راسکل جھکے جھکے انداز میں دوڑتی ہوئی زینوں کی طرف آ گئی اور پھر وہ احتیاط سے نیچے جھانکنے لگی۔ نیچے سے بھی اسے کئی افراد کے چلنے پھرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ نیچے مسلح افراد بھی موجود ہو سکتے تھے اس لئے روزی راسکل فوری طور پر نیچے جانے کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔ روزی راسکل کے پیر چونکہ گندگی سے بھرے ہوئے تھے اور اس کے پیروں سے تیز تعفن پیدا ہو رہا تھا جس سے روزی راسکل کو بھی مشکل ہو رہی تھی۔ وہ تیزی سے پانی کی ٹینکی کی طرف بڑھی اور اس نے پانی کی ٹینکی سے لگی ہوئی ٹونٹی کھول کر اس سے اپنے پیر دھونے شروع کر دیئے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ اسے نیچے ہر طرف دوڑنے بھاگنے کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔ روزی راسکل نے ٹینکی کی آڑ سے سر نکال کر نیچے دیکھا تو اسے ہر طرف مسلح افراد دوڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔

"وہ گٹر کے راستے غائب ہوئی ہے۔ دھیان رکھو کہیں وہ اس عمارت کے کسی مین ہول سے نکل کر اس طرف نہ آ جائے"۔ روزی راسکل نے ایک آدمی کی چیختی ہوئی آواز سنی تو وہ سمجھ گئی کہ یہاں ہونے والی دوڑ بھاگ اس کی تلاش کے لئے ہو رہی ہے۔ اس آدمی کی بات پریشان کر دینے والی تھی کیونکہ روزی راسکل جس مین ہول سے نکل کر آئی تھی اس کے اردگرد یقینی طور پر اس کے

قدموں کے نشانات موجود ہوں گے جن کو دیکھتے ہوئے مسلح افراد چھت تک آ سکتے تھے۔ چھت پر سوائے پانی کی ٹینکیوں کے اور کچھ نہیں تھا جہاں روزی راسکل چھپ سکتی ہو اور اب اس نے ایک ٹینکی کا نل کھول کر اس سے پاؤں دھوئے تھے جو اس کی یہاں موجودگی کا پختہ ثبوت بن گیا تھا۔ ابھی روزی راسکل ادھر ادھر دیکھ ہی رہی تھی کہ اسی وقت اسے ایک اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ آواز عمارت کے اس حصے کی طرف سے آئی تھی جہاں سے روزی راسکل پائپ سے چڑھ کر چھت پر آئی تھی۔

"اس کے پیروں کے نشان یہاں تک آ رہے ہیں۔ وہ اس پائپ کے ذریعے چھت پر گئی ہے۔ چھت پر جاؤ جلدی"...... چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر روزی راسکل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسی لمحے اسے زینے کی طرف سے بے شمار افراد کے اوپر چڑھنے کی آوازیں سنائی دیں۔ روزی راسکل بے چین ہو گئی۔ اس نے ایک بار پھر نیچے کی طرف دیکھا تو اسے نیچے بھی کئی مسلح افراد دکھائی دیئے۔ روزی راسکل کے پاس اب فرار کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ وہ چھت سے نیچے بھی چھلانگ نہیں لگا سکتی تھی اور نہ ہی خود کو پانی کی کسی ٹینکی میں چھپا سکتی تھی۔ اگر وہ ٹینکی میں چھپنے کی کوشش کرتی تو نیچے موجود افراد سے آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ وہ ٹینکی کے پیچھے بھی نہیں جا سکتی تھی کیونکہ نیچے موجود افراد وہاں سے اسے آسانی سے چیک کر کے گولی کا نشانہ بنا سکتے تھے اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سامنے زینہ تھا جہاں سے اگر مسلح افراد اوپر آ جاتے تو روزی راسکل آسانی سے ان کی بھی نظروں میں آ جاتی۔ روزی راسکل بے چین ہو کر رہ گئی اور پھر اسے کچھ نہ سوجھا تو اس نے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی مشین نکال لی جس سے اس نے سرنگ کی دیوار گرائی تھی۔ اس نے مشین والا ہاتھ پشت کی طرف کیا اور ٹینکی سے ٹیک لگا کر بڑے مطمئن انداز میں کھڑی ہو گئی۔ اب اس کی ساری توجہ چھت کے سنٹر میں موجود زینوں کی طرف تھی۔ اسی لمحے زینے سے ایک سر ابھرا اور ایک مشین گن بردار نے اسے دیکھتے ہی مشین گن کا رخ اس کی جانب کر دیا۔

"خبردار۔ اگر کوئی حرکت کی تو گولی مار دوں گا"...... گن بردار نے چیختے ہوئے کہا لیکن روزی راسکل نے اپنی جگہ پر کوئی حرکت نہ کی۔ مشین گن بردار مشین گن کا رخ اس کی جانب کئے آہستہ آہستہ اوپر آ گیا۔ اس کے اوپر آنے کی دیر تھی پھر تو جیسے زینے نے مسلح افراد اگلنے شروع کر دیئے۔ آٹھ دس مشین گن بردار تیزی سے اوپر آ گئے تھے اور انہوں نے خاصے فاصلے پر رک کر روزی راسکل کو اپنے نشانے پر لے لیا۔

"اپنے ہاتھ سامنے کرو"...... اسی مشین گن بردار نے چیختے ہوئے کہا جو سب سے پہلے اوپر آیا تھا۔ روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے بجلی کی سی تیزی سے مشین والا ہاتھ آگے کیا اور مشین ان کی جانب پھینک دی۔ اس سے پہلے کہ مسلح

افراد کچھ سمجھتے مشین ان کے قریب گری اور ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ دھماکے سے چھت پر موجود افراد کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ مشین پھینکتے ہی روزی راسکل فوراً چھت پر لیٹ گئی تھی۔

مشین سے ہونے والا دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ نہ صرف مسلح افراد کے پرخچے اُڑ گئے تھے بلکہ جس جگہ مشین گری تھی وہاں چھت میں ایک بڑا ہول بن گیا تھا۔ مشین گن برداروں کے پرخچے اُڑتے دیکھ کر روزی راسکل بجلی کی سی تیزی سے سیدھی ہو کر اس طرف بڑھی جہاں ہلاک ہونے والے مسلح افراد کی مشین گنیں گری تھیں۔ اس نے دو مشین گنیں اٹھائیں اور پھر چھت پر تیزی سے کروٹیں بدلتی ہوئی زینے کی طرف آ گئی۔ نیچے سے بھی اسے کئی افراد کے چیخنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ روزی راسکل زینوں کے لئے بنے ہوئے ہول کے قریب آئی اور پھر اس نے لیٹے لیٹے ایک مشین گن کا رخ زینوں کی طرف کیا اور ساتھ ہی اس نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ مشین گن کی تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ نیچے سے تیز انسانی چیخیں ابھریں اور پھر ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

روزی راسکل نے سیڑھیوں پر ایک اور برسٹ مارا اور پھر وہ تیزی سے مڑی اور پیٹ کے بل رینگتی ہوئی چھت کے سامنے والے رخ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے سر اٹھا کر نیچے دیکھا تو وہاں کئی افراد چھت کی طرف مشین گنیں اٹھائے پوزیشنیں سنبھالے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے تھے۔ ان افراد کو دیکھ کر روزی راسکل کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی اس نے اپنا سر پیچھے کیا اور پھر دونوں ہاتھوں میں موجود مشین گنیں چھت کے کنارے سے لگا کر قدرے نیچے کرتے ہوئے اس نے دونوں گنوں کے ٹریگر دبا دیئے۔ مشین گنوں سے تڑتڑاہٹوں کی تیز آوازوں کے ساتھ نیچے بے شمار انسانی چیخیں سنائی دیں اور پھر مختلف اطراف سے چھت کی طرف فائرنگ کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چونکہ روزی راسکل چھت پر لیٹی ہوئی تھی اور اس نے چھت کے کنارے سے صرف مشین گنوں کی نالیوں کا رخ نیچے کی طرف کر رکھا تھا اس لئے نیچے سے ہونے والی فائرنگ کا بھلا اس پر کیا اثر ہو سکتا تھا۔ روزی راسکل مشین گنوں کی نالیاں دائیں بائیں کرتے ہوئے فائرنگ کر رہی تھی تا کہ اس طرف جو بھی افراد ہوں وہ اس کی گولیوں کا شکار ہو جائیں۔ ابھی روزی راسکل نیچے فائرنگ کر ہی رہی تھی کہ اسے عقب میں موجود زینوں کی طرف سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی دوڑتا ہوا اوپر آ رہا ہو۔ روزی راسکل تیزی سے پلٹی اور اس نے مشین گنوں کا رخ زینوں کی طرف کرتے ہوئے فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ نیچے سے بھاگ کر آنے والی آوازیں وہیں رک گئیں۔ روزی راسکل اس وقت تک زینوں کی طرف فائرنگ کرتی رہی جب تک اس کی مشین گنوں کے میگزین خالی نہ ہو گئے۔ جیسے ہی اس کی مشین گنوں کے میگزین خالی ہوئے روزی راسکل نے دونوں مشین گنیں ایک طرف

پھینکیں اور سائیڈ میں پڑی ہوئی دو اور مشین گنیں اٹھا لیں اور پھر مشین گنیں لے کر تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ مشین گنیں ہاتھ میں لئے وہ تیزی سے دوڑی اور اس نے دوڑتے دوڑتے پوری قوت سے چھت پر سے اس طرف چھلانگ لگا دی جس طرف وہ پہلے فائرنگ کر رہی تھی۔ چھت سے نیچے جاتے ہوئے اس نے اپنے جسم کو انتہائی برق رفتار سے پھرکی کی طرح گھماتے ہوئے اپنے چاروں طرف فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔ نیچے موجود افراد جو مختلف کونوں میں چھپے ہوئے تھے انہیں اس بات کی ایک فیصد بھی امید نہیں تھی کہ کوئی لڑکی اتنی بلندی سے فائرنگ کے دوران اس انداز میں چھلانگ لگا دے گی۔ اسے نیچے آتا دیکھ کر نیچے موجود افراد دنگ رہ گئے اور ان کی انگلیاں ایک لمحے کے لئے ٹریگروں سے ہٹ گئیں اور فائرنگ رک گئی لیکن گھوم کر نیچے جاتی ہوئی روزی راسکل کی گنیں مسلسل شعلے اگل رہی تھیں اور وہاں موجود کئی افراد گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ زمین کے قریب جاتے ہی روزی راسکل نے الٹی قلابازی کھائی اور پھر پیروں کے بل زمین پر آ گئی۔ اس سے پہلے کہ کوئی اس پر فائرنگ کرتا روزی راسکل ہاتھوں اور پیروں کے بل تیزی سے الٹی قلابازیاں کھاتی چلی گئی۔ سامنے مین گیٹ تھا۔ روزی راسکل کا جسم جیسے ہی الٹی قلابازی کھانے کے لئے ہوا میں اٹھتا اس کے ہاتھوں میں موجود مشین گنیں گرجنے لگتیں اور وہ ان اطراف میں فائرنگ کرنا شروع کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیتی جس سے طرف سے اس کی طرف فائرنگ کی جا رہی ہوتی تھی۔ گیٹ کے نزدیک آتے ہی روزی راسکل نے سائیڈ میں موجود دونوں گارڈز کو نشانہ بنایا اور تیزی سے سائیڈ میں بنے ہوئے ایک کیبن کے پیچھے چلی گئی۔

کیبن کے عقب سے نکل کر وہ باؤنڈری وال کی طرف بڑھی تو اچانک دائیں طرف سے ایک مشین گن بردار نکلا۔ روزی راسکل نے پلٹ کر اس پر فائرنگ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی مشین گن سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نکلیں۔ اس کی دونوں مشین گنوں کے میگزین خالی ہو گئے تھے۔ اس کی مشین گنوں سے فائرنگ نہ ہوتے دیکھ کر مشین گن بردار نے فوراً اپنی مشین گن کا رخ روزی راسکل کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ اسے ٹریگر دباتے دیکھ کر روزی راسکل بجلی کی سی تیزی سے اچھلی اور اس نے ہوا میں بلند ہوتے ہی قلابازی کھائی اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک مشین گن، مشین گن بردار کی طرف پھینک دی۔ مشین گن بجلی کی سی تیزی سے مشین گن بردار کی طرف بڑھی۔ مشین گن بردار نے اچھل کر خود کو مشین گن سے بچانے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے روزی راسکل کی پھینکی ہوئی دوسری مشین گن ٹھیک اس کے سر پر پڑی اور وہ چیختا ہوا اچھل کر پیچھے جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا روزی راسکل نے ہوا میں ایک اور قلابازی کھائی اور نیچے آتے ہی وہ تیزی سے اس آدمی پر جھپٹی اور اس نے انتہائی برق رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مشین

گن بردار سے اس کی مشین گن چھین لی۔ مشین گن ہاتھ میں آتے ہی روزی راسکل کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس نے مشین گن کا دستہ پوری قوت سے اس آدمی کے سر پر مار دیا۔ اس آدمی کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر گرا اور چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

اس آدمی کے ساکت ہوتے ہی روزی راسکل پلٹی اور ساتھ ہی اس نے دائیں طرف چھلانگ لگا دی۔ جیسے ہی اس نے چھلانگ لگائی اسی لمحے تڑتڑاہٹ کے ساتھ بے شمار گولیاں ٹھیک اس جگہ پڑیں جہاں ایک لمحہ قبل وہ موجود تھی۔ روزی راسکل نے پلٹتے ہی اپنے پیچھے آنے والے دو مسلح افراد کو دیکھ لیا تھا اور انہیں دیکھتے ہی اس نے فوراً دائیں طرف چھلانگ لگا دی تھی ورنہ ان کی مشین گنوں سے نکلنے والی گولیاں اس کے جسم میں شہد کی مکھیوں کا چھتہ بنا دیتیں۔ سائیڈ میں ہوتے ہی روزی راسکل نے اپنا جسم گھمایا اور ساتھ ہی اس نے ان دونوں افراد پر فائرنگ کر دی۔ دونوں افراد لٹو کی طرح گھومتے اور چیختے ہوئے گرے اور ساکت ہوتے چلے گئے۔ ان دونوں کو گولیاں مار کر روزی راسکل سیدھی ہوئی ہی تھی کہ اسی لمحے ایک دیوار کی سائیڈ سے تڑتڑاہٹ ہوئی اور روزی راسکل کو اپنے جسم میں لوہے کی گرم سلاخیں گرتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ وہ اچھل کر پہلو کے بل زمین پر گری اور بری طرح سے تڑپنے لگی۔ اسی لمحے اس دیوار کے پیچھے سے دو مشین گن بردار نکلے اور بجلی کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سی تیزی سے بھاگتے ہوئے اس کی طرف لپکے۔ روزی راسکل کو اپنی آنکھوں کے سامنے دھندسی آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ سر جھٹک جھٹک کر اپنی آنکھوں کے سامنے سے دھند ختم کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن لاحاصل۔ اس کے دماغ پر یکلخت موت کا مہیب سایہ پھیلتا چلا گیا اور اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ شاید ہمیشہ کے لئے۔

انٹر کام کی گھنٹی بجی تو سفید بالوں والا ایک شوگرانی جو ریڈ ڈریگن ایجنسی کا چیف تھا چونک پڑا۔ اس نے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل سے نگاہیں ہٹائیں اور پھر وہ انٹر کام کی طرف دیکھنے لگا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹر کام کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... ریڈ ڈریگن نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"میجر شانگ ہو آیا ہے چیف"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ بھیج دو اسے"...... ریڈ ڈریگن نے اسی انداز میں کہا اور پھر اس نے بٹن پریس کر کے انٹر کام آف کر دیا۔ چند لمحوں کے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور کسرتی جسم کا مالک نوجوان اندر آ گیا۔ یہ بھی شوگرانی تھا اور اس کا چہرہ لمبوترا تھا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں مگر ان میں ذہانت کی تیز چمک تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میجر شانگ ہو حاضر ہے ماسٹر"...... آنے والے نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ریڈ ڈریگن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ ریڈ ایجنسی کے بے شمار سیکشن تھے جن کے الگ الگ انچارج تھے اور ان سیکشنوں کے انچارج ریڈ ڈریگن کو ماسٹر کہتے تھے۔ آنے والے شخص کا تعلق بھی ریڈ ڈریگن کے سپیشل سیکشن سے تھا اس لئے اس نے بھی ریڈ ڈریگن کو ماسٹر کہہ کر مخاطب کیا تھا۔

"آؤ بیٹھو"...... ریڈ ڈریگن نے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ آگے بڑھ کر انتہائی مؤدب انداز میں ریڈ ڈریگن کے سامنے بیٹھ گیا۔ ریڈ ڈریگن چند لمحے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل دیکھتا رہا پھر اس نے فائل بند کی اور اسے اٹھا کر سائیڈ میں پڑی ایک فائل باسکٹ میں رکھ دیا۔

"میجر شانگ ہو"...... ریڈ ڈریگن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... میجر شانگ ہو نے مؤدبانہ اور مستعد لہجے میں جواب دیا۔

"تمہیں اس بات کا تو پتہ چل گیا ہو گا کہ ریڈ ڈریگن کی ڈریگن فورس کا انچارج فوشان ہلاک ہو چکا ہے"...... ریڈ ڈریگن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر۔ مجھے فوشان کی ہلاکت کا بے حد افسوس ہے۔ وہ میرا اچھا دوست بھی تھا"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"فوشان کی ناگہانی ہلاکت نے ریڈ ڈریگن ایجنسی میں ایک بڑا خلاء پیدا کر دیا ہے جسے پر کرنا مشکل ہے۔ وہ ڈریگن فورس کا ایک طاقتور اور انتہائی منجھا ہوا ایجنٹ تھا جس کا نام سنتے ہی شوگران کے کرمنلز گروپس میں ہلچل مچ جاتی تھی اور فوشان ایک بار جس کے خلاف کارروائی کرنے نکلتا تھا اس وقت تک واپس نہیں آتا تھا جب تک وہ اپنا ٹاسک پورا نہ کر لے۔ میں نے ریڈ ڈریگن ایجنسی کے تمام سیکشن چیک کئے ہیں اور میری نظر میں ان تمام سیکشنوں میں واحد تم ہی ایسے شخص ہو جسے ڈریگن فورس کی کمانڈ دی جا سکتی ہے کیونکہ تم میں بھی وہ تمام خصوصیات موجود ہیں جو فوشان میں تھیں"...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ فوشان میرا آئیڈیل تھا۔ اس سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"تو پھر ریڈ ڈریگن فورس کی کمانڈ آج سے تمہیں دی جاتی ہے"...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں ریڈ ڈریگن ایجنسی کے وقار پر کبھی کوئی حرف نہیں آنے دوں گا میں ریڈ ڈریگن ایجنسی کے مفادات کے لئے اپنی جان کی بازی تک لگا دوں گا اور میں آپ سے یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ میں فوشان کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک دن شوگران سے کرائم ورلڈ کا نام و نشان تک مٹا دوں گا"...... میجر شانگ ہو نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"گڈ شو۔ ایسا ہی ہونا چاہئے"...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہو گا ماسٹر"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ فوشان کی ہلاکت کیسے اور کن حالات میں ہوئی تھی"...... ریڈ ڈریگن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یس ماسٹر۔ میں نے اپنے طور پر تحقیقات کی تھیں۔ میری معلومات کے مطابق فوشان آپ کے حکم پر کسی لی چان نامی لڑکی کو ایئر پورٹ پر ریسیو کرنے گیا تھا۔ وہ چونکہ ڈائریکٹ لی چان کے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا اس لئے وہ ایئر پورٹ کے اندر نہیں گیا تھا اور باہر رک کر لی چان کے ایئر پورٹ سے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ لی چان نے اسے دیکھا تو وہ ایئر پورٹ سے باہر آ گئی۔ اس کے ہاتھوں میں سفید رنگ کا ایک ہینڈ بیگ تھا۔ وہ ایئر پورٹ سے نکل کر فوشان کی طرف بڑھ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے کار میں بیٹھی ہوئی ایک لڑکی نے لی چان پر سائیلنسر لگے ریوالور سے گولی چلا دی۔ لی چان موقع پر ہی ہلاک ہو گئی تھی۔ اسے گولی لگتے دیکھ کر ایئر پورٹ پر موجود بہت سے افراد اس کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایک شخص کے پاس ویسا ہی ہینڈ بیگ تھا جیسا لی چان کے پاس تھا۔ بھیڑ کا فائدہ اٹھا کر اس آدمی نے لی چان کا ہینڈ بیگ بدل دیا اور فوراً وہاں سے نکل گیا۔ جب فوشان وہاں پہنچا تو اس نے لی چان کا ہینڈ بیگ اٹھا لیا۔ وہ اس بات سے بے

خبر تھا کہ اس نے جو ہینڈ بیگ اٹھایا ہے وہ لی چان کا نہیں ہے۔ ہینڈ بیگ لے کر وہ جیسے ہی اپنی کار میں گیا اسی لمحے دھماکہ ہوا اور بدلے ہوئے ہینڈ بیگ میں رکھا ہوا بم بلاسٹ ہو گیا جس کے نتیجے میں فوشان اور اس کا ڈرائیور موقع پر ہی ہلاک ہو گئے تھے"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"گڈ شو۔ تمہیں اس بات کا پتہ کیسے چلا کہ لی چان پر کسی لڑکی نے گولی چلائی ہے اور لی چان کا ہینڈ بیگ بدلا گیا ہے"...... ریڈ ڈریگن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے ایئر پورٹ کے احاطے کی سی سی کیمروں کی فوٹیج حاصل کی تھیں ماسٹر۔ چونکہ ایئر پورٹ کے باہر پارکنگ میں بھی سی سی کیمرے لگے ہوئے ہیں اس لئے میں نے ان کی بھی فوٹیج حاصل کر لی تھی۔ ان سب فوٹیج کو دیکھنے کے بعد مجھے اس لڑکی کا پتہ چلا تھا جس نے لی چان پر گولی چلائی تھی اور اس شخص کو بھی میں نے پہچان لیا تھا جس نے لی چان کا ہینڈ بیگ تبدیل کیا تھا اور کار میں بیٹھی اس لڑکی کو دے دیا تھا جس نے لی چان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"تو اس لڑکی اور اس آدمی کے خلاف کیا کارروائی کی تم نے"...... ریڈ ڈریگن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس آدمی کو تو ہم نے ایئر پورٹ پر ہی گرفتار کر لیا تھا لیکن لڑکی چونکہ وہاں سے نکل چکی تھی اس لئے میرے آدمی اسے شہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں تلاش کر رہے ہیں۔ اس نے ایک ڈیلر سے کار رینٹ پر حاصل کی تھی۔ کار کے لئے اس نے کسی خفیہ اکاؤنٹ کا گارنٹیڈ چیک دیا تھا اور اس نے ڈیلر کو جو کاغذات دیئے تھے ہم نے ان کی بھی کاپیاں حاصل کر لی ہیں اور ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ان کاغذات سے پتہ چلایا جا سکے کہ وہ لڑکی کون تھی اور اس نے لی چان پر گولی کیوں چلائی تھی۔ وہ لڑکی کار میں شن شان ہوٹل گئی تھی۔ ہوٹل سے جب ہم نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ اس کا کمرہ اسی ہوٹل میں بک تھا۔ وہاں سے بھی ہم نے کاغذات حاصل کئے تھے۔ ان کاغذات کی رو سے اس لڑکی کا نام اننت رائے ہے اور اس کا تعلق کافرستان سے ہے۔ اسے ہوٹل میں آتے اور اپنے کمرے میں جاتے دیکھا گیا تھا۔ ہم نے اس کمرے کا جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ لڑکی تو وہاں نہیں ہے البتہ اس کے کمرے میں ایک اور شخص کی لاش پائی گئی تھی جس کا نام زوانگ تھا اور وہ شوگرانی ہی تھا جو ایک کرائم گروپ کا لیڈر تھا۔ زوانگ کا لڑکی کے کمرے میں ہونے کا مطلب تھا کہ وہ اور لڑکی ایک دوسرے کے لئے کام کر رہے تھے لیکن کمرے میں اس کی لاش موجود تھی جبکہ لڑکی اور سفید رنگ کا وہ ہینڈ بیگ ہمیں کہیں نہیں ملا جو اس نے لی چان کو ہلاک کر کے حاصل کیا تھا۔ اس سلسلے میں میرے آدمی مزید تحقیقات کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ جلد ہی اس لڑکی کا ہمیں کوئی نہ کوئی سراغ مل جائے گا اور پھر وہ ہماری

گرفت میں ہوگی''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''لڑکی کو دیکھتے ہی اسے گولی مار کر ہلاک کر دینا اور اس کے پاس لی چان کا جو ہینڈ بیگ ہے وہ یہاں لے آنا۔ اس بات کو اپنے دماغ میں بٹھا لو''...... ریڈ ڈریگن نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس ماسٹر۔ جیسا آپ کا حکم''...... میجر شانگ ہو نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''لڑکی سے زیادہ لی چان کا ہینڈ بیگ اہمیت کا حامل ہے۔ اس ہینڈ بیگ کو تلاش کرنے کے لئے تم اپنی پوری طاقت استعمال کرو اور جیسے بھی ہو اس ہینڈ بیگ کو تلاش کر کے میرے پاس لاؤ''۔ ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ لیکن کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ اس ہینڈ بیگ میں کیا تھا جس کے لئے اس قدر قتل و غارت ہو رہی ہے''...... میجر شانگ ہو نے قدرے جھجکتے ہوئے انداز میں ریڈ ڈریگن سے پوچھا۔

''نہیں۔ فی الحال اس کے بارے میں تمہیں میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ بس تم اتنا یاد رکھو کہ اس ہینڈ بیگ کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔ لی چان کے پاس ایک ایسا راز تھا جو اگر کسی اور کے ہاتھ لگ گیا تو ریڈ ڈریگن ایجنسی کا نام پوری دنیا میں بدنام ہو جائے گا اور اگر اعلیٰ حکام کو علم ہوا کہ وہ راز ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ پرائم منسٹر ریڈ ڈریگن ایجنسی کو ہی تحلیل کر دیں اور ہمارا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کورٹ مارشل کر دیں اس لئے میں تم پر پھر زور دے رہا ہوں کہ لی چان کے ہینڈ بیگ کو ہر حال میں ملنا چاہئے''...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں اس ہینڈ بیگ کے لئے سرچ آپریشن شروع کر دیتا ہوں۔ لی چان کو گولی مارنے والی لڑکی کا پتہ چل جائے تو پھر ہم اس سے ہر حال میں وائٹ ہینڈ بیگ حاصل کر لیں گے''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''اس بات کو دھیان میں رکھنا کہ اس لڑکی کو کسی بھی صورت ہینڈ بیگ لے کر شوگران سے نہیں نکلنا چاہئے۔ اس لڑکی کا تعلق کافرستان سے ہو یا کسی بھی ملک سے اسے ہر حال میں تمہیں شوگران سے فرار ہونے سے روکنا ہے''...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں ماسٹر۔ میں نے اس لڑکی کی تصاویر حاصل کر لی ہیں اور ان تصاویر کی چیکنگ کے لئے میں نے گرافک ایکسپرٹس کی بھی خدمات حاصل کی ہیں تا کہ وہ پتہ لگا سکیں کہ لڑکی کسی میک اپ میں تو نہیں تھی۔ اگر وہ لڑکی کسی میک اپ میں ہوئی تو گرافک ایکسپرٹس جلد ہی اس کی اصل تصویر بنا کر مجھے دے دیں گے۔ اس کے علاوہ گرافک ایکسپرٹس کو میں نے یہ بھی ہدایات دے دی ہیں کہ وہ اس لڑکی کے خد و خال کو ملحوظ خاطر رکھ کر ایسی تمام تصاویر بنا دیں جس کا لڑکی آسانی سے میک اپ کر سکتی ہو۔ اس طرح وہ لڑکی جو بھی میک اپ کرے گی اس کی تصویر دیکھ کر ہمیں اس کے

بارے میں پتہ چل جائے گا۔ میں ان تصاویر کو دارالحکومت کے ہر داخلی اور خارجی راستوں کے سرچنگ سنٹرز کے کمپیوٹرز میں فیڈ کرا دوں گا تا کہ شہر میں لگے ہوئے کیمرے جیسے ہی اس لڑکی کو چیک کریں تو ہمیں پتہ چل جائے کہ وہ کہاں اور کس میک اپ میں ہے''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''گڈ شو۔ ایسی صورت میں تو لڑکی زیادہ دیر تک چھپی نہیں رہ سکے گی جیسے ہی وہ شہر میں آئے گی سرچنگ سنٹرز سے اسے آسانی سے ٹریس کر لیا جائے گا''...... ریڈ ڈریگن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس ماسٹر۔ میں اسے لی چان اور فوشان کے قاتل کی حیثیت سے تلاش کر رہا ہوں اور میری خواہش ہے کہ میں جلد سے جلد سے ٹریس کر کے اس سے انتقام لے سکوں تا کہ لی چان اور فوشان کی روحوں کو سکون مل سکے''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس لڑکی کے بارے میں جیسے ہی کچھ پتہ چلے مجھے فوری رپورٹ کرنا اور تم آج ہی سے ڈریگن فورس کی کمان سنبھال لو''...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ تھینک یو ماسٹر''...... میجر شانگ ہو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ریڈ ڈریگن کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

درمیانے سائز کا انتہائی جدید طیارہ انتہائی برق رفتاری سے شوگران کے علاقے واشاؤ کے اوپر انتہائی بلندی پر پرواز کر رہا تھا۔ طیارے کی پائلٹ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا جبکہ نیوی گیٹر کے فرائض صفدر انجام دے رہا تھا۔

باقی سیٹوں پر جولیا، تنویر، کیپٹن شکیل، صفدر، جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ اس طیارے پر بین الاقوامی جیوگرافیکل سروے کے شعبے کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا اور طیارے میں ایسے آلات لگے ہوئے تھے کہ اگر طیارے کو کسی بھی ملک کا راڈار سیکشن چیک کرتا تو وہ آلات ان راڈارز کو ایسے کاشن دیتا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ ٹیم واقعی بین الاقوامی جیوگرافیکل سروے کر رہی ہے۔

ایکسٹو نے ممبران کو بلا کر شوگران مشن کے بارے میں بریف کر دیا تھا اور ان کے پاس چونکہ شوگران داخل ہونے کے سرکاری ذرائع نہیں تھے اس لئے ایکسٹو کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے وہ

شوگران میں کافرستانی ایجنٹوں کی حیثیت سے جا رہے تھے۔ عمران نے ٹیم کو ماسٹر پاور کا نام دیا تھا۔ ان سب نے چونکہ شوگرانی کرمنل سینڈیکیٹ کے خلاف کام کرنا تھا اور ان کے راستے میں شوگرانی ایجنسیاں بھی آ سکتی تھیں اس لئے انہیں ہر حال میں اس بات کا دھیان رکھنا تھا کہ ان کی شناخت کسی بھی طور پر پاکیشیائیوں کی حیثیت سے نہ ہو اور وہ چونکہ کافرستانی ایجنٹوں کی حیثیت سے ڈائریکٹ شوگران نہیں جا سکتے تھے اس لئے انہوں نے تابات کے راستے شوگران جانے کا پروگرام بنایا تھا اور چیف نے حسب معمول عمران کو ہی ان کا لیڈر بنایا تھا۔

عمران انہیں لے کر ساؤتھ ناریا پہنچا تھا اور پھر وہاں سے پرائیویٹ طیارہ حاصل کر کے وہ شوگران روانہ ہو گیا۔ انہیں طیارے میں سفر کرتے ہوئے آٹھ گھنٹوں سے زائد وقت ہو چکا تھا اور ابھی ان کا دو گھنٹوں کا مزید سفر باقی تھا۔

صفدر کے سامنے سکرین پر تابات اور شوگرانی علاقے کا نقشہ پھیلا ہوا تھا اور وہ اس نقشے کو انتہائی غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں پھیلی ہوئی تھیں۔

”خیر تو ہے۔ تم کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہو“...... عمران نے صفدر کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ہم پچھلے آٹھ گھنٹوں سے نارتھ پول کی طرف پرواز کر رہے ہیں اور میں نے اس سارے راستے کے نقشے کو غور سے دیکھا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ جن روٹس سے جہاز اُڑائے لئے جا رہے ہیں ان راستوں میں کسی ایک جگہ بھی کوئی ایئر پورٹ نہیں آیا تھا اور نقشے کے مطابق نہ ہی اگلے چار سو کلو میٹر کے دائرے میں کوئی ایئر پورٹ موجود ہے''...... صفدر نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے۔

''تو کیا ہوا''...... اس کی بات سن کر عمران نے مسکرا کر کہا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا آپ کا کہیں طیارہ لینڈ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے''...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں نے کب کہا کہ میں طیارہ لینڈ نہیں کروں گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کہاں۔ طیارے میں اتنا فیول نہیں ہے کہ ہم چار سو کلو میٹر سے زیادہ کا سفر کر سکیں۔ ہمیں ہر حال میں چار سو کلو میٹر سے پہلے ہی طیارہ کہیں نہ کہیں لینڈ کرنا پڑے گا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں تو کر لیں گے۔ اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہی تو میں پوچھ رہا ہوں کہ ہم طیارہ کہاں لینڈ کریں گے جبکہ یہاں دور دور تک کوئی ایئر پورٹ نہیں ہے''...... صفدر نے سنجیدگی سے کہا۔

''لینڈنگ کے لئے ہمیں کسی ایئر پورٹ کی کیا ضرورت ہے۔ جہاں دل چاہا ہم لینڈ کر جائیں گے۔ اگر ہمیں کوئی لینڈنگ پورٹ

نہ ملا تو ہم طیارہ تابات کے جنگلوں میں لے جائیں گے اور جہاں دل کرے گا وہاں لینڈ کر جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''جنگلوں میں اترنے کے لئے تو ہمیں کریش لینڈنگ کرنی ہو گی''...... صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''لینڈنگ تو لینڈنگ ہوتی ہے پیارے اب وہ نارمل لینڈنگ ہو یا کریش لینڈنگ۔ مطلب تو ہمارا زمین پر جانے کا ہے تو ہم وہاں پہنچ ہی جائیں گے''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''ہم تابات کے جنگلوں سے چالیس کلو میٹر دور ہیں''...... کچھ دیر بعد صفدر نے نقشہ دیکھ کر کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''اوہ تو پھر ہمیں فوراً پیرا شوٹس باندھ لینے چاہئیں۔ ظاہر ہے ان جنگلوں میں تو جہاز اترے گا نہیں۔ نیچے جانے کے لئے ہمیں پیرا ٹروپنگ ہی کرنی پڑے گی''...... جولیا نے کہا۔

''طیارے میں پیرا شوٹس نام کی کوئی چیز نہیں ہے مائی ڈیئر جولیانا فٹز واٹر''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر وہ سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

''پیرا شوٹس نہیں ہیں۔ کیا مطلب۔ اگر جہاز میں پیرا شوٹس نہیں ہیں تو پھر ہم لینڈ کیسے کریں گے''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم طیارے سمیت ہی لینڈ کریں گے''...... عمران نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"طیارے سمیت۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی طیارے کو کریش لینڈ کرنا چاہتے ہو"...... جولیا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ بس دعا کرو کہ ہم سب بچ جائیں۔ ورنہ میرے ساتھ ساتھ تم سب کو بھی کنوارا ہی مرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"اس سے تو بہتر تھا کہ ہم طیارے کی بجائے کوئی ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر لے لیتے جس سے ہم جنگلوں میں آسانی سے اتر تو سکتے تھے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہم طویل فاصلہ طے کر کے آئے ہیں۔ اتنا فاصلہ کسی ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر سے طے نہیں کیا جا سکتا مسٹر صفدر سعید صاحب"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا جنگلوں میں طیارہ اتارنے کی واقعی کوئی جگہ نہیں ہے"۔ جولیا نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہے۔ بہت جگہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون سی جگہ ہے اور کہاں ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"درخت اور پہاڑی چٹانیں۔ اگر تم کہو تو میں جہاز کسی درخت کی چوٹی یا پھر کسی چٹان پر اتار سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ تم سے تو واقعی بات کرنا ہی فضول ہے"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"ان جنگلوں میں قبائل بھی موجود ہیں شاید"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"شاید نہیں۔ یہاں واقعی بہت سے قبائل موجود ہیں۔ ان میں سب سے بڑا قبیلہ ہوشوؤں کا ہے جسے ہوشو قبیلہ کہا جاتا ہے اور سنا ہے اس قبیلے کے لوگ بے حد سخت گیر اور ظالم ہیں جو کسی بھی اجنبی انسانوں کو اپنے قبیلوں میں نہیں آنے دیتے اور اگر کوئی غلطی سے ان کے قبیلے میں داخل ہو جائے تو وہ اسے فوراً پکڑ لیتے ہیں اور پھر اپنے رسم و رواج کے مطابق انہیں موت کی سزا دیتے ہیں جو بے حد بھیانک اور اذیت ناک ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں اس قبیلے سے بچ کر رہنا ہوگا"...... جولیا نے کہا۔

"اس بات کا مجھے کوئی اندازہ نہیں ہے کہ ہوشو قبیلہ جنگل کے س حصے میں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ میں جہاں طیارہ لینڈ کروں وہ علاقہ ہوشو قبیلے کا ہی ہو۔ اگر ایسا ہوا تو سمجھ لو کہ ہمارا آخری وقت قریب ہے"...... عمران نے کہا۔

"کریش لینڈنگ بھی تو صریحاً خودکشی ہے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں۔ دونوں بلکہ تینوں ہی صورتوں میں ہماری موت طے ہے"...... عمران نے کہا۔

"تینوں صورتوں سے تمہاری کیا مراد ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کریش لینڈنگ سے ہم زندہ بچ گئے تو جنگل میں ہوشو قبیلہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہماری موت کا باعث بن سکتا ہے اور اگر ہم کسی طرح ان سے بچ گئے تو پھر ہمیں اس جنگل کے درندوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ ان جنگلوں میں دو قسم کے درندے ہیں جو خونخوار اور آدم خور ہیں۔ سیاہ ریچھ اور سرخ بھیڑیے۔ زیادہ خطرہ سرخ بھیڑیوں سے ہے جو اگر کسی انسان کو اپنے گھیرے میں لے لیں تو پھر وہ اس وقت تک انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتے جب تک وہ اسے ہلاک نہ کر دیں"...... عمران نے کہا۔

"تو تم ہم سب کو یہاں بے موت مارنے کے لئے لائے ہو"...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

"تو کیا ہوا۔ اس طرح مرنے والوں کو شہید کہا جاتا ہے اور......" عمران نے کہا۔

"خودکشی کو شہادت نہیں کہا جاتا"...... جولیا نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہیں مس جولیا۔ آپ کو پتہ تو ہے کہ عمران صاحب ایسی ہی باتیں کرنے کے عادی ہیں۔ یہ اگر اس طرف آئے ہیں تو سوچ سمجھ کر ہی آئے ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے تو اس کی حماقتوں پر غصہ آ رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اپنی اپنی بیلٹیں باندھ لو۔ اب کریش لینڈنگ کا وقت آ گیا ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ سب فوراً سیدھے اور

چوکنا ہو کر بیٹھ گئے اور انہوں نے تیزی سے اپنی سیٹ بیلٹیں باندھنی شروع کر دیں۔ عمران نے اچانک طیارے کو نیچے کی طرف جھکا دیا۔ طیارہ نوک کے بل نیچے جانا شروع ہو گیا۔ عمران کے ارادے خطرناک معلوم ہو رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ طیارہ نوک کے بل نیچے لے جائے گا اور جنگل کے درختوں یا پھر پہاڑی چٹانوں سے ٹکرا دے گا۔ طیارے کو نوک کے بل تیزی سے نیچے جاتے دیکھ کر ان سب کے سانس رک گئے تھے اور ان کے چہروں پر سختی آ گئی تھی۔

عمران کی نظریں ونڈ سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور طیارہ تیزی سے جنگل کی طرف بڑھتا جا رہا تھا۔ اس نے طیارے کی رفتار کم کرنے کی بجائے اور بڑھا دی تھی۔ طیارے کی رفتار بڑھتے ہی تیز گونج سی پیدا ہونا شروع ہو گئی تھی جس سے ان سب کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے اور طیارہ چونکہ نوک کے بل نیچے جا رہا تھا اس لئے ان سب کو اپنے دل اچھل کر حلق میں پھنستے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

عمران طیارے کو گھنے درختوں کی طرف لے جا رہا تھا۔ تیز رفتار جہاز جیسے جیسے درختوں کے نزدیک جا رہا تھا ان سب کو اپنے سانس سینے میں اٹکتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے اور پھر جیسے ہی درختوں کی چوٹیاں قریب آئیں اور سب پتھر کے مجسموں کی طرح ساکت ہو گئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

درختوں کی چوٹیاں قریب آتے ہی عمران نے پوری قوت
لیور کھینچ کر طیارے کا اگلا سرا اوپر کی طرف اٹھا لیا۔ طیار
نوک نیچے جاتے جاتے اوپر کی طرف ہوئی اور طیارے کا پچھلا
بیٹھتا چلا گیا۔ اسی لمحے طیارے میں زور دار گونج پیدا
طیارے کا نچلا حصہ نیچے موجود درختوں سے رگڑ کھا رہا تھا۔ د
کی چوٹیوں سے رگڑ کھاتا ہوا طیارہ اس بری طرح سے ہل
جیسے طیارے میں زبردست زلزلہ آ رہا ہو اور اس زلزلے کے
میں طیارہ زور دار دھماکے سے پھٹ جائے گا۔

عمران نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے اور وہ لیور کو مخصوص اندا
حرکت دیتا ہوا طیارے کو درختوں کی چوٹیوں سے ٹکراتا ہوا نیچے
جا رہا تھا۔ ایک کھلا میدان دیکھ کر عمران نے فوراً لیور ڈاؤن کر
لیور ڈاؤن ہوتے ہی طیارے کا اگلا حصہ جھکا اور پھر اچانک
ہر طرف سے زور دار اور انتہائی خوفناک دھماکے ہونا شرو
گئے۔ طیارے کے نچلے حصے کے ساتھ اس کے ونگز بھی ار
موجود درختوں سے ٹکرانا شروع ہو گئے تھے۔ پھر طیارہ کا نچلا
پوری قوت سے زمین سے ٹکرایا۔ یہ ٹکر اس قدر تیز اور خوفناک
کہ یکبارگی وہ سیٹوں پر بری طرح سے اچھل پڑے اور انہیں
محسوس ہوا جیسے طیارہ پھٹ گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی ان
کے بھی ٹکڑے اُڑ گئے ہوں لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ زمین
ٹکراتے ہی طیارہ اچھلا اور پھر زمین سے ٹکرایا اور پھر وہ اسی

اچھلتا اور بار بار زمین سے ٹکراتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔
سائیڈ پر موجود درختوں سے ٹکرا کر طیارے کے دونوں ونگز اور انجن
ٹوٹ چکے تھے اور اب طیارہ سامنے آنے والے درختوں سے ٹکراتا
اور ان کے درمیان راستہ بناتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا جا رہا تھا۔
جنگل کی زمین ٹھوس نہیں تھی۔ طیارہ زمین سے رگڑ کھاتا ہوا بھربھری
مٹی میں دھنستا جا رہا تھا۔ عمران کی نظریں بدستور ونڈ سکرین پر جمی
ہوئی تھیں۔ یہ اس کی خوش قسمتی ہی تھی کہ ابھی تک درخت کا کوئی
حصہ ونڈ سکرین سے نہیں ٹکرایا تھا۔ عمران کی نظریں سامنے موجود
ایک برگد کے بڑے درخت پر پڑیں۔ برگد کے درخت کا تنا اور
اس کی جڑیں اور شاخیں بے حد پھیلی ہوئی تھیں۔ زمین سے رگڑ
کھاتا ہوا طیارہ اب اسی درخت کی جانب بڑھا جا رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلیک اسکارپین کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ اپنے دفتر میں انتہائی غصے کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ ٹہلتے ٹہلتے اس کی نظریں بار بار میز پر رکھے فون سیٹوں کی طرف جا رہی تھیں ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کی فون کال کا شدت سے منتظر ہو اور فون نہ آنے کی وجہ سے اس کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔

”شائی لاگ۔ میں تمہارے فون کا منتظر ہوں نانسنس۔ کہاں ہو تم اور فون کیوں نہیں کر رہے“...... بلیک اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا۔ ابھی اس کی بات ختم ہوئی ہی تھی کہ میز پر پڑے ہوئے نیلے رنگ کی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک اسکارپین کے چہرے پر موجود تناؤ قدرے کم ہو گیا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے فوراً رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

”بلیک اسکارپین“...... بلیک اسکارپین نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”شائی لاگ بول رہا ہوں چیف“...... دوسری طرف سے شائی لاگ کی آواز سنائی دی۔

”اتنی دیر کیوں کی ہے فون کرنے میں۔ میں کب سے تمہاری کال کا انتظار کر رہا تھا نانسنس“...... بلیک اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا۔

”سوری چیف۔ میں اس لڑکی کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا“...... دوسری طرف سے شائی لاگ نے کہا۔

”تو کیا ہوا۔ کیا وہ زندہ بچ گئی ہے“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”یس چیف۔ اب اس کی حالت قدرے بہتر ہے۔ لیکن ابھی وہ بے ہوش ہے اس لئے ابھی اس سے پوچھ گچھ نہیں کی جا سکتی۔ اسے تین گولیاں لگی تھیں ایک کاندھے پر ایک اس کے بائیں پہلو میں اور ایک گولی اس کی گردن کو چھوتی ہوئی گزر گئی تھی۔ اس کا بہت خون ضائع ہو گیا تھا اور اس کی حالت بہت خراب تھی۔ ڈاکٹروں نے اس کا آپریشن کر کے اس کے جسم سے دونوں گولیاں نکال لی ہیں اور اسے خون کی بوتلیں بھی لگائی گئی ہیں لیکن اس کے باوجود ابھی اس کی حالت خطرے سے باہر نہیں ہے۔ ڈاکٹروں نے اسے وینٹی لیٹر پر رکھا ہوا ہے اور اس کی زندگی کے لئے اگلے چوبیس گھنٹے اہم قرار دے رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اگر اسے چوبیس گھنٹوں تک ہوش آ گیا تو اس کی زندگی بچ جائے گی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ورنہ اس کا زندہ بچنا ناممکن ہے“...... شائی لاگ نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ اگر وہ مرگئی تو پھر ہمیں ریڈ نوٹ کا کیسے پتہ چلے گا نانسنس“...... بلیک اسکارپین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں نے اس کی باڈی کی اسکیننگ کی ہے چیف لیکن اس کے پاس کسی شکل میں ریڈ نوٹ نہیں ہے“...... شائی لاگ نے کہا۔

”اگر ریڈ نوٹ اس کے پاس نہیں ہے تو پھر کہاں ہے“۔ بلیک اسکارپین نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”میں نہیں جانتا چیف۔ جس ہوٹل میں یہ ٹھہری ہوئی تھی میں نے وہاں جا کر بھی سرچنگ کی ہے لیکن وہاں بھی مجھے کچھ نہیں ملا ہے۔ ویسے بھی جب یہ ہوٹل جا کر اپنے کمرے میں پہنچی تھی تو اس کے کمرے میں پہلے سے ہی کرائم گروپ کا لیڈر زوانگ موجود تھا۔ اس کی موجودگی میں اس لڑکی کے لئے ریڈ نوٹ کمرے میں چھپانا ناممکن تھا“۔ شائی لاگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کی کار کی تلاشی لینی تھی۔ ہوسکتا ہے کہ اس نے ریڈ نوٹ کار میں کہیں چھپا دیا ہو اور اس کی جگہ ڈبیہ میں بلینک ریڈ پیپر رکھ دیا ہو“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”یس چیف۔ میں نے اس کی کار کو بھی چیک کیا ہے لیکن اس میں بھی ریڈ نوٹ نہیں ہے“...... شائی لاگ نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ اگر اس کی کار میں، کمرے میں اور اس کے پاس ریڈ نوٹ نہیں ہے تو پھر اصلی ریڈ نوٹ گیا کہاں“...... بلیک اسکارپین

نے غراتے ہوئے کہا۔

”اس کا پتہ تو لڑکی کے ہوش میں آنے کے بعد چلے گا چیف۔ جب تک اسے ہوش نہیں آ جاتا اس وقت تک یہ بتانا مشکل ہے کہ اس نے ریڈ نوٹ کہاں چھپایا ہے“...... شائی لاگ نے بے بسی سے کہا۔

”اس لڑکی کو اگر ہوش نہیں آیا ہے تو اس کا مائنڈ اسکین کرو۔ بے ہوشی کی حالت میں اس کے لاشعور سے آسانی سے اس بات کا پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ اس نے ریڈ نوٹ کہاں چھپایا ہے“۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

”میں نے بھی یہی سوچا تھا چیف کہ اس لڑکی کا مائنڈ اسکین کیا جائے لیکن ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ جب تک اسے ہوش نہیں آ جاتا اس وقت تک اگر ہم نے اس کے مائنڈ کی اسکیننگ کی تو وہ فوراً ہلاک ہو جائے گی اس لئے میں نے ابھی تک اس کا مائنڈ اسکین نہیں کیا تھا۔ ایک بار اسے ہوش آ جائے تو میں اس کا فوری طور پر مائنڈ اسکین کرا لوں گا اور ہمیں فوراً پتہ چل جائے گا کہ اس نے ریڈ نوٹ کہاں چھپایا تھا“...... شائی لاگ نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو اب مجھے اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنا پڑے گا نانسنس“...... بلیک اسکارپین نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور غصے سے رسیور پٹخ دیا۔

”اب اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنا پڑے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نانسنس''...... بلیک اسکارپین نے غرا کر کہا۔ ابھی چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک اسکارپین نے چونک کر دیکھا تو اسے میز پر پڑے سفید رنگ کے فون سیٹ کا بلب جلتا بجھتا دکھائی دیا۔

''بلیک اسکارپین''...... اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

''تومو ہاما بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی تو بلیک اسکارپین بے اختیار چونک پڑا۔ تومو ہاما کا تعلق بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کے سپیشل سیکشن سے تھا جو منشیات اور اسلحے کی اسمگلنگ کرتا تھا۔ سرکاری ایجنسیوں سے بچنے کے لئے بلیک اسکارپین نے بلیک شارلنگ نامی جنگل میں ایسا سیٹ اپ بنایا ہوا تھا جہاں انہیں منشیات اور اسلحہ ذخیرہ کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا۔ اس جنگل میں ہوشوؤں کا ایک بڑا قبیلہ آباد تھا جو ہوشو قبیلہ کہلاتا تھا۔ قبیلے کا ایک سردار تھا اور سردار سمیت قبیلے کے تمام افراد کا ایک بڑا سردار تھا جو وہاں کا لاما کہلاتا تھا اور سردار سمیت قبیلے کے تمام افراد لاما کو اوتار کا درجہ دیتے تھے اور اس کے کسی بھی حکم سے منحرف نہیں ہوتے تھے اور یہ لاما بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کا خاص ایجنٹ تومو ہاما تھا جس نے ہوشو قبیلے اور جنگل میں موجود دوسرے تمام قبیلوں پر قبضہ کر رکھا تھا اور تمام قبیلے لاما کے حکم پر اپنی جان تک نچھاور کر دیتے تھے۔ تابات کے جنگلوں

میں لاماؤں کو بے حد فوقیت دی جاتی تھی۔ لاماؤں کی حیثیت وہاں دیوتاؤں کے اوتاروں سے کم نہیں تھی۔ نہ صرف جنگل کے قبائل بلکہ تابات کے تمام شہری اور دیہی علاقوں کے رہنے والے لوگ بھی ان کی قدر کرتے تھے اور اس کے ہر حکم کو مقدم سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ شوگران کی سرکاری ایجنسیاں لاماؤں اور ان کے قبیلوں کے خلاف کسی بھی قسم کا آپریشن کرنے سے کتراتی تھیں۔ ان کے پاس لاماؤں اور ان کے حواریوں کے خلاف ٹھوس ثبوت بھی ہوتے تب بھی وہ ان کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی سے گریز کرتے تھے کیونکہ لاماؤں کے خلاف ہونے والے کسی بھی ناپسندیدہ عمل پر ان کے قبیلے اٹھ کھڑے ہوتے تھے جس سے ملک کا سکون درہم برہم ہو جاتا تھا اور پورے ملک میں لاماؤں کو ماننے والوں کی تحریکیں شروع ہو جاتی تھیں۔

تومو ہاما کا تعلق چونکہ بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ سے تھا اس لئے وہ بھی بلیک اسکارپین کو اپنا چیف مانتا تھا اور اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتا تھا۔

''یس تومو ہاما۔ بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... بلیک اسکارپین نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کو ایک اطلاع دینی ہے چیف''......تومو ہاما نے کہا۔

''کیسی اطلاع''...... بلیک اسکارپین نے چونک کر پوچھا۔

''جنگل میں ایک چھوٹا طیارہ گرا ہے چیف''......تومو ہاما نے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو بلیک اسکارپین چونک پڑا۔

''طیارہ۔ کیا مطلب۔ بلیک شارلنگ جنگل کی طرف طیارہ کیسے پہنچ گیا''...... بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا چیف۔ طیارہ کافی دیر سے جنگل پر پرواز کر رہا تھا پھر اچانک اس کا رخ نیچے کی طرف ہوا اور وہ نوک کے بل نیچے آنے لگا۔ طیارہ شاید پائلٹ کے ہاتھوں سے آؤٹ آف کنٹرول ہو گیا تھا۔ پائلٹ اسے سنبھالنے کی بے حد کوشش کر رہا تھا لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا اور طیارہ جنگل کے سنٹر میں درختوں سے ٹکراتا ہوا زمین پر گر کر تباہ ہو گیا''۔ تو موہاما نے کہا۔

''کس ملک کا طیارہ تھا اور کہاں سے آیا تھا''...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

''طیارہ ساؤتھ ناریا سے آتا ہوا دکھائی دیا تھا چیف۔ اس طیارے پر جیوگرافیکل سروے کرنے والے شعبے کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا''...... تو موہاما نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر وہ جیوگرافیکل سروے کرنے والا طیارہ تھا تو پھر تم نے مجھے کال کیوں کی ہے۔ ہو سکتا ہے جیوگرافیکل سروے کرنے والی ٹیم اس طرف آ نکلی ہو اور پائلٹ سے طیارہ آؤٹ آف کنٹرول ہو گیا ہو اور جنگل میں آ گرا ہو''...... بلیک اسکارپین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ پہلے میں بھی یہی سمجھا تھا۔ طیارہ جس انداز میں ہوا میں اُڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اس میں کسی بھی قسم کی کوئی خرابی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ پھر اچانک ہی طیارے کا رخ نیچے کی طرف ہو گیا اور پھر جب طیارہ درختوں کی چوٹیوں سے ٹکرا رہا تھا تو میں نے یہ بھی دیکھا تھا کہ پائلٹ طیارے کو بار بار اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن طیارے کو بلندی پر لے جانے کی کوشش نہیں کی گئی تھی''...... تو موہاما نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ پائلٹ جان بوجھ کر طیارہ نیچے لایا تھا''...... بلیک اسکارپین نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ پائلٹ جس انداز میں طیارے کو بار بار نیچے لا رہا تھا اور اس نے لینڈنگ وہیل بھی نہیں کھولے تھے اس سے مجھے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ طیارے کی جان بوجھ کر جنگل میں کریش لینڈنگ کر رہا ہے''...... تو موہاما نے کہا۔

''کریش لینڈنگ''...... بلیک اسکارپین نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ طیارہ جنگل کے جس حصے میں اترا ہے وہاں درختوں کی بہتات ضرور ہے لیکن وہاں کی زمین سپاٹ ہے اور اس طرف موجود درخت بھی مضبوط اور طاقتور نہیں تھے جن سے ٹکرا کر طیارہ فوری طور پر تباہ ہو جاتا۔ ان درختوں سے ٹکرا کر طیارے کے ونگز اور طیارے کا بڑا حصہ ٹوٹ پھوٹ سکتا تھا لیکن ان سے ٹکرا کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طیارہ مکمل طور پر تباہ نہیں ہو سکتا تھا''...... تو مو ہاما نے کہا۔

''لیکن کسی کو اس جنگل میں اس قدر خطرناک کریش لینڈنگ کرنے کی کیا ضرورت تھی''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''میں نے اپنے آدمی اس طرف بھیج دیئے ہیں چیف۔ اگر طیارے میں موجود افراد زندہ ہوئے تو میرے آدمی انہیں پکڑ کر میرے پاس لے آئیں گے۔ جب تک ان کے منہ نہیں کھلوائے جائیں گے اس وقت تک یہ بتانا ناممکن ہے کہ وہ اس جنگل میں کیوں آئے ہیں جبکہ شارلنگ جنگل کا ایریا کسی بھی طیارے کا روٹ نہیں ہے''...... تو مو ہاما نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے ہی ان کے بارے میں کچھ معلوم ہو مجھے فوراً رپورٹ دینا''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ کو جلد ہی ان کے بارے میں ساری معلومات مل جائیں گی''...... تو مو ہاما نے کہا۔

''اوکے۔ یہ بتاؤ کہ انہیں پکڑنے کے لئے تم نے کتنے افراد بھیجے ہیں''...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

''پچیس افراد ہیں چیف۔ سب مسلح ہیں''...... تو مو ہاما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر وہ چھوٹا طیارہ ہے تو اس میں پانچ سات سے زائد افراد نہیں ہوں گے اور انہیں زندہ پکڑنا مشکل نہیں ہو گا''۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس چیف''...... تو مو ہاما نے کہا۔

''اگر وہ لوگ خطرناک ہوں اور وہ کسی بھی قسم کی مزاحمت کریں تو انہیں وہیں ہلاک کر دینا''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس چیف۔ میں نے بھی سردار ہوشان کو یہی حکم دیا ہے کہ اگر وہ زندہ نہ پکڑے جا سکیں یا مزاحمت کرنے کی کوشش کریں تو انہیں وہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے''...... تو مو ہاما نے کہا۔

''اگر وہ زندہ ہوں تو مجھے ان سب کی ڈبل ڈی کیمرے سے ایک فلم بنوا کر بھیج دینا تاکہ میں معلوم کرا سکوں کہ ان کا تعلق کس ملک سے ہے اور وہ شارلنگ جنگل کی طرف سروے کرنے کیوں آئے تھے''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس چیف۔ میں جلد ہی آپ کو ان کے تصاویر بھجوا دوں گا''...... تو مو ہاما نے کہا۔

''اوکے۔ اور کوئی بات''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''نو چیف۔ اور کوئی بات نہیں ہے''...... تو مو ہاما نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم اپنا کام کرو اور جلد سے جلد مجھے رپورٹ کرو''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس چیف''...... تو مو ہاما نے کہا تو بلیک اسکارپین نے اوکے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

''سمجھ میں نہیں آ رہا کہ جیوگرافیکل سروے کی ٹیم شارلنگ جنگل کی طرف کیوں گئی تھی۔ اگر ان کا مقصد سروے کرنا ہی تھا تو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر انہیں اس طرح جنگل میں کریش لینڈنگ کرنے کی کیا ضرورت تھی''...... بلیک اسکارپین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ میز کے گرد گھوم کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے نیلے رنگ کے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ انٹرنیشنل انفارمیشن سنٹر''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''بلیک اسکارپین فرام شوگران''...... بلیک اسکارپین نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے بلیک اسکارپین کا نام سن کر اس شخص نے بری طرح سے چونکتے ہوئے اور انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ناریا کی طرف سے ایک چھوٹا طیارہ جس پر جیوگرافیکل سروے شعبے کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا تابات کے شارلنگ جنگل میں گر کر تباہ ہوا ہے۔ کیا اس کے بارے میں تمہارے پاس کوئی معلومات پہنچی ہیں''...... بلیک اسکارپین نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

''یس سر۔ ایک منٹ میں ابھی چیک کرتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''فوراً چیک کرو اور مجھے بتاؤ کہ وہ طیارہ کہاں سے اُڑا تھا اور

اس میں کتنے افراد سوار تھے اور اگر وہ بین الاقوامی سروے کے ممبر تھے تو ان کا کن کن ممالک سے تعلق تھا''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس سر۔ آپ مجھے آدھے گھنٹے بعد فون کر لیں۔ میں آپ کو مکمل انفارمیشن فراہم کر دوں گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے لیکن معلومات حتمی ہونی چاہئیں۔ معلومات کا معاوضہ میں جلد ہی تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دوں گا''۔ بلیک اسکارپین نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

''کوئی بات نہیں جناب۔ میں جانتا ہوں آپ کی طرف سے معاوضہ ہمیشہ فوراً مل جاتا ہے۔ آپ ہمارے پرانے کلائنٹ ہیں اور ہمیں اپنے کلائنٹس پر مکمل اعتماد ہوتا ہے''...... اس شخص نے کہا۔

''اوکے۔ اپنا نام بتاؤ تاکہ دوبارہ تم سے ہی بات ہو سکے''۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

''میرا نام ہیومر ہے جناب۔ ہیومر کرون''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک اسکارپین نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ آدھے گھنٹے کے بعد بلیک اسکارپین نے معلومات فراہم کرنے والے متعلقہ ادارے کو دوبارہ فون کیا تو اسی شخص نے اس کا فون رسیو کیا۔

''یس۔ انٹرنیشنل انفارمیشن سنٹر''...... رابطہ ملتے ہی اسی آدمی کی آواز سنائی دی جس نے اپنا نام ہیومر بتایا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''بلیک اسکارپین''...... بلیک اسکارپین نے مخصوص انداز میں کہا۔

''اوہ۔ آپ''...... ہیومر نے کہا۔

''ہاں۔ کیا پتہ چلا ہے اس طیارے کے بارے میں''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''سوری سر۔ میں نے بین الاقوامی جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ کے چیئر مین سے بات کی ہے۔ چیئر مین نے بتایا ہے کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آج کوئی بھی طیارہ جیوگرافیکل سروے کے لئے نہیں گیا ہے اور نہ ہی اگلے دو روز تک ان کا سروے کرنے کا کوئی پروگرام ہے''۔ ہیومر نے کہا تو بلیک اسکارپین بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ اگر بین الاقوامی سروے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی طیارہ نہیں گیا ہے تو پھر اس طیارے پر جیوگرافیکل سروے شعبے کا مخصوص نشان کیوں بنا ہوا تھا جو شارلنگ جنگل میں گر کر تباہ ہوا ہے''۔ بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے بارے میں ہمارے پاس فی الحال کوئی رپورٹ نہیں ہے سر۔ جیسے ہی ہمیں کوئی خبر ملی ہم اس کے بارے میں بھی آپ کو مطلع کر دیں گے''...... ہیومر نے کہا تو بلیک اسکارپین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''اگر وہ طیارہ جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ کا نہیں تھا تو کس کا تھا اور اسے شارلنگ جنگل کی طرف کیوں لایا گیا تھا''...... بلیک اسکارپین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ طیارہ چونکہ ناریا کی طرف سے آیا تھا اس لئے اسے اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا کہ اس طیارے میں کون ہوسکتا تھا اور اس کا شارلنگ جنگل میں آنے کا کیا مقصد ہوسکتا تھا۔ وہ کافی دیر سوچتا رہا جب اس کی سمجھ میں کوئی بات نہ آئی تو اس نے سر جھٹک دیا۔

''ہونہہ۔ میں بھی خواہ مخواہ سوچ سوچ کر اپنی جان ہلکان کر رہا ہوں۔ طیارے نے کریش لینڈنگ کی ہے۔ اس قدر گھنے اور خطرناک جنگل میں کریش لینڈنگ آسان نہیں ہوتی۔ اس طیارے میں جو بھی ہوگا وہ اب تک ہلاک ہو چکا ہوگا اور اگر کوئی زندہ ہوا تو اسے تومو ہاما پکڑ کر پتہ چلا لے گا کہ وہ کون ہے اور وہ اس جنگل کی طرف کیا کرنے آیا تھا''...... بلیک اسکارپین نے کہا اور پھر وہ تمام خیالات اپنے دماغ سے جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طیارہ تیزی سے نرم اور بھربھری مٹی پر گھسٹتا ہوا برگد کے تناور درخت کی طرف بڑھتا جا رہا تھا۔ آہستہ آہستہ درخت اور طیارے کا فاصلہ کم ہو رہا تھا اور اب اس درخت کا فاصلہ محض دو سو فٹ رہ گیا تھا۔ اس درخت کی طرف جاتے جاتے طیارہ مٹی میں اس حد تک دھنس گیا تھا کہ اس کی رفتار میں نمایاں کمی ہوتی جا رہی تھی اور پھر جب طیارہ مٹی میں آدھے سے زیادہ دھنس گیا تو اچانک یوں رک گیا جیسے کسی طاقتور دیو نے اسے پکڑ کر وہیں روک دیا ہو۔

جیسے ہی طیارہ رکا انہیں ایک زور دار جھٹکا لگا۔ ان سب نے چونکہ سیٹ بیلٹس باندھ رکھی تھیں اس لئے سوائے جھٹکے کے انہیں اور کچھ محسوس نہیں ہوا تھا۔

”کیا یہ طیارہ ہمیں لے کر ڈائریکٹ جنت میں پہنچ گیا ہے“۔ اچانک طیارے میں عمران کی آواز ابھری تو سب نے آنکھیں کھول دیں۔ سامنے ونڈ سکرین تھی جس کے سامنے مٹی کا ڈھیر لگا

ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”یہ جنت نہیں۔ ہم ابھی طیارے میں ہی ہیں“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہاں تو میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں کہ کیا طیارہ ہمیں لے کر ڈائریکٹ جنت میں آ گیا ہے وہ بھی زندہ حالت میں“...... عمران نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

”شاید طیارہ باہر موجود کسی مٹی کے تودے سے ٹکرا کر رکا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”لیکن ہمارے سامنے تو وہ خوفناک درخت تھا۔ مٹی کا تودہ اچانک طیارے کے سامنے کیسے آ گیا“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جنگل کی زمین شاید بھربھری ہے۔ طیارہ گھسٹتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ شاید زمین میں زیادہ دھنسنے کی وجہ سے یہ درخت سے ٹکرانے سے پہلے ہی رک گیا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”مطلب میرا حوروں سے ملنے کا چانس ختم“...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”حوروں سے ملنے کا چانس۔ کیا مطلب“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”میں تو سمجھا تھا کہ طیارہ ہمیں لے کر ڈائریکٹ جنت میں پہنچ جائے گا جہاں دودھ اور شہد کی نہریں اور حوریں ہیں۔ لیکن اگر ہم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ابھی دنیا میں ہی ہیں تو پھر ظاہر ہے مجھے حوریں کہاں سے مل سکتی ہیں''...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا۔

''اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ ہم سب کی جانیں بچ گئی ہیں۔ ورنہ تمہاری اس خطرناک کریش لینڈنگ نے تو واقعی ہم سب کی جانیں ہی نکال دی تھیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہم سب کی۔ مطلب۔ ہم سب زندہ ہیں۔ تنویر بھی''۔ عمران نے جیسے بجھے بجھے سے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں بھی زندہ ہوں۔ کیوں تم کیا سمجھ رہے تھے کہ میں تمہاری اس کریش لینڈنگ سے ہلاک ہو جاؤں گا''...... پیچھے بیٹھے ہوئے تنویر کی غصیلی آواز سنائی دی۔

''میں نے تو یہی کوشش کی تھی کہ کسی طرح سے میری رقیب و روسفید سے جان چھوٹ جائے لیکن رقیب روسفید ڈھیٹ ہی اتنا ہے کہ کریش لینڈنگ میں بھی زندہ بچ گیا ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹیں آ گئیں۔

''فکر نہ کرو۔ میں قبر تک تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا''...... تنویر نے کہا۔

''بس جولیا۔ اب یہ بھول جاؤ کہ ہمارے آنگن میں کبھی ننھی منی کلیاں کھلیں گی''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''فضول باتیں چھوڑو اور جہاز سے نکلنے کی کوشش کرو۔ ایسا نہ ہو کہ طیارے کو آگ لگ جائے اور ہم سب یہیں جھلس کر رہ

جائیں''...... جولیا نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

''طیارہ زمین میں دھنسا ہوا ہے۔ اسے آگ لگنے کا کوئی امکان نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر طیارے کا پچھلا حصہ بھی زمین میں دھنس گیا ہے تو پھر ہم اس سے نکلیں گے کیسے۔ ظاہر ہے زمین میں دھنسنے کی وجہ سے ہم طیارے کا دروازہ بھی نہیں کھول سکیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''طیارے سے نکلنے کے لئے ہمیں ونڈ سکرین توڑنی پڑے گی۔ سکرین پر موجود مٹی سے تھوڑی بہت روشنی اندر آ رہی ہے جو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ طیارے کا اگلا حصہ زمین میں نہیں دھنسا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تو پھر توڑو ونڈ سکرین اور نکلو یہاں سے''...... جولیا نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل اپنی سیٹ بیلٹیں کھولنا شروع ہو گئے۔

''رکو۔ یہ کام جوزف اور جوانا کریں گے''...... عمران نے کہا پھر اس نے جوزف اور جوانا سے کہا تو وہ دونوں اپنی سیٹ بیلٹیں کھول کر اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے آ کر پوری قوت سے ونڈ سکرین پر مکے برسانے لگے۔ چند ہی لمحوں میں ونڈ سکرین ٹوٹ گئی۔ ونڈ سکرین میں اتنا خلاء موجود تھا کہ وہاں سے جوزف اور جوانا جیسے ڈیل ڈول کے مالک بھی آسانی سے گزر کر باہر جا سکتے تھے۔ عمران کے کہنے پر وہ دونوں ونڈ سکرین کی سائیڈوں سے مٹی ہٹاتے ہوئے باہر نکل گئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"باہر سب کلیئر ہے باس۔ آپ سب باہر آ سکتے ہیں"...... چند لمحوں کے بعد جوزف نے سکرین کے سامنے آ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو باہر"...... عمران نے کہا اور اپنی سیٹ بیلٹ کھول کر اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ ونڈ سکرین سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے جولیا، کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر بھی باہر آ گئے۔ باہر طیارے کے سامنے مٹی کا ایک بڑا تودا دکھائی دیا۔ طیارہ واقعی زمین کے اندر دھنستا ہوا آگے آیا تھا جس کی وجہ سے اس کی سامنے مٹی کی ایک چھوٹی سی پہاڑی بن گئی تھی اور اس پہاڑی کی وجہ سے طیارہ رک گیا تھا۔ طیارہ برگد کے درخت سے چند فٹ کے فاصلے پر رکا ہوا تھا اور اس کا پچھلا حصہ مکمل طور پر زمین میں دھنسا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"شکر ہے۔ اگر طیارہ مٹی کا تودا بناتے ہوئے یہاں نہ رکتا تو اس کا درخت کے تنے سے ٹکرا جانا یقینی تھا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا پھر وہ اچانک چونک پڑا اور غور سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے اسے چونکتے دیکھ کر کہا۔

"ریڈ وولف۔ باس مجھے یہاں کی ہوا میں ریڈ وولفز کی بو آ رہی ہے"...... جوزف نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"سرخ بھیڑیئے"...... جولیا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ریڈ وولف کا مقامی زبان میں یہی مطلب ہوتا ہے"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تو کیا تمہیں بھی اردگرد ریڈ وولفز کا احساس ہو رہا ہے جو تم اس طرح چونکے تھے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔ جوزف کی تیز نظریں سرچ لائٹوں کی طرح گھوم رہی تھیں اور وہ چاروں طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔

"ریڈ وولف ہم سے ابھی بہت فاصلے پر ہیں لیکن وہ جس تیزی سے بھاگ رہے ہیں جلد ہی ہم تک پہنچ جائیں گے"...... جوزف نے کہا۔

"کیا تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ ان کی تعداد کتنی ہے اور وہ کس طرف سے آ رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ سامنے کے رخ سے آ رہے ہیں اور ان کی تعداد بہت زیادہ ہے باس"...... جوزف نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر ہمیں جلد سے جلد درختوں پر چڑھ جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ یہاں پہنچ جائیں اور ہمیں جان بچانے کا موقع ہی نہ مل سکے"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم درختوں پر جاؤ اور سب سے اونچی جگہ پر جانا کیونکہ سرخ بھیڑیئے نچلی شاخوں تک آسانی سے چھلانگ لگا کر پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"آپ نہیں آئیں گے"...... صفدر نے عمران کو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر پوچھا۔

"آتا ہوں۔ تم جاؤ اور جوزف تم میرے ساتھ آؤ"۔ عمران نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ صفدر تیزی سے ایک بڑے درخت کی جانب بڑھ گیا جبکہ جوزف عمران کے قریب آ گیا۔

"یس باس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جہاز کے اندر جاؤ اور جتنا سامان نکال سکتے ہو نکال کر لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"میں بھی جوزف کی مدد کروں ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ جلدی کرو"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو وہ دونوں تیزی سے جہاز کے ٹوٹی ہوئی ونڈ سکرین کی طرف بڑھ گئے اس اثناء میں اس کے ساتھی مختلف درختوں پر چڑھ گئے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں جوزف اور جوانا جہاز سے دو بڑے تھیلے لے کر باہر آ گئے۔

"ہم سامان لے آئے ہیں باس"...... جوزف نے کہا۔

"گڈ شو۔ سب کو اسلحہ دے دو تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ اسلحہ استعمال کر سکیں"...... عمران نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور ان درختوں کی طرف بڑھ گئے جن پر ان کے ساتھی موجود تھے۔ وہ تھیلوں سمیت درختوں پر چڑھ گئے تھے اور انہوں

نے تھیلے کھول کر ان میں موجود اسلحہ نکال نکال کر ان سب میں تقسیم کرنا شروع کر دیا۔

"تم نیچے کیا کر رہے ہو۔ اوپر کیوں نہیں آ رہے"...... ایک درخت پر موجود جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر اونچی آواز میں کہا۔

"آتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے اس کے کان کھڑے ہو گئے۔ اسے سامنے کے رخ سے تیز غراہٹوں کے ساتھ جانوروں کے دوڑتے قدموں کی تیز آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئی تھیں۔

"وہ آ رہے ہیں۔ جلدی کرو۔ درخت پر آ جاؤ"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور ایک بڑے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اسے درخت پر چڑھتے دیکھ کر جولیا نے اطمینان کا سانس لیا۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک سامنے درختوں کے جھنڈ سے سرخ رنگ کے بڑے بڑے اور انتہائی طاقتور بھیڑیئے اچھل اچھل کر دوڑتے ہوئے اس طرف آتے دکھائی دیئے۔ ان بھیڑیوں کی تعداد بے حد زیادہ تھی اور وہ واقعی انتہائی طاقتور اور خونخوار دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے پیروں کے تیز ناخنوں والے پنجوں کے ساتھ ساتھ ان کے منہ میں لمبے اور نوکیلے دانت تھے جن سے وہ ایک طاقتور بھینسے کو بھی گرا کر اس کی بوٹیاں نوچ سکتے تھے۔ سرخ بھیڑیئے بھاگتے ہوئے ان درختوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے قریب آ کر رک گئے جن پر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ سرخ بھیڑیوں نے منہ اٹھا کر سرخ سرخ آنکھوں سے درختوں پر موجود انسانوں کو دیکھ کر عجیب سی آواز میں غرانا شروع کر دیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں ان کے چاروں طرف سرخ بھیڑیوں کی فوج اکٹھی ہو گئی۔

”یہ تو واقعی بے حد طاقتور اور خونخوار بھیڑیے ہیں“...... جولیا نے سرخ بھیڑیے دیکھ کر خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ یہ آدم خور بھیڑیے ہیں۔ ایک بار یہ جس پر پل پڑیں اس کی بوٹیاں اُڑا کر رکھ دیتے ہیں“...... عمران نے کہا جو جولیا کے ساتھ والے درخت پر موجود تھا۔

”ان کی تعداد بھی کافی زیادہ ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے سارے جنگل کے سرخ بھیڑیے یہاں اکٹھے ہو گئے ہوں“۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”یہ جہاں بھی جاتے ہیں غول کی شکل میں جاتے ہیں اور اپنے شکار پر ایک ساتھ حملہ کرتے ہیں“...... عمران نے جواب دیا۔

”میں ان پر فائرنگ کروں“...... تنویر نے پوچھا۔

”نہیں۔ فائرنگ کی آواز سے سارا جنگل گونج اٹھے گا اور پھر یہاں موجود قبائل کو ہماری یہاں موجودگی کا علم ہو جائے گا اور وہ ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیں گے جبکہ ہمیں ان سے ٹکرائے بغیر اس جنگل سے نکلنا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ اگر ہم نے ان پر فائرنگ نہ کی تو یہ یہاں سے کیسے ئیں گے“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس کا کوئی حل جوزف کے پاس ہو گا۔ کیوں جوزف“۔ ان نے دائیں طرف موجود جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو بھیڑیوں کی طرف دیکھتے ہوئے گہری سوچ میں کھویا ہوا تھا۔

”لیس باس۔ میں وہی سوچ رہا ہوں۔ ان بھیڑیوں کو نقصان چائے بغیر یہاں سے بھگانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ے کرسکن اور ٹلموری بوٹی کی بو۔ ان دونوں بوٹیوں کو اگر پیس کر س کر کے جلایا جائے تو اس سے جو دھواں نکلتا ہے اس کی بو اس ر تیز ہوتی ہے جس سے سرخ بھیڑیے بے حد نفرت کرتے ہیں ر اس بو سے بچنے کے لئے فوراً بھاگ جاتے ہیں“...... جوزف نے کہا۔

”اب کرسکن اور ٹلموری بوٹی یہاں کون تلاش کرے گا“۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”کرسکن اور ٹلموری بوٹیوں میں پوٹاش کی آمیزش ہوتی ہے اور ٹاش کے جلنے سے دھواں اور تیز بو خارج ہوتی ہے۔ اگر ہم ان ٹیوں کی جگہ پوٹاش جلائیں تو اس سے بھی ایسی ہی بو پھیل سکتی ہے جو سرخ بھیڑیوں کے لئے ناگوار ثابت ہو کر انہیں بھاگنے پر بور کر دے گی“...... عمران نے کہا۔

”لیکن جلانے کے لئے ہم پوٹاش کہاں سے لائیں گے“۔ جولیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے پوچھا۔

"ہمارے پاس راڈز بم ہیں۔ اگر ہم انہیں کھول کر ان میں سے پوٹاش نکال لیں تو اسے جلا کر یہاں دھواں اور بو پھیلائی جا سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"گڈ آئیڈیا۔ واقعی راڈز بموں میں پوٹاش کی مقدار کافی زیادہ ہوتی ہے اور ہینڈ گرنیڈز کی بہ نسبت راڈز بموں کو آسانی سے کھولا بھی جا سکتا ہے"...... عمران نے خوش ہو کر کہا۔

"یس باس۔ واقعی پوٹاش جلا کر ہم اس سے کرسکن اور ٹلموری بوٹیوں جیسی بو پھیلا سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس بو سے یہ بھیریئے یہاں سے بھاگ جائیں گے"...... جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر نکالو اپنے بیگ سے راڈز بم اور ان سے پوٹاش نکال کر جلاؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے اپنے پیر ایک موٹی سی شاخ میں پھنسائے اور تھیلا سامنے رکھ کر اسے کھولنے لگا۔ اس نے تھیلے سے ایک راڈ بم نکالا اور اس کے سرے پر لگا ہوا کیپ کھول کر اس نے ایک طرف رکھا اور پھر اس نے اپنی جیب سے ایک رومال نکال لیا۔ اس نے شاخ پر رومال پھیلا کر رکھا اور پھر اس نے راڈ بم سے بارود نکالنا شروع کر دیا۔ راڈ بم میں بارود کی کافی مقدار موجود تھی۔ جوزف نے سارا بارود رومال پر الٹ دیا پھر اس نے راڈ بم ایک طرف رکھا اور

رومال کو لپیٹ کر اس کی پوٹلی بنائی اور پھر اس نے جیب سے ایک لائیٹر نکال لیا۔

نیچے موجود سرخ بھیڑیوں نے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا تھا اور وہ اچھل اچھل کر درختوں پر چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھی درختوں پر کافی بلندی پر تھے۔

"جلدی کرو۔ اسے آگ لگا کر نیچے پھینک دو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور پھر اس نے لائیٹر جلا کر پوٹلی کے نچلے حصے کو آگ لگا دی۔ جیسے ہی رومال میں موجود پوٹاش کو آگ لگی اس سے تیز چنگاریاں سی پھوٹنا شروع ہو گئیں۔ جوزف نے رومال سے چنگاریاں نکلتے دیکھ کر اسے پوری قوت سے سرخ بھیڑیوں کی جانب پھینک دیا۔ فضا میں چنگاریاں پھیل کر سرخ بھیڑیوں پر پڑیں تو وہ حلق کے بل چیخ اٹھے اور بری طرح سے ناچنے لگے۔ رومال میں موجود پوٹاش جلنے سے ہر طرف دھواں اور بارود کی بو پھیلتی جا رہی تھی۔ دھویں اور بارود کی بو نے وہاں موجود سرخ بھیڑیوں میں ہلچل سی مچا دی۔ وہ دھویں سے بچنے کے لئے ادھر ادھر اچھلنا شروع ہو گئے تھے۔ پوٹلی میں موجود بارود بدستور سلگ رہا تھا جس سے وہاں دھواں تیزی سے بڑھتا جا رہا تھا۔ کچھ دیر تک سرخ بھیڑیئے دھویں سے بچنے کے لئے ادھر ادھر ناچتے رہے پھر انہوں نے چیختے ہوئے ایک طرف بھاگنا شروع کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیا۔ انہیں وہاں سے جاتے دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان آ گیا۔

"حیرت ہے۔ یہاں خونخوار بھیڑیوں کی اس قدر تعداد موجود ہے اس کے باوجود یہاں انسانی آبادیاں موجود ہیں۔ کیا ان انسانی آبادیوں کو سرخ بھیڑیوں سے ڈر نہیں لگتا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید وہ ان سے بچنے کے لئے جسموں پر کرسکن اور ٹلموری بوٹیوں کا رس لگاتے ہوں جس ان کے جسموں سے پوٹاش کی بو آتی ہو اور اس بو کی وجہ سے سرخ بھیڑیئے ان کے پاس نہ پھٹکتے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ بوٹی عام ہوتی ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ جنگلوں میں ایسی بوٹیوں کا ملنا مشکل نہیں ہوتا۔ بس پہچان ہونی چاہئے۔ کرسکن اور ٹلموری بوٹیاں ہر موسم میں پائی جاتی ہیں یہ عام گھاس جیسی ہوتی ہیں۔ کرسکن بوٹی کا رنگ زردی مائل جبکہ ٹلموری ہلکے نیلے رنگ کی ہوتی ہیں ان دونوں میں ایک بات مشترک ہے۔ دونوں بوٹیوں کے سروں پر باریک بال ہوتے ہیں جن سے بعض اوقات دھواں سا نکلتا دکھائی دیتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"سارے سرخ بھیڑیئے بھاگ گئے ہیں۔ کیا اب وہ یہاں واپس نہیں آئیں گے"...... تنویر نے پوچھا۔

"نہیں۔ بارود کی بو دیر تک یہاں پھیلی رہی گی اور اس بو کی وجہ سے سرخ بھیڑیئے اس طرف آنے سے کترائیں گے لیکن ہم جیسے ہی کسی کھلی جگہ پہنچیں گے ہمارے خون کی بو پاتے ہی وہ اس طرف دوڑے چلے آئیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تب تو ہمیں بھی جلد سے جلد کرسکن اور ٹلموری بوٹیاں تلاش کر کے ان کا رس اپنے جسموں پر لگا لینا چاہئے تا کہ بھیڑیئے ہم سے دور رہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ یہ کام جوزف آسانی سے کر لے گا"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ وہاں سے واقعی تمام سرخ بھیڑیئے بھاگ گئے تھے اور اب ان کی دور نزدیک سے چیخنے چلانے اور دوڑنے بھاگنے کی بھی آوازیں سنائی نہیں دے رہی تھیں۔

"اب ہمیں جانا کہاں ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ان جنگلوں میں ہوشو اور کاشو نامی دو بڑے قبیلے آباد ہیں۔ ہوشو قبیلے والوں کے بارے میں تو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ وہ انسان دشمن قبیلہ ہے لیکن کاشو قبیلہ ان کے برعکس ہے اور وہ انسان دوست قبیلہ ہے۔ ان جنگلوں میں بھولے بھٹکے مسافروں کو وہ نہ صرف پناہ دیتے ہیں بلکہ جنگل سے بخیریت واپسی کے لئے ان کی رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ اس قبیلے میں بھی چند پجاری اور لاما ہوتے ہیں اور سب لاما کے ہی غلام ہوتے ہیں اور ان کے ہر حکم پر سر جھکا دیتے ہیں۔ ہمیں کاشو قبیلے کو تلاش کرنا ہو گا۔ اگر ہمیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ان کی رہنمائی مل جائے تو ہم ان کی مدد سے اس جنگل سے باہر جا سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”اور اگر کاشو قبیلے سے پہلے ہماری ہوشو قبیلے والوں سے ملاقات ہوگئی تو“...... جولیا نے پوچھا۔

”تو پھر ہمیں ان سے نبرد آزما ہونا پڑے گا۔ وہ کسی بھی صورت میں ہمیں جنگل میں زندہ نہیں رہنے دیں گے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن ان کی پہچان کیسے ہوگی کہ اس جنگل میں کون سے افراد کاشو قبیلے کے ہیں اور کون سے ہوشو قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں“...... صفدر نے پوچھا۔

”ہوشو قبیلے والے سرخ رنگ استعمال کرتے ہیں۔ نہ صرف ان کے چوغے نما لباس سرخ رنگ ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے گنجے سروں پر بھی سرخ رنگ لگا لیتے ہیں جبکہ کاشو قبیلے کے وحشی سیدھی سادی زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ زرد چوغے نما لباس پہنتے ہیں اور ان کے سروں کے بال عورتوں کی طرح لمبے ہوتے ہیں۔ ہوشو قبیلے والے سیاہ گھوڑوں کا استعمال کرتے ہیں جبکہ کاشو قبیلے سواری کے لئے سفید گھوڑوں کا استعمال کرتے ہیں۔ دونوں کے رہن سہن میں کافی فرق ہے“...... عمران نے کہا۔

”مطلب یہ کہ جنگل میں اگر ہمارے سامنے سرخ رنگ کے لباس اور گنجے سروں والے افراد آئیں تو وہ ہمارے دشمن ہوں گے

اور جن کے سروں پر لمبے بال اور زرد رنگ کے چوغے ہوں وہ ہمارے دوست ہو سکتے ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں لیکن ہم ان کے دوست ہیں اس کا انہیں یقین دلانا پڑے گا ورنہ وہ ہمیں حکومتی یا ہوشو قبیلے کے جاسوس سمجھ کر قید کر سکتے ہیں اور ہمیں ہلاک بھی کر سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”لیکن ہم انہیں کیسے یقین دلائیں گے کہ ہم ان کے دوست ہیں دشمن نہیں“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ سب تم مجھ پر چھوڑو اور بس یہ دعا کرو کہ ہمارا سامنا ہوشو قبیلے کے وحشیوں سے نہ ہو جائے۔ ورنہ ہمیں خواہ مخواہ اس جنگل میں خون خرابہ کرنا پڑے گا“...... عمران نے کہا۔

”لیکن ہمیں جانا کس طرف ہے“...... جولیا نے پوچھا۔

”ہم ساؤتھ سے آئے تھے اور نارتھ کی طرف شوگران کا شہر کیا نگ ہے۔ ہمیں اسی شہر میں پہنچنا ہے لیکن یہ جنگل چونکہ بے حد گھنا ہے اور یہاں سیدھا راستہ ملنا مشکل ہے اس لئے ہمیں شہر تک پہنچنے کے لئے لازمی طور پر ایک گائیڈ کی ضرورت پڑے گی اور وہ گائیڈ ظاہر ہے کاشو قبیلے کا ہی کوئی فرد ہو سکتا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”تو کیا ہمیں پہلے کاشو قبیلے کے کسی فرد کو ڈھونڈنا پڑے گا“۔ صفدر نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ ورنہ ہم جنگل کی بھول بھلیوں میں بھٹکتے رہ جائیں گے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور چکر کاٹ کر وہیں آ پہنچیں گے جہاں سے ہم چلیں گے جس سے ہمیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ دنیا واقعی گول ہے“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

”باس“...... اچانک جوزف نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ جوزف کے کان کھڑے تھے اور وہ ایک بار پھر ہوا میں سونگھتے ہوئے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

”یس باس“...... عمران نے اسی کے انداز میں کہا۔

”مجھے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں“۔ جوزف نے سنجیدگی سے کہا۔

”اوہ۔ شاید ہوشو یا پھر کاشو قبیلے کو جہاز کریش ہونے کا علم ہو گیا ہے اور وہ یہاں کا جائزہ لینے کے لئے آ رہے ہیں جب تک ہمیں یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ وہ ہمارے دوست ہیں یا دشمن ہمیں اسی طرح درختوں میں ہی چھپا رہنا ہو گا“...... عمران نے کہا پھر اس سے پہلے ان میں مزید کوئی بات ہوتی انہیں سامنے جھنڈ کی طرف سے گھوڑوں کے ٹاپوؤں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔

”وہ آ گئے ہیں۔ اب خاموش ہو جاؤ“...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے جھنڈ سے ایک سیاہ رنگ کا گھوڑا تیزی سے بھاگتا ہوا اس طرف آ گیا۔ اس گھوڑے پر ایک لمبا تڑنگا آدمی سوار تھا۔ جس کا سر گنجا تھا اور اس نے سرخ رنگ کا لمبا سا چوغہ پہن رکھا تھا۔ اس آدمی کے سر پر سرخ رنگ کا پاؤڈر سا لگا ہوا تھا جس سے اس کا سر

بھی سرخ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور اس کا میگزین اس کے سینے پر بیلٹ کی شکل میں بندھا ہوا تھا۔ وہ دیو ہیکل اور ٹھوس جسم کا ادھیڑ عمر آدمی تھا۔

”یہ تو ہوشو ہے۔ ہوشو قبیلے کا وحشی“...... جولیا نے کہا۔ ان سب کی نظریں اس آدمی پر جم گئی تھیں جو ایک جگہ گھوڑا روک کر سر اٹھائے چاروں طرف درختوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی درشتی اور سختی دکھائی دے رہی تھی۔ اسی لمحے دس اور گھڑ سوار اس طرف آ گئے۔ ان کے گھوڑے بھی سیاہ رنگ کے تھے اور ان سب نے سرخ رنگ کی شلوار قمیضیں پہن رکھی تھیں۔ وہ نوجوان تھے اور ادھیڑ عمر کی طرح خاصے مضبوط جسموں کے مالک تھے۔ وہ سب تباہ ہونے والے جہاز کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے اور جہاز کا چاروں اطراف سے معائنہ کر رہے تھے۔

”یہ چوغے والا ان کا سردار ہے۔ سرخ چوغا قبیلے کا سردار پہنتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”یہ شاید ہوا میں ہماری بو سونگھنے کی کوشش کر رہا ہے“...... جولیا نے آہستگی سے کہا۔

”ہاں۔ تم سب، تیار رہو لیکن جب تک میں نہ کہوں تم میں سے کوئی حملہ نہیں کرے گا“...... عمران نے کہا۔

”سردار۔ کیا وہ سب ابھی اسی جہاز کے اندر ہیں“...... ایک گھڑ سوار نے سرخ چوغے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''نہیں۔ مجھے ان کی بو جنگل سے مل رہی ہے۔ وہ ہم سے ڈر کر درختوں پر چڑھے ہوئے ہیں''...... سردار نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن ہمیں تو یہاں کسی انسان کی بو نہیں مل رہی البتہ یہاں ہر طرف بارود کی بو پھیلی ہوئی ہے''...... اس گھڑ سوار نے کہا۔

''بارود کی بو کے باوجود مجھے ان کے جسموں کی بو مل رہی ہے۔ وہ ان درختوں پر موجود ہیں''...... سردار نے ان درختوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں واقعی عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اس کی سونگھنے کی حس واقعی بے حد تیز تھی اور اس نے فوراً محسوس کر لیا تھا کہ وہ سب کہاں چھپے ہوئے ہیں۔

''تو کیا ہم انہیں نیچے لائیں''...... گھڑ سوار نے کہا۔

''نہیں۔ وہ خود نیچے آ ئیں گے۔ تم سب ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ''...... سردار نے کہا اور پھر وہ آہستہ آہستہ گھوڑا بڑھاتا ہوا ان درختوں کے قریب آ گیا جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ سردار کی چھوٹی چھوٹی مگر چمک دار آنکھیں درختوں پر جمی ہوئی تھیں۔

''میں جانتا ہوں کہ تم سب ان درختوں پر چھپے ہوئے ہو۔ تم سب درختوں سے اتر کر خود کو ہمارے حوالے کر دو ورنہ اپنی موت کے تم سب خود ذمہ دار ہو گے''۔ سردار نے چیختی ہوئی آواز میں کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اسے خاموش

دیکھ کر اس کے ساتھی بھی خاموش رہے۔

''مجھے معلوم ہے کہ تمہاری تعداد سات ہے اور تمہارے ساتھ ایک عورت بھی ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم سب مسلح بھی ہو۔ تم سب کو اپنی جان پیاری ہے تو اسلحہ گرا دو اور خود کو ہمارے حوالے کر دو''...... سردار نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر وہ سب حیران رہ گئے۔ سردار کی سونگھنے کی حس واقعی بے حد تیز تھی جو اس نے نہ صرف ان کی تعداد کا صحیح اندازہ لگا لیا تھا بلکہ یہ بھی بتا دیا تھا کہ ان کے ساتھ ایک عورت بھی ہے اور وہ سب مسلح بھی ہیں۔

''لگتا ہے۔ مجھے اس سے بات کرنی ہی پڑے گی''...... عمران نے آہستہ آواز میں کہا تو جولیا چونک پڑی۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران سے کچھ کہتی عمران نے اچانک درخت سے چھلانگ لگا دی۔ نیچے آتے ہوئے اس نے دو تین قلابازیاں کھائیں اور پھر ٹھیک سردار کے گھوڑے کے سامنے پیروں کے بل کھڑا نظر آیا۔ اسے نیچے آتے دیکھ کر نہ سردار چونکا تھا اور نہ ہی گھوڑا بدکا تھا البتہ اسے دیکھتے ہی سردار کے ساتھیوں کی مشین گنوں کے رخ اس کی جانب ہو گئے تھے۔

''کون ہو تم''...... سردار نے عمران کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''میرا نام ٹمبکٹو ہے اور میں اور میرے ساتھی اقوام متحدہ کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم یہاں جیوگرافیکل سروے کرنے کے لئے آئے تھے کہ ہمارا طیارہ خراب ہو گیا اور ہمیں مجبوراً کریش لینڈنگ کرنی پڑی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ اپنے ساتھیوں سے بھی کہو کہ وہ بھی میرے سامنے آئیں‘‘...... سردار نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

’’کیوں۔ وہ تمہارے سامنے کیوں آئیں۔ میں تم سے بات کرنے کے لئے تمہارے سامنے آ گیا ہوں۔ تمہیں جو بھی بات کرنی ہے مجھ سے کرو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’کیا تم ان کے لیڈر ہو‘‘...... سردار نے پوچھا۔

’’ہاں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اگر تمہیں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان پیاری ہے تو پھر وہی کرو جو میں تم سے کہہ رہا ہوں‘‘...... سردار نے غرا کر کہا۔

’’کیا کروں‘‘...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

’’اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ اسلحہ پھینک کر درختوں سے اتر کر نیچے آ جائیں‘‘...... سردار نے کہا۔

’’اگر میں ایسا نہ کروں تو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تو پھر تم اور تمہارے ساتھی ہمارے ہاتھوں مارے جائیں گے‘‘...... سردار نے درشت لہجے میں کہا۔

’’اگر تم نے ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تو پھر تم سب کا انجام بے حد برا ہو گا۔ اب تک اقوام متحدہ کو ہمارا جہاز تباہ ہونے

کی اطلاع مل چکی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ ہماری تلاش میں انہوں نے ریسکیو اسکوارڈ روانہ کر دیا ہو اگر انہیں پتہ چلا کہ ہم تمہارے قبیلے والوں کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں تو پھر تمہارا انجام بے حد برا ہو گا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہمیں اپنے انجام کی کوئی فکر نہیں۔ یہ ہمارے جنگل ہے اور یہاں صرف ہمارا حکم چلتا ہے‘‘...... سردار نے سخت لہجے میں کہا۔

’’جب تم جانتے ہو کہ میرے ساتھی مسلح ہیں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم خود کو تمہارے حوالے کر دیں۔ اگر تمہارے ساتھیوں نے ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو پھر نہ تم یہاں سے زندہ جا سکو گے اور نہ تمہارے ساتھی‘‘...... عمران نے بھی سخت لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔

’’تو تم ہم پر جوابی حملہ کرو گے‘‘...... سردار نے اسے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ تمہارے ساتھیوں کے حملے کی صورت میں ہم اپنی جان بچانے کے لئے تم پر اور تمہارے ساتھیوں پر جوابی حملہ کر دیں گے‘‘...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

’’کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارے ساتھی مجھے اور میرے ساتھیوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں‘‘...... سردار نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی مسکراہٹ انتہائی زہریلی تھی جیسے وہ عمران کا مذاق اُڑا رہا ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اگر تم ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہو تو پھر میں اور میرے ساتھی بھی یہ سب کر سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"مت بھولو کہ میں ہوشو قبیلے کا سردار ہوں اور لاما کا نائب بھی۔ میرے پاس ایسی طاقتیں ہیں کہ تم اور تمہارے ساتھی میرے سامنے پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ میں چاہوں تو تمہارے ساتھی ابھی پکے ہوئے پھلوں کی طرح درختوں سے میرے قدموں میں آ گریں گے"...... سردار نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم ہمارے خلاف پراسرار طاقتیں استعمال کرو گے"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"ہاں۔ جب گھی سیدھی انگلیوں سے نہ نکلے تو انگلیاں ٹیڑھی کرنی ہی پڑتی ہیں"...... سردار نے کہا۔

"گڈ شو۔ پڑھے لکھے لگتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"فضول باتوں میں میرا وقت ضائع مت کرو اور بتاؤ کہ تم اپنے ساتھیوں کو میرے سامنے آنے کا کہہ رہے ہو یا نہیں"۔ سردار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے سوچنے کا وقت دو"...... عمران نے کہا۔

"میں کسی کو وقت دینے کا قائل نہیں ہوں"...... سردار نے کہا۔

"تو پھر میں بھی تمہاری ہر بات ماننے سے انکار کرتا ہوں"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تو تم نہیں مانو گے"...... سردار نے کہا۔

"نہیں"...... عمران نے کہا تو اسی لمحے سردار نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھایا اور اپنی ایک انگلی کھول کر عمران کی طرف کر دی۔ جیسے ہی اس نے اپنی انگلی کا رخ عمران کی جانب کیا عمران کو ایک جھٹکا سا لگا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ اسے اپنے دماغ میں یکلخت اندھیرا سا بھرتا ہوا محسوس ہوا۔ اس سے پہلے کہ درختوں پر موجود عمران کے ساتھی عمران کو اس حالت میں دیکھ کر کچھ کرتے سردار نے اپنے دونوں ہاتھ کھول کر اوپر اٹھا دیئے۔ جیسے ہی اس نے ہاتھ اوپر اٹھائے اسی لمحے درختوں پر موجود عمران کے ساتھیوں کو زور زور سے جھٹکے لگے اور وہ اچھل اچھل کر درختوں کی شاخیں اور پتے توڑتے ہوئے نیچے گرنا شروع ہو گئے۔ انہیں بھی اپنے جسموں سے یکلخت جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی سے اور اچانک ہو گیا تھا کہ انہیں کچھ سوچنے اور سمجھنے کا موقع ہی نہ مل سکا تھا اور انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی طاقتور دیو نے انہیں درختوں سے پکڑ پکڑ کر نیچے پھینک دیا ہو۔

عمران کے دماغ میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے اور اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار اندھیرے کی یلغار ہو رہی تھی۔ وہ سر جھٹک جھٹک کر اپنے دماغ پر چھا جانے والا اندھیرا دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بے سود۔ چند ہی لمحوں بعد اسے اپنے تمام احساسات گہری دلدل میں ڈوبتے ہوئے محسوس ہوئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فون کی گھنٹی بجی تو ریڈ ڈریگن نے سامنے میز پر پڑا ہوا سیل فون اٹھا کر اس کا ڈسپلے دیکھا تو سیل فون پر اس کے خاص ایجنٹ میجر شانگ ہو کا نمبر فلیش کر رہا تھا۔

”یس“...... ریڈ ڈریگن نے کال رسیونگ کا بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

”میجر شانگ ہو بول رہا ہوں ماسٹر“...... دوسری طرف سے میجر شانگ ہو کی آواز سنائی دی۔

”یس بولو۔ کس لئے فون کیا ہے۔ اس لڑکی اور لی چان کے ہینڈ بیگ کا کچھ پتہ چلا“...... ریڈ ڈریگن نے بے چین لہجے میں کہا۔

”نو ماسٹر۔ ابھی تک اس لڑکی کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلا ہے۔ میں اور میری فورس لڑکی کی تلاش کے لئے جگہ جگہ چھاپے مار رہی ہے لیکن تاحال اس لڑکی کا ہمیں کوئی سراغ نہیں مل سکا“۔

میجر شانگ ہو نے کہا۔

”تو پھر فون کیوں کیا ہے نانسنس۔ میں نے کہا تھا کہ مجھے اس وقت فون کرنا جب تمہیں لڑکی اور لی چان کے ہینڈ بیگ کا پتہ چل جائے“...... ریڈ ڈریگن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”آپ کو کافرستانی ایجنٹوں کے بارے میں اطلاع دینی تھی ماسٹر“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”اوہ۔ ہاں۔ کیا اطلاع ہے ان کے بارے میں“...... ریڈ ڈریگن نے چونک کر کہا۔

”اطلاع کے مطابق اقوام متحدہ کا جیوگرافیکل سروے ٹیم کا ایک طیارہ شارلنگ جنگل میں فنی خرابی کی وجہ سے گرا ہے۔ اس طیارے میں ایک لڑکی سمیت سات افراد موجود تھے۔ یہ طیارہ ناریا سے اُڑایا گیا تھا“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”اس طیارے سے کافرستانی ایجنٹوں کا کیا تعلق“...... ریڈ ڈریگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چیف۔ اقوام متحدہ کی طرف سے جب بھی سروے کے لئے کوئی طیارہ بھیجا جاتا ہے اس کے بارے میں بین الاقوامی قوانین کے مطابق اس ملک کو پہلے خبر دی جاتی ہے کہ سروے کے لئے طیارہ بھیجا جا رہا ہے اور جن افراد کو سروے کے لئے بھیجا جاتا ہے ان کے بارے میں اس ملک کو اطلاع کر دی جاتی ہے جبکہ اس بار ایسا نہیں ہوا تھا نہ تو اعلیٰ حکام کو اقوام متحدہ کی طرف سے سروے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے لئے بھیجے گئے طیارے کی اطلاع دی گئی تھی اور نہ ہی ان افراد کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ متعلقہ حکام سے جب میری اس سلسلے میں بات ہوئی تو انہوں نے ڈائریکٹ اقوام متحدہ کے متعلقہ شعبے کے انچارج سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ ان کی طرف سے آج سروے کے لئے کوئی طیارہ نہیں بھیجا گیا ہے“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا وہ طیارہ فیک تھا“...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

”یس ماسٹر۔ اس طیارے کے بارے میں راڈار سیکشن سے جو اطلاع ملی تھی اس کے مطابق طیارے میں سات افراد موجود تھے جن میں ایک لڑکی بھی شامل تھی۔ اس کے علاوہ طیارے میں جو آلات لگے ہوئے تھے بظاہر ان سے یہی معلوم ہو رہا تھا کہ اس طیارے کا تعلق انٹرنیشنل جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ سے ہے لیکن جب ان آلات کی سپیشل چیکنگ کی گئی تو پتہ چلا کہ وہ تمام آلات کنٹرولڈ تھے تاکہ راڈار کو دھوکہ دیا جا سکے۔ اس سے پہلے کہ راڈار سیکشن اس طیارے کے بارے میں متعلقہ حکام کو اطلاع دیتا طیارہ شارلنگ جنگل میں گر کر تباہ ہو گیا اور ماسٹر راڈار سیکشن سے ایک اور بات کا بھی پتہ چلا ہے کہ اس طیارے میں کسی قسم کی کوئی فنی خرابی نہیں تھی۔ طیارے کو جان بوجھ کر جنگل میں گرایا گیا تھا اور طیارے کو گرانے کا انداز کریش لینڈنگ کی طرز کا تھا“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو کافرستانی ایجنٹ اس طیارے کے ذریعے تابات کے جنگلوں میں پہنچے ہیں تاکہ وہاں سے شوگران داخل ہو سکیں“۔ ریڈ ڈریگن نے غرا کر کہا۔

”یس ماسٹر۔ میں نے سپیشل چیکر سے تباہ ہونے والے طیارے کی چیکنگ کرائی ہے۔ طیارے میں موجود ساتوں افراد محفوظ ہیں اور انہوں نے جنگل میں انتہائی کامیاب کریش لینڈنگ کی تھی“۔ میجر شانگ ہو نے کہا۔

”اب کہاں ہیں وہ ایجنٹ“...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

”فی الحال تو وہ شارلنگ جنگل میں ہی ہیں۔ چونکہ وہ اوپن ایئر میں ہیں اس لئے سپیشل راڈار سے انہیں لائیو چیک نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لئے مجھے جنگل کا سپیشل ہیلی کاپٹر میں جا کر سروے کرنا پڑے گا۔ میں اپنے ساتھ ماڈیکر گن لے جاؤں گا۔ ماڈیکر گن کے فائر سے بلیو لائٹ سارے جنگل میں پھیل جائے گی جس کا لنک سپیشل سیٹلائٹ سے کر دیا جائے تو جنگل کا ماحول آسانی سے چیک اور مانیٹر کیا جا سکتا ہے“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”تو دقت کس بات کی ہے۔ ماڈیکر گن سے جنگل میں بلیو ریز فائر کرو اور ان کا پتہ چلاؤ۔ اپنے ساتھ ہیلی کاپٹروں کا اسکوارڈ لے جاؤ اور کافرستانی ایجنٹ جہاں بھی دکھائی دیں انہیں ہلاک کر دو چاہے اس کے لئے تمہیں پورے شارلنگ جنگل کو ہی کیوں نہ تباہ کرنا پڑے“...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''یہ سب تو میں کر سکتا ہوں ماسٹر لیکن ماڈیکر گن ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ ماڈیکر گن کے لئے آپ کو خصوصی طور پر پرائم منسٹر سے بات کرنی پڑے گی۔ اگر وہ اس کی اجازت دیں گے تو پھر میں سپیشل لیبارٹری میں جا کر وہاں سے گن لے سکتا ہوں ورنہ نہیں''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ماڈیکر گن واقعی شوگران کی سب سے بڑی اور خاص ایجاد ہے جسے ابھی عام نہیں کیا گیا ہے اور ابھی تک چونکہ مزید گنیں نہیں بنائی گئی ہیں اس لئے اس گن کو لیبارٹری تک ہی محدود رکھا گیا ہے اور ضرورت کے وقت اسے لیبارٹری سے باہر لانے کے لئے پرائم منسٹر کے خصوصی اجازت نامے کی ضرورت ہوتی ہے''...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''یس ماسٹر اور شوگران میں آپ ہی وہ ہستی ہیں جو پرائم منسٹر سے خصوصی طور پر ماڈیکر گن لیبارٹری سے منگوانے کی اجازت لے سکتے ہیں''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا ماڈیکر گن کے سوا کسی اور ذریعے سے اس جنگل کو چیک نہیں کیا جا سکتا''...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''نو ماسٹر۔ جنگل میں بے شمار قبائل آباد ہیں۔ جن میں سب سے بڑا ہوشو قبیلہ ہے اور ہوشو قبیلے کے بارے میں آپ جانتے ہی ہیں کہ وہ کس نیچر کا ہے۔ اس قبیلے کا لاما تو انتہائی تنگ نظریے انسان ہے۔ اس نے جنگل میں اپنی حکومت قائم کر رکھی ہے جہاں

وہ کسی کی مخالفت برداشت نہیں کرتا نہ اندرونی اور نہ بیرونی۔ اس لاما کا نام توموہاما ہے جسے تابات سمیت شوگران میں بھی بے حد اہمیت حاصل ہے۔ اگر وہ بغاوت کا اعلان کر دے تو سارا ملک اس کی حمایت کے لئے اٹھ کھڑا ہو گا اس لئے کوئی بھی سرکاری ایجنسی اس کے خلاف کارروائی نہیں کرتی اور نہ ہی شارلنگ جنگل میں جاتی ہے''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''ہونہہ۔ تب تو واقعی اس جنگل میں خاموشی سے ہی چیکنگ کی جا سکتی ہے اور وہ بھی ماڈیکر گن کی ریز سے''...... ریڈ ڈریگن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس ماسٹر۔ اسی لئے میں نے آپ سے ماڈیکر گن کی بات کی تھی''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''اس کے لئے مجھے پرائم منسٹر صاحب کو اعتماد میں لینا پڑے گا۔ اگر میں نے انہیں کافرستانی ایجنٹوں کے بارے میں بتایا تو پھر وہ مجھ سے بے شمار سوالات پوچھنا شروع کر دیں گے اور میں فی الحال انہیں کافرستانی ایجنٹوں کے بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہتا''۔ ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''اوہ۔ پھر آپ انہیں کس طرح اعتماد میں لیں گے''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''مجھے پرائم منسٹر کو اسی بات کا یقین دلانا پڑے گا کہ شارلنگ جنگل میں واقعی اقوام متحدہ کا جیوگرافیکل سروے کرنے والا طیارہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گرا ہے اور اقوام متحدہ کے مخصوص ڈیپارٹمنٹ نے اس طیارے اور اس میں موجود سروے ٹیم کو چیک کرنے کی درخواست کی ہے تاکہ پتہ چلایا جا سکے کہ وہ زندہ ہیں یا نہیں۔ پرائم منسٹر صاحب جانتے ہیں کہ اقوام متحدہ کے چند مخصوص سیکشنز سے میرے براہ راست رابطے ہیں۔ پرائم منسٹر صاحب کو لاما تومو ہاما کے بارے میں بھی علم ہے اس لئے وہ میری باتوں پر یقین کر لیں گے اور مجھے ماڈیکر گن سے جنگل میں سرچ کرنے کی اجازت دے دیں گے''...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ یہ مناسب طریقہ ہے پرائم منسٹر صاحب کو اعتماد میں لینے کا''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''لیکن لاما تومو ہاما کی موجودگی میں ہم اس جنگل پر کوئی آپریشن نہیں کر سکیں گے۔ جنگل پر طیارے اور ہیلی کاپٹر تو پرواز کر سکتے ہیں لیکن اگر ہم نے جنگل میں کوئی کارروائی کی تو پھر تومو ہاما اس پر بے حد شور مچائے گا اور معاملہ پھر کھٹائی میں پڑ جائے گا''۔ ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ ہمارے لئے جنگل میں کارروائی کرنا مناسب نہیں ہو گا۔ ہم ماڈیکر گن ریز سے کافرستانی ایجنٹوں پر نظر رکھیں گے اور وہ جنگل سے نکل کر جیسے ہی شوگران کے کسی حصے میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے ہم ان کے خلاف بھرپور کارروائی کر دیں گے اس طرح انہیں بچ نکلنے کا

کوئی راستہ نہیں ملے گا''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''گڈ شو۔ یہ مناسب طریقہ ہے۔ اس طرح کافرستانی ایجنٹ شوگران میں کسی بھی راستے سے داخل نہیں ہو سکیں گے اور ان کا کام تمام کر دیا جائے گا''...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ اس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ہوشو قبیلے کے ہاتھ لگ جائیں۔ اگر ہوشو قبیلے نے انہیں پکڑ لیا تو پھر ان کی ہلاکت طے ہے۔ وہ ان کا انتہائی بھیانک حشر کریں گے اور انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشوں کے ٹکڑے کر کے جنگلی جانوروں کو کھلا دیں گے''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ اگر کافرستانی ایجنٹوں نے شوگران میں داخل ہونے کے لئے شارلنگ جنگل کا انتخاب کیا ہے تو وہ سوچ سمجھ کر ہی اس جنگل میں آئے ہوں گے اور اس جنگل کے قبیلوں کے بارے میں کون نہیں جانتا۔ ہو سکتا ہے کہ کافرستانی ایجنٹوں نے قبیلوں سے دور کسی ایسی جگہ طیارے کی کریش لینڈنگ کی ہو جہاں ہوشو اور دوسرے قبیلے والے نہ پہنچ سکتے ہوں اور وہ ان قبیلوں سے بچ کر شوگران میں داخل ہو جائیں''...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ پھر تو ہمیں جلد سے جلد جنگل کی سرچنگ کرنی شروع کر دینی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سوچتے رہ جائیں اور وہ جنگل سے نکل کر شوگران پہنچ جائیں''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ٹھیک ہے۔ تم انتظار کرو۔ میں ابھی پرائم منسٹر سے بات کرتا ہوں اور جلد سے جلد لیبارٹری سے ماڈیکر گن منگواتا ہوں"۔ ریڈ ڈریگن نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... میجر شانگ ہو نے کہا تو ریڈ ڈریگن نے اوکے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے سیل فون میز پر رکھا اور پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے فونز میں سے سرخ رنگ کے فون سیٹ کا رسیور اٹھا لیا اور پرائم منسٹر ہاؤس کے نمبر پریس کرنا شروع ہو گیا۔

دستک کی آواز سن کر ٹائیگر چونک پڑا۔ وہ فوراً بیڈ سے اترا اور وتے پہن کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کون ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ویٹر"...... باہر سے آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے اثبات میں سر لایا اور دروازے کا لاک کھول دیا۔ دروازے کا لاک کھول کر اس نے ہینڈل گھمایا تو باہر واقعی ایک ویٹر موجود تھا جس کے ہاتھ میں یک ٹرے تھی۔ ٹرے میں چائے کا سامان تھا۔ اسے دیکھ کر ٹائیگر نے اسے اندر آنے کا راستہ دے دیا۔ ویٹر اندر آیا تو ٹائیگر نے روازہ بند کر کے اسے لاک لگا دیا اور ویٹر کے پیچھے کمرے میں آ گیا۔

"کوئی خبر"...... ٹائیگر نے ویٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ویٹر نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک کاغذ کا ٹکڑا نکال کر ٹائیگر کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑھا دیا۔

’’یہ کیا ہے‘‘...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

’’اس پر ایک فون نمبر ہے۔ اس نمبر پر کال کریں‘‘...... ویٹ
نے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

’’کس سے بات کروں اس نمبر پر‘‘...... ٹائیگر نے پوچھا۔

’’یہ مس لاچائی کا نمبر ہے جو لاچائی کلب کی مالکہ ہے۔ اس
ڈبل ون کی ٹپ دینا تو وہ تمہاری بات سن بھی لے گی اور تمہار
مدد کے لئے آمادہ بھی ہو جائے گی‘‘...... ویٹر نے کہا۔

’’کہاں ہے لاچائی کلب‘‘...... ٹائیگر نے پوچھا۔

’’یہیں دارالحکومت میں ہے لیکن جب تک تم اس سے بات نہی
کرو گے وہ تمہارا کوئی کام نہیں کرے گی‘‘...... ویٹر نے کہا۔

’’اگر میں اس سے اس کے کلب میں جا کر مل لوں تو کیا
مناسب نہیں رہے گا‘‘...... ٹائیگر نے پوچھا۔

’’نہیں۔ پہلے اس سے فون پر بات کرو۔ ڈبل ون کا سن کر
وہ تمہیں ملاقات کا وقت دے گی اور یہ ضروری نہیں کہ وہ تم س
ملاقات کے لئے تمہیں اپنے کلب میں بلائے۔ وہ تمہیں کہیں ب
بلا سکتی ہے اور اگر تم واقعی اس سے مدد حاصل کرنا چاہتے ہو تو پ
وہ جہاں بھی بلائے وہاں پہنچ جانا‘‘...... ویٹر نے سنجیدگی سے کہا۔

’’کیا تمہیں یقین ہے کہ مس لاچائی مجھے شائی لاگ تک پہ
سکتی ہے‘‘...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہو۔

پوچھا۔

’’اس کے سوا تمہیں کوئی شائی لاگ تک نہیں پہنچا سکتا‘‘۔ ویٹر
نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر جیب میں ہاتھ ڈالا
اور بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر ویٹر کی طرف بڑھا
دی۔ نوٹوں کی گڈی دیکھ کر ویٹر کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔
اس نے جھپٹنے والے انداز میں ٹائیگر سے گڈی چھینی اور اپنے کوٹ
کی اندرونی جیب میں ڈال لی۔

’’رقم گن لو‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ پوری ہو
گی۔ اب میں چلتا ہوں‘‘...... ویٹر نے کہا۔

’’ایک منٹ۔ ایک بات اور بتاتے جاؤ‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’پوچھو‘‘...... ویٹر نے کہا۔

’’مس لاچائی کی فطرت کیسی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ کیسے
مزاج کی مالکہ ہے‘‘...... ٹائیگر نے پوچھا۔

’’وہ انتہائی سخت اور تلخ مزاج ہے۔ کسی سے سیدھے منہ بات
نہیں کرتی۔ وہ اپنے مقابلے میں مردوں کو انتہائی کمزور اور بودا سمجھتی
ہے۔ اس نے کنگفو، مارشل آرٹس اور ایسے ہی بہت سے آرٹس میں
بلیک بلٹس حاصل کر رکھی ہیں۔ اگر اسے کسی پر غصہ آ جائے تو وہ
اسے دھنک کر رکھ دیتی ہے‘‘...... ویٹر نے کہا۔

’’اور یہ ڈبل ون۔ جس کی تم نے مجھے ٹپ دی ہے۔ کیا مس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لاچائی اس سے ڈرتی ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں۔ مس لاچائی اور ڈبل ون جو یہاں کا بڑا ڈان ہے کا آپس میں گٹھ جوڑ ہے اور ان کا سائیڈ بزنس ایک دوسرے کے تعاون سے ہی چلتا ہے۔ اب یہ مت پوچھنا کہ سائیڈ بزنس کیا ہوتا ہے"۔ ویٹر نے کہا۔

"میں سمجھ سکتا ہوں۔ سائیڈ بزنس سے تمہاری مراد یقیناً شراب اور منشیات سے ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب میں جاؤں"...... ویٹر نے کہا۔

"ہاں جاؤ"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو ویٹر تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے دروازے تک آیا۔ ویٹر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تو ٹائیگر نے دروازہ بند کر کے اسے لاک لگا دیا۔ ٹائیگر اس وقت شوگران کے دارالحکومت کے ایک ہوٹل میں موجود تھا۔ عمران کے کہنے پر وہ اکیلا ہی یہاں پہنچا تھا۔ چونکہ پاکیشیا سے شوگران آنے کے لئے فری وے تھا اس لئے ٹائیگر کو یہاں پہنچنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی تھی۔ وہ ایک بزنس مین کے روپ میں یہاں پہنچا تھا اور اس نے ایک اعلیٰ ہوٹل میں قیام کیا تھا اور اب وہ زیر زمین دنیا کے افراد سے شائی لاگ کے کلب کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرتا پھر رہا تھا۔ اسے ایک ہوٹل کے ویٹر کی ٹپ ملی تو وہ فوراً اس ہوٹل میں شفٹ ہو گیا

ر پھر اس نے متعلقہ ویٹر تک رسائی حاصل کر لی۔ ویٹر انتہائی الاک اور لالچی تھا اس نے ٹائیگر کو کھل کر بات کرنے کا کہا تو ٹیگر نے اسے بتایا کہ اس کی ایک ساتھی لڑکی جو شوگران میں محض فریح کی غرض سے آئی تھی شائی لاگ کے ساتھیوں نے اغوا کر لی ہے اور وہ اپنی اس ساتھی لڑکی کو ہر صورت میں شائی لاگ کی قید سے آزاد کرانا چاہتا ہے لیکن اسے نہ تو شائی لاگ کا علم ہے اور نہ ی وہ یہ جانتا ہے کہ دارالحکومت میں شائی لاگ کا کلب کون سا ہے تو ویٹر نے اسے کچھ بتانے سے پہلے موٹی رقم کی ڈیمانڈ کر دی۔ ٹائیگر کو چونکہ خصوصی طور پر اس ویٹر سے معلومات ملنے کا یقین دلایا گیا تھا اس لئے ٹائیگر نے اس سے ڈیل کر لی اور اس نے ویٹر کو مخصوص رقم دینے کا وعدہ کر لیا۔ ویٹر نے اس سے آدھی رقم ایڈوانس لی اور آدھی کام ہونے کے بعد لینے کا کہا تھا۔ ویٹر نے ٹائیگر کو بتایا تھا کہ اگر وہ شائی لاگ سے اپنی دوست لڑکی کو آزاد کرنا چاہتا ہے تو پھر وہ مس لاچائی کی خدمات حاصل کرے۔ مس لاچائی اسے نہ صرف شائی لاگ تک پہنچا سکتی تھی بلکہ وہ اسے یہ بھی بتا سکتی تھی کہ ٹائیگر جس لڑکی کی تلاش میں ہے اسے شائی لاگ نے کہاں قید کیا ہوگا۔ ٹائیگر نے مس لاچائی کے بارے میں پوچھا کہ وہ اسے کہاں ملے گی تو ویٹر نے اسے اپنے کمرے میں ہی انتظار کرنے کا کہا تھا اور اب جب وہ آیا تو اس نے مس لاچائی کا ایک نمبر اسے تھما دیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ویٹر کے جانے کے بعد ٹائیگر چند لمحے غور سے اس نمبر کو دیکھتا رہا پھر اس نے سائیڈ میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر ویٹر کے دیئے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس لاچائی کلب"...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیا آپ مس لاچائی بول رہی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ میں کلب کی کاؤنٹر گرل بول رہی ہوں۔ آپ کون"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے مس لاچائی سے بات کرنی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سوری۔ مس لاچائی ہر کسی سے بات نہیں کرتی"...... دوسری طرف سے کاؤنٹر گرل نے کہا اور اس سے پہلے کہ ٹائیگر مزید کوئی بات کرتا دوسری طرف رسیور رکھ دیا گیا۔ ٹائیگر کو اس طرح فون بند کرنے پر بے حد غصہ آیا۔ اس نے ری ڈائل کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس لاچائی کلب"...... دوسری طرف سے اسی لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"تمہیں یہاں کس نانسنس نے جاب دی ہے نانسنس گرل"۔ ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کون بول رہے ہیں آپ"...... دوسری طرف سے لڑکی نے ٹائیگر کا غصیلا لہجہ سن کر قدرے پریشانی کے عالم میں

۔

"میں نے تم سے مس لاچائی سے بات کرانے کا کہا تھا اور تم فون بند کر دیا۔ جانتی ہو میں کون ہوں اور کوئی میری پوری بات سنے بغیر فون بند کر دے تو میں اسے آ کر فوراً گولی مار دیتا ہوں"۔ ٹائیگر نے اسی طرح انتہائی غصے سے کہا۔

"کون ہیں آپ"......لڑکی نے کہا۔

"ڈبل ون"...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

"اوہ اوہ۔ سس۔ سس۔ سوری سر۔ وہ میں۔ وہ وہ"...... ڈبل ون کا سن کر لڑکی نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا جیسے ڈبل ون کا نام سن کر اس کا خون خشک ہو گیا ہو۔

"جلدی کرو اور فوراً میری مس لاچائی سے بات کراؤ۔ اگر میں یہاں آ گیا تو میں اپنے ریوالور کی تمام گولیاں تمہارے نازک بدن میں اتار دوں گا"...... ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ میں ابھی بات کراتی ہوں۔ ایک منٹ ہولڈ آن پلیز"...... کاؤنٹر گرل نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر رسیور میں ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

"یس لاچائی سپیکنگ"...... چند لمحوں کے بعد ایک پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ڈرینک بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کون ڈرینک"...... کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ڈرینک کی اہمیت بتانے کے لئے کیا ڈبل ون کا کوڈ کافی ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ڈبل ون۔ اوہ۔ ٹھیک ہے"...... لاچائی نے چونک کر کہا۔

"میں تم سے ملنا چاہتا ہوں مس لاچائی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کب اور کہاں"...... لاچائی نے بغیر کسی تردد کے کہا۔

"جہاں تم کہو اور ملاقات جلد سے جلد بلکہ آج اور ابھی ہو جائے تو اچھا ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم مجھ سے کس سلسلے میں ملنا چاہتے ہو۔ جب تک تم مجھے ٹپ نہیں دو گے میں یہ طے نہیں کر سکتی کہ تم سے کب اور کہاں ملنا چاہئے"......لاچائی نے اسی طرح پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

"بی ایس کے ایک ایجنٹ کے بارے میں معلومات چاہئیں"۔ ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ ٹھیک ہے۔ تم مجھے اپنا سیل فون نمبر دے دو۔ میں تمہیں ایک گھنٹے بعد کال کروں گی اور پھر میں تمہیں جہاں آنے کا کہوں وہاں پہنچ جانا"......لاچائی نے کہا۔

"میرے پاس یہاں کا سیل فون نہیں ہے۔ تم مجھے اپنا نمبر بتا دو۔ میں ایک گھنٹے کے بعد تمہیں خود کال کر لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے۔ نمبر نوٹ کرو میرا"...... لاچائی نے کہا اور پھر وہ ٹائیگر

کو اپنے سیل فون کا نمبر نوٹ کرانے لگی۔

"ایک گھنٹے بعد کال کرنا اور کوڈ کے طور پر ڈبل ون کا نام لینا۔ بس سمجھ جاؤں گی کہ تمہاری کال ہے"...... لاچائی نے کہا۔

"اوکے"...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے لاچائی نے کال ڈسکنکٹ کر دی۔

"کون ہو سکتی ہے یہ مس لاچائی اور اس کا شائی لاگ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ویٹر بتا رہا تھا کہ اس لڑکی کے بغیر نہ تو میں شائی لاگ تک پہنچ سکتا ہوں اور نہ ہی مجھے روزی راسکل کے بارے میں کچھ پتہ چل سکتا ہے کہ شائی لاگ نے اسے کہاں قید کر رکھا ہے"...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک سوچتا رہا لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اس نے چائے منگوا کر پی اور پھر ایک گھنٹے کے بعد اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور لاچائی کے نمبرز پریس کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ ملتے ہی لاچائی کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ڈبل ون"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ تم۔ ٹھیک ہے۔ میں ایک ایڈریس بتا رہی ہوں۔ اس ایڈریس پر پہنچ جاؤ۔ میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں"......لاچائی نے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کو ایک کمرشل پلازہ کے فلیٹ کا نمبر نوٹ کرا دیا۔

"میں یہاں تمہارا آدھا گھنٹہ انتظار کروں گی۔ اگر تم آدھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گھنٹے تک نہ آئے تو پھر میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔ اس کے بعد مجھ سے دوبارہ ملنے کے لئے کوئی کال نہ کرنا''...... لاچانی نے کہا اور اس سے پہلے کہ ٹائیگر کچھ کہتا لاچانی نے رابطہ ختم کر دیا۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ پہلے سے ہی تیار تھا۔ اس نے ہلکے بلیوکلر کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ شکل وصورت سے وہ ایشیا کا کامیاب بزنس مین ہی دکھائی دے رہا تھا۔ کمرے سے نکل کر وہ لفٹ کی طرف بڑھا اور پھر لفٹ میں سوار ہو کر وہ گراؤنڈ فلور پر آ گیا۔ کاؤنٹر پر اس نے ہوٹل کے کمرے کی چابی جمع کرائی اور پھر وہ ہوٹل کے مین دروازے سے نکل کر باہر آ گیا۔ ہوٹل سے نکل کر اس نے سڑک پر آ کر ایک ٹیکسی ہائر کی اور ٹیکسی میں سوار ہو گیا۔

''شن ون پلازہ''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا کر ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ ٹیکسی شہر کی مصروف سڑکوں پر دوڑتی رہی اور پھر ایک کمرشل پلازہ کے مین گیٹ کے سامنے آ کر رک گئی۔ ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر وہ اس پلازہ کی طرف بڑھ گیا۔ پلازہ کی ایک لفٹ میں سوار ہو کر وہ دسویں فلور پر پہنچ گیا اور پھر وہ مختلف راستوں سے گزرتا ہوا ایک فلیٹ کے دروازے پر آ کر رک گیا۔ اس نے دروازے کی سائیڈ دیوار پر لگی کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھی تو اندر گھنٹی بجنے کی آواز

سنائی دی۔ کال بیل کے ساتھ انٹر کام بھی لگا ہوا تھا۔

''یس''...... انٹر کام سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ڈبل ون''...... ٹائیگر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تم آ گئے۔ اوکے۔ میں دروازہ کھولتی ہوں''...... انٹرکام سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور پھر کھٹک کی آواز کے ساتھ فلیٹ کا دروازہ کھل گیا۔ شاید اسے اندر سے کسی ریموٹ کنٹرول سسٹم سے کھولا گیا تھا۔ ٹائیگر نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ سامنے ایک چھوٹی اور پتلی سی راہداری تھی جس کے سامنے ایک بڑا ل کمرہ دکھائی دے رہا تھا۔ ٹائیگر جیسے ہی اندر آیا اس کے عقب بں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

''چلے آؤ اندر''...... ہال سے وہی نسوانی آواز سنائی دی جو ائیگر نے باہر انٹر کام پر سنی تھی۔ ٹائیگر آگے بڑھا اور ہال میں گیا جسے سٹنگ روم کے طرز پر سجایا گیا تھا۔ سامنے ایک نوجوان ڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کے نقوش شوگرانیوں سے مختلف تھے لیکن ہرحال وہ ایشیائی ہی لگ رہی تھی۔ اس کے بال اخروٹی رنگ کے تھے جو اس کے شانوں تک پھیلے ہوئے تھے اور اس نے جینز اور یاہ رنگ کی لیڈیز جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے سامنے میز پر رائی فروٹ کی ٹرے پڑی ہوئی تھی۔

''آؤ۔ بیٹھو''...... لڑکی نے اس کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے وئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں نجانے کیا بات تھی کہ ٹائیگر کو یوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لگ رہا تھا جیسے وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کا دماغ پڑھ رہی ہو۔ ٹائیگر آگے بڑھا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

’’مس لاچائی......‘‘ ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ میں ہی ہوں مس لاچائی اور مجھے مس کہنے کی ضرورت نہیں۔ ٹو بی فرینک میں صرف لاچائی کہلانا زیادہ پسند کرتی ہوں‘‘۔ لڑکی نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’میں تمہارا مشکور ہوں کہ تم نے مجھے ملاقات کا وقت دیا‘‘۔ ٹائیگر نے سلسلہ کلام کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

’’یہ ملاقات صرف ڈبل ون کے حوالے سے ہو رہی ہے ورنہ میں اس طرح کسی سے ملنا پسند نہیں کرتی‘‘...... لاچائی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

’’بہرحال پھر بھی تمہارا شکریہ‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’ٹو دی پوائنٹ بات کرو مسٹر۔ میرے پاس ان فضول باتوں کے لئے وقت نہیں ہے‘‘...... لاچائی نے منہ بنا کر کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ اب میں تم سے ٹو دی پوائنٹ بات کروں گا‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’پہلے اپنا نام بتاؤ‘‘...... لاچائی نے کہا۔

’’کیا نام بتانا ضروری ہے‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’مت بتاؤ۔ یہ بتاؤ مجھ سے کیا کام ہے۔ جس کے لئے تم نے

ڈبل ون کا حوالہ دیا تھا‘‘...... لاچائی نے لاپرواہی سے کہا۔

’’شائی لاگ کے بارے میں کیا جانتی ہو‘‘...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو لاچائی یوں اچھلی جیسے ٹائیگر نے اس کے سر پر بم مار دیا ہو۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

’’شائی لاگ۔ کون شائی لاگ۔ کس شائی لاگ کی بات کر رہے ہو‘‘...... لاچائی نے تیز لہجے میں کہا لیکن اس کے لہجے میں کھوکھلا پن تھا جسے ٹائیگر نے صاف محسوس کر لیا تھا۔

’’وہ شائی لاگ جس کا تعلق بلیک اسکارپین سے ہے‘‘...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’سوری مسٹر۔ میں کسی شائی لاگ اور بلیک اسکارپین کو نہیں جانتی۔ تمہیں میرے بارے میں کسی نے غلط ٹپ دی ہے۔ تم یہاں سے جا سکتے ہو‘‘...... لاچائی نے انتہائی سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

’’کسی اور نے نہیں مجھے یہ ٹپ ڈبل ون نے ہی دی تھی‘‘۔ ٹائیگر نے کہا۔

’’نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ ڈبل ون میرے بارے میں کسی کو ایسی غلط انفارمیشن نہیں دے سکتا۔ جب میں کسی شائی لاگ اور بلیک اسکارپین کو نہیں جانتی تو پھر میں ان کے بارے میں تمہیں کیسے کچھ بتا سکتی ہو‘‘...... لاچائی نے منہ بنا کر کہا۔

’’تو تم کیا سمجھی تھی کہ مجھے ڈبل ون نے تمہارے پاس آنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے لئے کیوں کہا تھا''...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں سمجھی تھی کہ تم کوئی ڈیلر ہو اور مخصوص سامان کے لئے مجھ سے ڈیل کرنا چاہتے ہو''......لاچائی نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے تمہاری شراب اور منشیات سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ مجھے شائی لاگ کی تلاش ہے اور اس کے بارے میں تم سے بہتر کوئی نہیں جانتا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''سوری۔ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ اب تم جاؤ یہاں سے''...... لاچائی نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر غصے کی سرخی پھیل گئی تھی۔ اسے اٹھتا دیکھ کر ٹائیگر بھی ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ تم شائی لاگ کے بارے میں سب کچھ جانتی ہو لیکن مجھے بتانا نہیں چاہتی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ جاؤ یہاں سے۔ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی''...... لاچائی نے اس بار حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''اور میں تم سے بات کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''تم کسی عام عورت کے سامنے نہیں لاچائی کے سامنے کھڑے ہو مسٹر اور میرے بارے میں تم نہیں جانتے۔ میں تم جیسے دس سورماؤں پر بھاری پڑ سکتی ہے''...... لاچائی نے غرا کر کہا۔

''میں یہاں تم سے لڑنے نہیں صرف تم سے بات کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اگر تم میری مدد کرو گی تو میں تمہیں اس کی منہ مانگی قیمت دے سکتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا وہ حتی الوسع اس سے نرم لہجے میں بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''تمہیں شاید اپنی زندگی سے لگاؤ نہیں ہے جو تم مجھ سے ایسی بات کر رہے ہو۔ میں تم سے کہہ چکی ہوں کہ میں کسی شائی لاگ کو نہیں جانتی۔ اگر جانتی بھی ہوتی تو میں تمہیں اس کے بارے میں کچھ نہ بتاتی اور اب میں تم سے آخری بار کہہ رہی ہوں کہ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ......'' لاچائی نے غصے سے بری طرح سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

''ورنہ کیا کرو گی تم''...... ٹائیگر نے مسکرا کر کہا۔ اس کی بات سن کر لاچائی کے حلق سے انتہائی غراہٹ بھری آواز نکلی اور دوسرے ہی لمحے اس نے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک منی پسٹل نکال لیا۔ اس نے جس پھرتی اور مہارت سے جیب میں ہاتھ ڈال کر پسٹل نکالا تھا اس پر ٹائیگر دل ہی دل میں اس کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔

''ورنہ میں تمہیں یہیں شوٹ کر دوں گی''......لاچائی نے کہا۔

''یہ لیڈیز پسٹل ہے اور لیڈیز پسٹل سے شیروں کا شکار نہیں کیا جا سکتا''...... ٹائیگر نے مسکرا کر کہا۔

''پسٹل سے نکلنے والی گولی جب شیر کے سر میں گھستی ہے تو وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھی ایک لمحے میں ڈھیر ہو جاتا ہے''......لاچائی نے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید بات کرتی اسی لمحے ٹائیگر کی لات پوری قوت سے لاچائی کے پسٹل والے ہاتھ پر پڑی اور لاچائی کے ہاتھ سے پسٹل نکل کر دور جا گرا۔ اس سے پہلے کہ لاچائی کچھ سمجھتی ٹائیگر اچھل کر اس کے قریب آیا اور اس کا بھرپور مکا لاچائی کی کنپٹی پر پڑا۔ لاچائی کے حلق سے چیخ نکلی، اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کے دوسرے زور دار مکے نے اسے سنبھلنے کا موقع نہ دیا اور وہ الٹ کر اسی صوفے پر گرتی چلی گئی جس سے وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی۔ ٹائیگر نے اس کا جارحانہ انداز دیکھ لیا تھا اسے معلوم تھا کہ لاچائی ٹاپ فائٹر ہے۔ وہ اس کے خاتون ہونے کی وجہ سے اس سے لڑنا نہیں چاہتا تھا اس لئے اس نے موقع کا بھرپور فائدہ اٹھا کر اسے بے ہوش کر دیا تھا اور لاچائی، شاید ٹائیگر کے ڈھیلے انداز سے یہی سمجھ بیٹھی تھی کہ وہ عام سا مڈل مین ہے۔ اسی غلط فہمی کی بنا کر وہ مار کھا گئی تھی اور ٹائیگر کے دو ہی مکوں سے بے ہوش ہو گئی تھی۔

اسے بے ہوش ہوتے دیکھ کر ٹائیگر نے جیب سے نائلون کی رسی کا گچھا نکالا جو وہ اسی مقصد کے لئے اپنے ساتھ لایا تھا۔ اس نے بے ہوش پڑی ہوئی لاچائی کے ہاتھ اس کی پشت پر باندھ دیئے۔ بازو باندھنے کے بعد اس نے اس کا جسم اور اس کی دونوں پنڈلیاں بھی باندھیں اور پھر اسے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔

کرسی پر ڈالنے کے بعد ٹائیگر چند لمحے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر اس کا ہاتھ تیزی سے گھوما اور کمرہ زوردار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا لیکن اس تھپڑ کا لاچائی پر کوئی اثر نہ ہوا تو ٹائیگر کا ہاتھ مشین کی سی تیزی سے چلنا شروع ہو گیا اور کمرہ زوردار تھپڑوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ پانچویں تھپڑ پر لاچائی نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھی ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ تم نے مجھے اس طرح سے کیوں باندھا ہے''۔ لاچائی نے ٹائیگر کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے حلق کے بل چیخ کر کہا۔

''تمہارا منہ کھلوانے کے لئے''...... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے تیز دھار خنجر نکالا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ لاچائی کے منہ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے لاچائی کی پیشانی کی آدھی سے زیادہ کھال خنجر سے اس طرح اُڑا دی جیسے قصائی انتہائی مہارت سے بکرے کی کھال اتارتا ہے۔ لاچائی کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ گیا اور اس کا جسم بری طرح سے کسمسانے لگا۔

''اگر تمہارے منہ سے چیخ نکلی تو ایک لمحے میں گردن کاٹ دوں گا''...... ٹائیگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا اور لاچائی کا چیخ مارنے کے لئے کھلتا ہوا منہ ایک جھٹکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے بند ہو گیا البتہ اس کا چہرہ تکلیف کو برداشت کرنے کی وجہ سے اور زیادہ بگڑ گیا تھا۔

"بولو۔ کہاں ہے شائی لاگ۔ اور سنو اگر تم نے غلط بیانی سے کام لیا تو میں تمہارا یہ خوبصورت چہرہ بگاڑ کر تمہیں سڑک پر پھینک دوں گا۔ بولو"...... ٹائیگر کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ لاچائی جیسی خطرناک اور طاقتور عورت کا جسم بھی نمایاں طور پر کانپ اٹھا۔

"لل لل۔ لیکن......" لاچائی نے کہنا چاہا ابھی اس کے منہ سے اتنا ہی نکلا تھا کہ اسی لمحے ٹائیگر کا خنجر والا ہاتھ گھوما اور لاچائی حلق کے بل دھاڑتی ہوئی چیخنے ہی لگی تھی کہ ٹائیگر نے ایک بار پھر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ لاچائی کی چیخ اس کے منہ میں ہی گھٹ کر رہ گئی۔ ٹائیگر نے اس بار خنجر مار کر اس کی ناک اڑا دی تھی۔ اس کے منہ پر ہاتھ رکھنے کی وجہ سے ٹائیگر کا ہاتھ خون سے سرخ ہوتا جا رہا تھا اور لاچائی کرسی پر پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپنا شروع ہو گئی تھی۔

"کہا ہے نا حلق سے آواز نکلی تو گردن کاٹ دوں گا"۔ ٹائیگر نے انتہائی خونخوار لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لاچائی کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔ لاچائی کا جسم ابھی تک پھڑک رہا تھا اس کی آنکھوں سے تکلیف کی شدت سے آنسو نکل آئے تھے۔ تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے اس نے مضبوطی سے دانتوں پر دانت جما لئے تھے۔

"تت۔ تت۔ تم۔ تم بہت ظالم اور بے رحم انسان ہو"۔ لاچائی نے تکلیف کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی تم نے میرا ظلم کہاں دیکھا ہے۔ میں اگر اپنے اصل رنگ میں آ گیا تو تمہارا یہ خوبصورت جسم یہاں ٹکڑوں میں بکھر جائے گا"...... ٹائیگر نے غرا کر کہا تو لاچائی ایک بار پھر کانپ اٹھی۔

"اب تمہارے منہ سے شائی لاگ کا ٹھکانہ بتانے کے سوا کچھ نہیں نکلنا چاہئے ورنہ......" ٹائیگر نے کہا۔

"وہ یہاں بے شمار کلبوں کا مالک ہے۔ کبھی وہ کسی کلب میں ہوتا ہے اور کبھی کسی میں"...... لاچائی نے کہا۔

"اس کا کوئی تو مستقل ٹھکانہ ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وانڈو کلب۔ وہ اپنا زیادہ وقت وانڈو کلب میں گزارتا ہے"۔ لاچائی نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وانڈو کلب"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میٹرو پلازہ کے گراؤنڈ فلور پر"...... لاچائی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے میٹرو پلازہ کا ایڈریس بتا دیا۔

"اس کا خصوصی فون نمبر بتاؤ"...... ٹائیگر نے کہا تو لاچائی نے اسے شائی لاگ کا فون نمبر بتا دیا۔

"اگر تم نے غلط بیانی کی تو اس کا انجام بے حد بھیانک ہو گا کیونکہ میں اس نمبر اور ایڈریس کی تصدیق کئے بغیر تمہاری جان نہیں چھوڑوں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں غلط بیانی نہیں کر رہی"...... لاچائی نے کہا۔ اس کا چہرہ بدستور تکلیف سے بگڑا ہوا تھا۔

"او کے۔ اب یہ بتاؤ کہ شائی لاگ سے ملنے کے لئے مجھے کیا کرنا ہو گا۔ کوئی آسان راستہ بتاؤ تا کہ میں اس تک ڈائریکٹ پہنچ سکوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ سپیشل ڈیل کرنے والوں کے سوا کسی سے نہیں ملتا"۔ لاچائی نے کہا۔

"سپیشل ڈیل مطلب"...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"گرین پاؤڈر۔ وہ گرین پاؤڈر کا بہت بڑا بیوپاری ہے اور گرین پاؤڈر کی ڈیلنگ وہ خود کرتا ہے اور وہ بھی غیر ملکیوں کے ساتھ"...... لاچائی نے کہا۔

"گرین پاؤڈر کیا منشیات کی کوئی نئی قسم ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہ پاؤڈر عام منشیات سے دس گنا تیز اور سکون آور ہے۔ بے شمار نشہ آور ادویات کو ملا کر یہ ایک خاص نسخے سے تیار کیا جاتا ہے جس کا فارمولا شائی لاگ کے پاس ہے۔ تیز اور سکون آور ہونے کی وجہ سے یہ نشہ تیزی سے پوری دنیا میں پھیلتا جا رہا ہے اس لئے اس کی بڑے پیمانے پر ترسیل کی ساری ڈیلنگ شائی لاگ خود کرتا ہے"...... لاچائی نے جواب دیا۔

"کم از کم اس سے کتنی مالیت کی ڈیل کرنی پڑتی ہے"۔ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دس لاکھ ڈالرز اس کی کم از کم حد ہے۔ اس سے زائد کی ڈیل ہو تو اس میں خصوصی رعایت بھی دیتا ہے"...... لاچائی نے کہا۔

"کیا اس سے ڈیل کرنے کا کوئی خاص طریقہ ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کے مخصوص نمبر پر چند کوڈ ورڈز کا تبادلہ ہوتا ہے۔ مطمئن ہونے کے بعد میری طرح شائی لاگ اپنے کلائنٹ کو اپنی مرضی کی جگہ پر بلاتا ہے اور پھر ڈیلنگ ہوتی ہے۔ اگر وہ ڈیل سے مطمئن ہو جائے تو مزید باتیں طے ہو جاتی ہیں"...... لاچائی نے کہا۔

"کوڈ ورڈز بتاؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"گرین پاؤڈر کے لئے اسے فون کر کے گرین ڈیل کہنا پڑتا ہے پھر وہ ڈیل کی مالیت کا پوچھے گا۔ دس لاکھ ڈالر کی ڈیل کے لئے ٹین کہنا پڑتا ہے۔ اسی طرح ڈیل پندرہ لاکھ ڈالر کی ہو تو ففٹین اور اگر اس سے زائد مالیت کی ڈیل کرنی ہو تو ڈالرز کا فگر بتانا پڑتا ہے۔ بیس لاکھ ڈالر کے لئے ٹوئنٹی اور پچیس لاکھ ڈالر کے لئے ٹوئنٹی فائیو۔ اس کے بعد شائی لاگ فون کرنے والے کو کسی مخصوص پوائنٹ پر بلاتا ہے جہاں اس کی اپنی اجارہ داری ہوتی ہے اور وہیں وہ آنے والے کو پرکھتا ہے اور اس سے ڈیل فائنل کرتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے“...... لاچائی نے جواب دیا تو ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”کیا تم اس کے لئے کمیشن ایجنٹ کے طور بھی کام کرتی ہو“۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

”ہاں۔ اگر میں اس سے کسی کی ڈیل کراتی ہوں تو وہ مجھے ہر ڈیل کا فائیو پرسنٹ دیتا ہے“...... لاچائی نے جواب دیا تو ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”اب میں تم سے جو سوال پوچھنے لگا ہوں مجھے اس کا صحیح صحیح اور سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ اگر مجھے تمہارے بیان میں معمولی سے جھوٹ کا عنصر محسوس ہوا تو یہ تمہارے منہ سے نکلنے والا آخری جملہ ہو گا“...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

”تم جیسے ظالم اور بے رحم انسان کے سامنے کوئی جھوٹ بولنے کی جرأت کیسے کر سکتا ہے۔ پوچھو۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو“...... لاچائی نے منہ بنا کر کہا۔

”روزی راسکل کے بارے میں کیا جانتی ہو“...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”روزی راسکل۔ کون روزی راسکل“...... لاچائی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ٹائیگر اس کے بولنے کے انداز سے سمجھ گیا کہ اس کی حیرت مصنوعی نہیں تھی۔

”میں اس ایشیائی لڑکی کی بات کر رہا ہوں جسے شائی لاگ نے

ہیں قید کر رکھا تھا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اوہ۔ تو تم اس لڑکی کے لئے یہاں آئے ہو“...... لاچائی نے بنک کر کہا۔

”ہاں۔ کیا جانتی ہو اس لڑکی کے بارے میں اور اب وہ کہاں ہے“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”وہ لڑکی تمہاری طرح انتہائی خطرناک اور تیز تھی۔ شائی لاگ نے اسے ایک ہوٹل سے اغوا کیا تھا اور اسے لے کر اپنے کلب میں گیا تھا اور اس نے کلب کے نیچے موجود ایک بلائنڈ ٹنل میں سے قید کر دیا تھا لیکن وہ لڑکی ٹنل توڑ کر گٹر لائن کے راستے وہاں سے بھاگ نکلی تھی اور شائی لاگ کی رہائش گاہ تک جا پہنچی تھی۔ اس کے قدموں کے نشان دیکھ کر شائی لاگ کے آدمی اس تک پہنچ گئے تھے لیکن اس لڑکی نے آخری دم تک ہتھیار نہیں ڈالے تھے اور وہ شائی لاگ کے ساتھیوں سے لڑتی رہی تھی لیکن پھر اس کی بدقسمتی کہ وہ شائی لاگ کے آدمیوں کی گولیوں کا نشانہ بن گئی“...... لاچائی نے کہا اور اس کی آخری بات سن کر ٹائیگر بری طرح سے اچھل پڑا۔

”گولیوں کا نشانہ۔ کیا وہ ہلاک ہو گئی ہے“...... ٹائیگر نے بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

”نہیں۔ اسے تین گولیاں لگی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ بچ گئی تھی“...... لاچائی نے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر روزی راسکل کے زندہ ہونے کا سن کر سکون آ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اب کہاں ہے وہ"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"شائی لاگ کو نجانے اس لڑکی سے کیا مطلب ہے جو اس نے اب تک نہ صرف اسے زندہ رکھا ہوا ہے بلکہ وہ اس کا علاج بھی کراتا پھر رہا ہے۔ اس نے لڑکی کو کسی خفیہ جگہ منتقل کر دیا ہے جس کے بارے میں سوائے اس کے اور کوئی نہیں جانتا"...... لاچائی نے منہ بنا کر کہا جیسے اسے شائی لاگ پر غصہ ہو کہ اس نے لڑکی کو اب تک زندہ کیوں رکھا ہوا ہے۔

"کیا تم نہیں جانتی کہ شائی لاگ اس لڑکی سے کیا چاہتا ہے"۔ ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے اس سے پوچھنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن اس نے بتایا تھا کہ یہ بلیک اسکارپین کا ٹاپ سیکرٹ ہے جس کے بارے میں وہ کسی کو کچھ نہیں بتا سکتا۔ مجھے بھی نہیں حالانکہ میں اس کی سب سے بڑی راز دار ہوں"...... لاچائی نے کہا۔

"تمہارا سیل فون کہاں ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میری جیب میں۔ کیوں"...... لاچائی نے کہا۔ ٹائیگر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اس کی جیکٹ کی ایک جیب میں ہاتھ ڈال کر اس کا سیل فون نکال لیا۔

"مجھے تصدیق کراؤ کہ اب تک تم نے جو کہا ہے وہ سچ ہے اس کے بعد میں تمہیں اسی حال میں چھوڑ کر یہاں سے چلا جاؤں گا اور اگر تمہاری ایک بھی بات غلط نکلی تو اس کا انجام تم جانتی ہو"۔ ٹائیگر

نے کہا۔

"میں تمہیں تصدیق کرا دوں گی لیکن یہ یاد رکھنا کہ تم شائی لاگ سے اس لڑکی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکو گے۔ شائی لاگ کو اگر تم پر ذرا بھی شک ہو گیا تو تمہارا انجام بے حد بھیانک ہو گا وہ اپنے دشمنوں کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے"...... لاچائی نے کہا۔

"مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ تم شائی لاگ سے بات کرو بس اور مجھے کچھ نہیں سننا"...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا تو لاچائی نے اس کی طرف زہریلی نظروں سے دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر نے لاچائی کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور کالنگ بٹن پریس کرتے ہی اس نے سیل فون کا سپیکر آن کر دیا۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک پھاڑ کھانے والی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے لاچائی کی آنکھوں کے سامنے خنجر لہراتے ہوئے سیل فون اس کے منہ کے قریب کر دیا۔

"لاچائی بول رہی ہوں"...... لاچائی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم۔ بولو کیوں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"گرین ڈیل"...... لاچائی نے کہا۔

"اوہ۔ کتنی مالیت کی ڈیل ہے"...... دوسری طرف سے چونک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر پوچھا گیا تو لاچائی نے ٹائیگر کی طرف دیکھا جیسے وہ ڈیل کی مالیت کے لئے پوچھ رہی ہو۔ ٹائیگر نے اسے بیس لاکھ ڈالر کی ڈیل کا اشارہ کیا۔

''ٹوینٹی''...... لاچائی نے کہا۔

''گڈ شو۔ کون ہے جو اتنی مالیت کا گرین پاؤڈر حاصل کرنا چاہتا ہے کیا تم اسے جانتی ہو''...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''ہاں۔ اس کا تعلق ایکریمیا کی ریاست اری زونا سے ہے اور وہ اری زونا کی بلیک سینڈیکیٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ میری بلیک سینڈیکیٹ کے چیف ریڈم سے بات ہوئی تھی۔ چونکہ اس کے ساتھ میری کھل کر بات نہیں ہوئی تھی اس لئے وہ ڈیل کے لئے خود یہاں آ گیا ہے اور اب وہ میرے سامنے بیٹھا ہے''...... لاچائی نے کہا اور اس کی ذہانت آمیز باتیں سن کر ٹائیگر اس کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں اس پر بھروسہ ہے تو پھر مجھے اس سے ملنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم اسے میرا نمبر دے دو اور اس سے کہو کہ وہ دو گھنٹے بعد مجھے کال کرے اور مجھے اپنا نام بتا کر گرین ڈیل کے ساتھ تمہارے نام کا حوالہ دے تو میں اسے کسی مخصوص پوائنٹ پر بلا لوں گا''...... شائی لاگ نے کہا۔

''اوکے۔ میں اسے بتا دیتی ہوں''...... لاچائی نے کہا۔

''اس کا نام کیا ہے''...... شائی لاگ نے پوچھا۔

''جیمز۔ جیمز مارک''...... لاچائی نے ٹائیگر کی طرف غور سے یکھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ ابھی میں مصروف ہوں۔ دو گھنٹوں بعد میری اس ے بات کرا دینا''...... شائی لاگ نے کہا۔

''اوکے۔ اور ہاں تم سے اس لڑکی کے بارے میں کچھ پوچھنا ا''...... لاچائی نے ٹائیگر کے اشارے پر کہا۔

''کون سی لڑکی''...... شائی لاگ نے پوچھا۔

''وہی جس نے تمہارے کلب کی بلائنڈ ٹنل سے فرار ہونے کی وشش کی تھی اور تمہارے ساتھیوں کی گولیوں کا نشانہ بن گئی تھی''۔ چائی نے پوچھا۔

''کیوں۔ تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہو''۔ شائی ل نے جیسے چونکتے ہوئے کہا۔

''تم جانتے ہو کہ میں اپنے سوا تمہارے پاس کسی اور لڑکی کی جودگی برداشت نہیں کرتی۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ گولیاں لگنے کے جود وہ زندہ بچ گئی تھی اور تم نے اسے کا علاج کرایا تھا اور اس ے جسم سے گولیاں نکلوا لی تھیں۔ مجھے اس بات پر بے حد تشویش ہ کہ میرے ہوتے ہوئے تم کسی اور لڑکی کی اس قدر کیئر کرو''۔

چائی نے کہا تو دوسری طرف شائی لاگ بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو تم اس سے جیلس فیل کر رہی ہو''...... شائی لاگ نے ہنستے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے کہا۔

"ہاں"...... لاچائی نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ تم جانتی ہو کہ میں تمہارے سوا کسی اور کو پسند نہیں کرتا۔ اسے زندہ رکھنا سینڈیکیٹ کی ضرورت ہے۔ جیسے ہی ضرورت ختم ہو جائے گی اسے بھی ختم کر دیا جائے گا"...... شائی لاگ نے کہا۔

"کیسی ضرورت"...... لاچائی نے پوچھا۔

"اس بات کا میں تمہیں پہلے بھی جواب دے چکا ہوں کہ سینڈیکیٹ کے کچھ ایسے سیکرٹ ہوتے ہیں جو شیئر نہیں کئے جا سکتے یہ بھی ایک سیکرٹ ہے جسے میں کسی بھی صورت میں اوپن نہیں کر سکتا"...... شائی لاگ نے اس بار درشت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ اس وقت وہ لڑکی کہاں ہے اور کس حال میں ہے"...... لاچائی نے پوچھا۔

"وہ جہاں بھی ہے اور جس حال میں بھی ہے ٹھیک ہے۔ تم ان باتوں کو چھوڑو اور بلاوجہ میرا وقت ضائع مت کرو۔ گڈ بائے"۔ شائی لاگ نے اس بار سرد لہجے میں کہا اور لاچائی کی بات سنے بغیر فون بند کر دیا۔ اس کے فون بند کرنے پر لاچائی بے بسی سے ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگی جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ اس کے بس میں جو تھا وہ اس نے کر دیا ہے۔

"تم نے جو تعاون کیا ہے اس کے لئے شکریہ"...... ٹائیگر نے

کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لاچائی کوئی بات کرتی ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور لاچائی کی شہ رگ یوں کٹتی چلی گئی جیسے تار سے صابن کٹ جاتا ہے۔ لاچائی کی گردن سے خون فوارے کی طرح پھوٹ نکلا تھا۔ اس کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں اور وہ کرسی پر ماہی بے آب کی طرح تڑپنا شروع ہو گئی۔ چند لمحے وہ تڑپتی رہی پھر وہ ساکت ہو گئی اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

"مجھے ہر حال میں شائی لاگ تک پہنچنا ہے اور اس کے لئے میں تمہیں زندہ رکھنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔ اس نے لاچائی کے لباس سے خنجر صاف کیا اور سامنے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ شائی لاگ نے چونکہ اس سے دو گھنٹوں کے بعد بات کرنی تھی اور ان دو گھنٹوں میں کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ شائی لاگ کو لاچائی کی ہلاکت کا بھی پتہ چل سکتا تھا اس لئے ٹائیگر اس وقت تک لاچائی کی لاش کے پاس رکنا چاہتا تھا جب تک دو گھنٹے نہ گزر جاتے اور وہ شائی لاگ سے ملنے روانہ نہ ہو جاتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمران کے دماغ میں ایک زور دار دھماکہ ہوا اور پھر دھماکوں کا یہ سلسلہ مسلسل ہونا شروع ہو گیا۔ اس کے دماغ میں یکے بعد دیگرے دھماکے ہو رہے تھے اور پھر جیسے ہی اس کے دماغ میں چوتھا دھماکہ ہوا اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے بے اختیار حرکت کرنی چاہی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ اس کا جسم لکڑی کے ایک بڑے اور مضبوط ستون سے بندھا ہوا تھا۔ اس کے ارد گرد پگوڈوں جیسی بڑی بڑی جھونپڑیاں تھیں اور وہاں سرخ لباس والے لمبے تڑنگے گنجے افراد گھومتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔ ان تمام افراد کے کاندھوں پر مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔

عمران نے دائیں بائیں دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ اس کے دائیں طرف ایک گول چبوترے پر لکڑی کا ایک بڑا سا ستون نما تنا گڑا ہوا تھا جس کے ساتھ جولیا رسیوں سے

بندھی ہوئی تھی۔ جبکہ دائیں طرف اس کے باقی ساتھی موجود تھے اور وہ بھی ایسے ہی لکڑیوں کے تنوں سے انتہائی مضبوطی سے بندھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران کے قریب جوزف اور جوانا بندھے ہوئے تھے جبکہ ان سے آگے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بندھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

عمران کے جسم پر بندھی ہوئی رسی کو اس انداز میں اس کے جسم اور تنے کے گرد لپیٹ کر باندھا گیا تھا کہ عمران معمولی سی جنبش بھی نہیں کر سکتا تھا۔ یہی حال اس کے ساتھیوں کا تھا۔ شعور جاگتے ہی عمران کی آنکھوں کے سامنے سابقہ مناظر کسی فلم کے منظر کی طرح گھوم گئے تھے جب اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جنگل میں انتہائی خطرناک کریش لینڈنگ کی تھی۔ اس کے بعد ان پر سرخ بھیڑیوں نے حملہ کرنے کی کوشش کی تھی جس سے بچنے کے لئے عمران کے کہنے پر جوزف نے مخصوص تکنیک استعمال کر کے وہاں سے سرخ بھیڑیوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا لیکن اس کے کچھ ہی دیر کے بعد ہوشو قبیلے کے وحشیوں کا ایک گروپ آ پہنچا تھا جن کے ساتھ ان کا سردار بھی تھا۔ سردار انہیں بار بار درختوں سے نیچے آنے کا کہہ رہا تھا لیکن عمران نے اس کا حکم ماننے سے انکار کر دیا تھا جس پر سردار کو غصہ آ گیا تھا اور اس نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کر اپنی ایک انگلی کھول کر عمران کی طرف کر دی۔ جیسے ہی اس نے اپنی انگلی کا رخ عمران کی جانب کیا عمران کو ایک جھٹکا سا لگا اور اسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ اسے اپنے دماغ میں یکلخت اندھیرا سا بھرتا ہوا محسوس ہوا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ بے ہوش ہونے سے قبل اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی درختوں سے نیچے گرتے دیکھا تھا۔ قبیلے والے انہیں بے ہوشی کے دوران ہی اٹھا کر یہاں لے آئے تھے اور انہوں نے یہاں لا کر انہیں درختوں کے تنوں سے باندھ دیا تھا۔

عمران کو سردار کی پراسرار طاقتوں پر بے حد حیرت ہو رہی تھی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ شوگرانی جنگل کے قبیلے کا سردار بھی افریقی قبیلوں کے سرداروں کی طرح طاقتور اور پراسرار طاقتوں کے مالک ہو سکتا ہے کہ وہ محض ہاتھ کے اشارے سے انہیں بے ہوش کر دے۔

رات کا وقت تھا اس لئے اندھیرا دور کرنے کے لئے قبیلے والوں نے جگہ جگہ آگ روشن کر رکھی تھی اور پگوڈوں پر مشعلیں لگا رکھی تھیں جن سے وہاں اچھی خاصی روشنی تھی۔ قبیلے کے زیادہ تر افراد پگوڈوں میں سوئے ہوئے تھے اور کچھ باہر پہرے پر مامور تھے ان میں سے چند وحشی عمران اور اس کے ساتھیوں سے کچھ فاصلے پر مستعد کھڑے تھے۔ عمران کو ہوش میں آتے دیکھ کر ان کی نظریں اس پر جم گئی تھیں۔ اسی لمحے عمران کو جوزف کی کراہ سنائی دی تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ جوزف کا جسم حرکت میں آ رہا تھا۔ چند لمحے وہ حرکت کرتا رہا پھر اس نے آنکھیں کھول

یں۔ آنکھیں کھول کر اس نے بے اختیار عمران کی طرح حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے بھی معلوم ہو گیا کہ وہ ندھا ہوا ہے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا"...... جوزف کے منہ سے ہکلاتی ہوئی آواز نکلی ور پھر وہ پریشانی کے عالم میں دائیں بائیں دیکھنے لگا۔

"بب بب۔ باس یہ سب کیا ہے"...... جوزف نے عمران کو ہوش میں دیکھ کر پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہم ہوشو قبیلے کے وحشیوں کی قید میں ہیں"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیں باس۔ قبیلے کا سردار ساحرانہ طاقتوں کا مالک ہے۔ اس نے ہم پر اچانک مشانگ چو کا سحر کیا تھا جس سے میرے بھی حواس معطل ہو گئے تھے اور مجھے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے میرے جسم سے جان ہی نکال لی ہو"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ وہ واقعی ساحرانہ طاقتوں کا مالک ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کی ساحرانہ طاقتوں سے ہمیں بچنا ہو گا باس ورنہ وہ ہمیں شدید نقصان پہنچا سکتا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ ہمیں پکڑنے کے لئے ساحرانہ طاقتوں کا استعمال کرے گا ورنہ میں اسے اتنا موقع نہ دیتا۔ خیر جو ہوا سو ہوا اب ہمیں بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے"۔ عمران

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے کہا۔

''یس باس۔ یہاں کا سحر افریقی سحر سے طاقتور تو نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں احتیاط کرنی ہو گی۔ میں کوشش کروں گا کہ دوبارہ سردار ہم پر کوئی سحر نہ کر سکے''...... جوزف نے کہا۔ عمران کے باقی ساتھی بھی اب ہوش میں آ چکے تھے اور وہ سب عمران اور جوزف کی باتیں سن رہے تھے۔

''اگر تمہیں معلوم تھا کہ اس جنگل میں اس قدر خطرات ہیں تو پھر تم یہاں کیوں آئے ہو۔ ہمارا مقصد شوگران میں داخل ہونے کا تھا ہم شوگران میں جانے کا کوئی اور راستہ بھی تو اختیار کر سکتے تھے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ہو سکتا ہے ہمارا مشن اس جنگل تک ہی محدود ہو''...... عمران نے کہا۔

''اس جنگل تک۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا باقی سب بھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے وہ عمران کی بات سمجھ نہ سکے ہوں۔

''میں نے یہاں آنے سے پہلے خاص ذرائع سے بلیک اسکارپین کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ ان معلومات کے مطابق بلیک اسکارپین کا ایک اڈہ اس جنگل میں بھی موجود ہے جہاں منشیات کے ساتھ اسلحے کا بھی بڑا سٹاک موجود ہے اور اسلحے اور منشیات کی سپلائی اسی جنگل سے ہی کی جاتی ہے''...... عمران نے

جواب دیا۔

''اوہ۔ تو آپ نے اسی لئے اس جنگل میں آنے کا فیصلہ کیا تھا اور وہ بھی کریش لینڈنگ کے ذریعے''...... صفدر نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

''ہاں۔ اگر ہم اس اڈے تک پہنچ جائیں تو مجھے یقین ہے کہ اس اڈے کو بیس بنا کر ہم بلیک اسکارپین کی جڑوں تک بھی پہنچ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ کو اندازہ ہے کہ ان کا اڈہ جنگل کے کس حصے میں موجود ہے''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''نہیں۔ البتہ اتنا ضرور معلوم ہے کہ کسی حد تک ہوشو قبیلے کا بلیک اسکارپین سے تعلق ضرور ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا ان کا اڈہ اس قبیلے میں بھی ہو سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں ممکن ہے۔ میں اس قبیلے تک رسائی حاصل کرنا چاہتا تھا اور یہ اتفاق ہی ہے کہ ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی اور وہ ہمیں خود ہی اٹھا کر یہاں لے آئے ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تو کیا یہاں موجود تمام افراد اس اڈے کے بارے میں جانتے ہوں گے''...... صفدر نے پوچھا۔

''تمام تو نہیں لیکن ان میں کوئی ایک تو ایسا ہے جس کا تعلق براہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

راست بلیک اسکارپین سے ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اور وہ کوئی ایک کون ہو سکتا ہے‘‘...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’ظاہر ہے قبیلے کا سردار یا پھر......‘‘ عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

’’یا پھر کون‘‘...... جولیا نے پوچھا۔

’’لاما۔ جس کا نام تومو ہاما ہے‘‘...... عمران نے جواب دیا تو وہ سب خاموش ہو گئے۔

’’سردار سے زیادہ میرا شک لاما پر جاتا ہے کیونکہ سردار سمیت تمام قبیلہ لاما کے محکوم ہوتے ہیں اور اس کے کسی بھی معاملے میں انہیں بولنے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’تو ہمیں یہاں کے لاما کے خلاف کارروائی کرنی ہو گی تا کہ اس کے ذریعے ہم منشیات اور اسلحے کے اڈے تک پہنچ سکیں‘‘۔ جولیا نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’ہمارے لئے لاما پر ہاتھ ڈالنا اتنا آسان نہیں ہو گا۔ اگر اس قبیلے کا سردار پراسرار طاقتوں کا مالک ہو سکتا ہے تو پھر قبیلے کا لاما بھی کوئی عام انسان نہیں ہو گا۔ کوئی بھی سردار اس وقت تک لاما کے سامنے سر نہیں جھکاتا جب تک کہ وہ اس سے زیادہ طاقتوں کا مالک نہ ہو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’مطلب وہ بھی ساحر ہو گا‘‘...... جولیا نے کہا۔ اس سے پہلے

کہ عمران کوئی جواب دیتا اسی لمحے اچانک ان کے ارد گرد ہر طرف نیلے رنگ کی ہلکی ہلکی روشنی پھیل گئی۔ روشنی دیکھ کر نہ صرف عمران اور اس کے ساتھی بلکہ وہاں موجود مسلح محافظ بھی بری طرح سے چونک پڑے اور پھر اچانک وہاں ہر طرف بھاگ دوڑ شروع ہو گئی۔ جیسے نیلی روشنی کی شکل میں قبیلے والوں پر کوئی افتاد ٹوٹ پڑی ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہال میں داخل ہوتے ہی ٹائیگر ایک لمحے کے لئے رکا اور اس نے ہال میں بیٹھے ہوئے افراد پر ایک طائرانہ نظر ڈالی اور پھر ایک خالی میز دیکھ کر اس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہال میں اس وقت کافی گہما گہمی دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں شوگرانیوں کے ساتھ غیر ملکی بھی موجود تھے اور وہ مختلف برانڈز کی شراب سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ ان میں جوان بھی تھے، بوڑھے بھی اور جوڑے بھی۔

میز پر باقاعدہ ریزرویشن کی تختی لگی ہوئی تھی۔ ٹائیگر نے میز کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے تختی الٹ دی اور اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔ ابھی وہ کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ اسی لمحے ایک باوردی ویٹر اس کے سر پر آ کھڑا ہوا۔

''لیس سر''...... ویٹر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایک گلاس ڈبل لائن''...... ٹائیگر نے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر کاؤنٹر کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ ٹائیگر جس کلب میں آیا تھا اس کا نام ماسٹن کلب تھا۔ اسے اس کلب میں آنے کے لئے شائی لاگ نے کہا تھا۔

لاچائی کے فلیٹ پر دو گھنٹے گزارنے کے بعد جب ٹائیگر نے شائی لاگ کے نمبر پر کال کی تھی تو نام بتانے اور کوڈ ورڈز کے تبادلے کے بعد شائی لاگ نے اسے ماسٹن کلب بلاتے ہوئے کہا تھا کہ اس کلب کی ایک میز اسے ریزورڈ ملے گی وہ اس میز پر بیٹھ جائے اور جب ویٹر اس سے آرڈر مانگے تو وہ اسے ایک گلاس ڈبل لائن لانے کا کہے۔ ویٹر شائی لاگ کا خاص آدمی ہو گا جو اس کی آمد کی اسے اطلاع دے دے گا اور پھر شائی لاگ ویٹر کے ذریعے اسے اپنے آفس میں بلا لے گا۔ ٹائیگر کو یہ سب سن کر کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی۔ مخصوص اور بڑے پیمانے پر جرائم کرنے والے افراد اسی طرح انتہائی محتاط انداز میں کام کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان تک کوئی بھی ایجنسی یا ایجنٹ آسانی سے رسائی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ کچھ دیر کے بعد ویٹر دوبارہ واپس آ گیا۔ اس کے پاس ٹائیگر کا آرڈر نہیں تھا۔

''میں معذرت چاہتا ہوں جناب۔ ڈبل لائن برانڈ ختم ہو گیا ہے۔ دوبارہ سٹاک آنے میں ایک گھنٹہ لگ سکتا ہے۔ اگر آپ کوئی اور برانڈ لینا چاہیں تو بتا دیں ورنہ آپ کو انتظار کرنا پڑے گا''۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ویٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا مجھے یہیں انتظار کرنا پڑے گا''...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ انتظار کرنے کے لئے آپ کیبن نمبر پانچ میں چلے جائیں۔ کیبن خالی ہے وہاں آپ کو کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا''۔ ویٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں یہاں صرف ڈبل لائن کے لئے ہی آتا ہوں اور جب تک میں اپنا مخصوص برانڈ نہ پی لوں مجھے سکون نہیں ملتا اس لئے میں اپنے فیورٹ برانڈ کے لئے ایک گھنٹہ تو کیا شام تک کا انتظار کر سکتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر آئیں۔ میں آپ کو کیبن تک پہنچا دیتا ہوں''...... ویٹر نے مسکرا کر کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ ویٹر کے ساتھ ہال کے عقبی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ایک دروازہ تھا اور یہ دروازہ کیبنوں میں جانے کے لئے بنایا گیا تھا۔ ویٹر نے اسے ایک خالی کیبن میں پہنچا دیا۔

''آپ یہاں رکیں۔ کچھ دیر میں ایک آدمی آئے گا وہ آپ کو ماسٹر تک پہنچا دے گا''...... ویٹر نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ویٹر دروازہ بند کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ ابھی چند ہی منٹ ہوئے ہوں گے کہ کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا مگر بدمعاش ٹائپ کے آدمی کی شکل دکھائی دی۔

''مسٹر جیمز مارک''...... اس نے ٹائیگر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس آئی ایم''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میرا نام ساہونگ ہے۔ آپ میرے ساتھ تشریف لائیں''۔ اس نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کیبن سے نکل کر وہ سائیڈ میں موجود ایک راہداری کی طرف بڑھ گئے۔ سامنے ایک اور دروازہ دکھائی دے رہا تھا جو بند تھا۔ راہداری میں دو مشین گن بردار موجود تھے جو دروازے کے بالکل قریب موجود تھے۔ ساہونگ، ٹائیگر کو لے کر ان کے قریب آ گیا۔

''براہ کرم اگر آپ کے پاس کوئی اسلحہ ہے تو آپ گارڈز کو دے دیں۔ ماسٹر کے پاس اسلحہ لے جانے کی کسی کو اجازت نہیں ہے''...... ساہونگ نے کہا۔

''میرے پاس کچھ نہیں ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ لیکن اس کے باوجود ہم اصول کے مطابق آپ کی تلاشی لیں گے''...... ساہونگ نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ساہونگ نے ایک گارڈ کو اشارہ کیا تو گارڈ نے اپنی مشین گن اپنے ساتھی کو پکڑائی اور پھر وہ آگے بڑھ کر ٹائیگر کی تلاشی لینے لگا۔

''یہ کلیئر ہے''...... گارڈ نے اس کی تلاشی لینے کے بعد اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ساہونگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''سوری مسٹر جیمز۔ یہ ہماری ڈیوٹی تھی۔ امید ہے آپ نے برا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں منایا ہو گا‘‘...... ساہونگ نے ٹائیگر کی طرف معذرت خواہانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’نہیں۔ کوئی بات نہیں‘‘...... ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

’’دروازہ کھولو‘‘...... ساہونگ نے دوسرے گارڈ سے کہا تو گارڈ نے پتلون کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کارڈ نکالا اور دروازے کے ساتھ لگے ہوئے ایک مشینی باکس میں ڈال دیا۔ باکس کے ساتھ نمبرنگ پینل لگا ہوا تھا۔ اس نے چند بٹن پریس کئے اور پھر ایک خانے میں اپنا انگوٹھا ڈال دیا۔ خانے میں نیلے رنگ کی روشنی چمکی جیسے اس کے انگوٹھے کا پرنٹ لینے کے لئے تصویر اتاری گئی ہو۔ اسی لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا۔

’’آئیں جناب‘‘...... ساہونگ نے دروازہ کھلتے دیکھ کر ٹائیگر سے کہا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ لفٹ تھی۔ جیسے ہی ساہونگ، ٹائیگر کو لے کر لفٹ میں آیا لفٹ کا دروازہ خود کار طریقے سے بند ہو گیا اور لفٹ نیچے جانے کی بجائے تیزی سے اوپر اٹھنا شروع ہو گئی۔

چند لمحوں کے بعد لفٹ خفیف سے جھٹکے سے رک گئی۔ لفٹ رکتے ہی دروازہ کھلا اور ٹائیگر کو باہر ایک اور راہداری دکھائی دی۔ اس راہداری میں بھی دو مسلح افراد موجود تھے۔

’’آئیں‘‘...... ساہونگ نے کہا اور لفٹ سے باہر نکل گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر بھی لفٹ سے نکل کر باہر آ گیا۔

راہداری کے دونوں اطراف سپاٹ دیواریں تھیں البتہ سامنے
ک بڑا ہال نما کمرہ دکھائی دے رہا تھا جہاں بہت سے افراد چلتے
تے دکھائی دے رہے تھے۔ ساہونگ، ٹائیگر کو لئے اس ہال میں
گیا۔ ہال کے دائیں اور بائیں بے شمار کمرے تھے۔ یہ کمرے
ل فائیو سٹار ہوٹل کے کمروں جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ ٹائیگر کو
ں لگ رہا تھا جیسے وہ کلب کی بجائے کسی عالی شان ہوٹل کے
نج میں آ گیا ہو۔

کمروں کے دروازوں پر باقاعدہ نمبر پلیٹس لگی ہوئی تھیں۔
ہونگ، ٹائیگر کے ساتھ روم نمبر زیرو ون کے سامنے آ کر رک
یا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا اور سائیڈ پر ایک انٹر کام اور ویژنل
رین لگی ہوئی تھی۔ ساہونگ نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کیا
سکرین آن ہو گئی اور سکرین پر ایک لمبے تڑنگے، اور مضبوط جسم کا
ک نوجوان دکھائی دیا۔ جس کا سر گنجا تھا اور اس نے سادھوؤں
یا گیروے رنگ کا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا جس میں اس کا
ب کاندھا اوپن دکھائی دے رہا تھا۔ نوجوان کے چہرے اور سر پر
وں کے پرانے نشان تھے جن سے پتہ چلتا تھا کہ اس کی ساری
دگی لڑائی بھڑائی میں گزری ہے۔

’’یس‘‘...... نوجوان کے ہونٹ ہلے تو انٹر کام کے سپیکر سے اس
ی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز میں بے حد کرختگی تھی۔

’’ساہونگ ہوں ماسٹر اور کلائنٹ لایا ہوں‘‘...... ساہونگ نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سکرین کے سامنے آ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اس کا چہرہ دکھاؤ مجھے''...... گنجے سر والے نے کہا۔

''یہاں سکرین کے سامنے آ جاؤ''...... ساہونگ نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر سکرین کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ گنجے سر والا نوجوان اس کی طرف انتہائی غور سے دیکھ رہا تھا۔

''اپنا نام بتاؤ''...... گنجے سر والے نے کہا۔

''جیمز مارک''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اس کی آواز اس آواز سے میچ ہو گئی ہے جو میں نے فون پر سنی تھی۔ اسے اندر بھیج دو''...... نوجوان نے کہا اور ساتھ ہی کلک کی آواز کے ساتھ کمرے کا لاک کھلنے کی آواز سنائی دی۔

''جاؤ''...... ساہونگ نے کہا تو ٹائیگر دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک جہازی سائز کا کمرہ تھا جسے انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ سامنے ایک جہازی سائز کی میز تھی جس کے پیچھے وہی گنجے سر والا بڑی شان سے بیٹھا ہوا تھا جو ٹائیگر کو باہر موجود سکرین پر دکھائی دیا تھا۔

''آؤ مسٹر جیمز مارک۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا''...... گنجے سر والے نے کہا اور اس کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ٹائیگر اس کی طرف بڑھا تو گنجے سر والا میز کے پیچھے سے نکل کر اس طرف آ گیا۔ اس نے ٹائیگر سے ہاتھ ملانے کے لئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو ٹائیگر نے اس سے ہاتھ ملایا۔

ہاتھ ملاتے ہوئے گنجے سر والا اس کی آنکھوں میں جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے اپنی آنکھوں میں جھانکتے دیکھ کر ٹائیگر کو اپنی آنکھوں میں چبھن سی ہو رہی ہو۔ ٹائیگر نے فوری طور پر اپنا مائنڈ کنٹرول کر لیا۔ وہ سمجھ گیا کہ نوجوان ہپنا ٹائزم یا ٹیلی پیتھی کا ماہر ہے اور وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کر اس کے دماغ تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ گنجے سر والا اس کے دماغ کے اندر گھستا ٹائیگر نے فوری طور پر اپنا مائنڈ کنٹرول کرتے ہوئے ایک خاص نقطے پر مرکوز کر لیا تاکہ گنجے سر والا اس کے دماغ میں جھانک بھی لے تو اسے مخصوص باتوں کے علاوہ کسی بات کا علم نہ ہو سکے۔

گنجے سر والا چند لمحے ٹائیگر کی آنکھوں میں جھانکتا رہا۔ ٹائیگر بھی اس کے سامنے اس انداز میں کھڑا ہو گیا تھا جیسے وہ اس کے سامنے خود کو بے بس محسوس کر رہا ہو۔

''گڈ شو۔ آپ کا مائنڈ کلیئر ہے۔ آپ تشریف رکھ سکتے ہیں''۔ گنجے سر والے نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر یوں چونک پڑا جیسے اس کے دماغ پر پڑا ہوا بوجھ یکلخت ہٹ گیا ہو یا پھر وہ نیند سے جاگ اٹھا ہو۔

گنجے سر والے نے ٹائیگر کو سائیڈ میں پڑے نفیس اور قیمتی صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو ٹائیگر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی گنجے سر والا بھی بیٹھ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”میرا نام شائی لاگ ہے“...... گنجے سر والے نے کہا تو ٹائیگر نے جواب میں سر ہلا دیا۔

”آپ میرے معزز مہمان ہیں۔ ڈیل کی بات کرنے سے پہلے بتائیں کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ میرے پاس ایک سے بڑھ کر ایک نایاب اور پرانی سے پرانی شراب موجود ہے جو آپ کو پوری دنیا میں کہیں نہیں مل سکتی“...... شائی لاگ نے کہا۔

”نہیں۔ میں شراب صرف اپنے ملک اور اپنے گھر میں ہی پیتا ہوں۔ غیر ممالک کی شرابیں مجھے ہضم نہیں ہوتیں“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جیسے آپ کی مرضی۔ پھر بھی کچھ نہ کچھ تو آپ کو لینا پڑے گا۔ جب تک ہم اپنے معزز مہمانوں کی خدمت نہ کر لیں اس وقت تک ہمیں چین نہیں آتا“...... شائی لاگ نے مسکرا کر کہا۔

”او کے۔ اس شہر کی ہوا مجھے کچھ راس نہیں آ رہی ہے۔ میرا جی متلاتا رہتا ہے اور جی متلانے سے روکنے کے لئے میں لیمن جوس کا استعمال کرتا ہوں۔ اگر آپ مہمان نوازی کرنا چاہتے ہیں تو میرے لئے ایک گلاس لیمن جوس منگوا لیں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”صرف لیمن جوس“...... شائی لاگ نے حیرت سے کہا۔

”جی ہاں۔ میرے لئے یہی کافی ہے“...... ٹائیگر نے کہا تو شائی لاگ نے ٹائیگر کی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہوئے میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

”یس ماسٹر“...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”مہمان کے لئے لیمن جوس بھیجو“...... شائی لاگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

”یس ماسٹر“...... پرسنل سیکرٹری نے کہا تو شائی لاگ نے انٹر کام کا بٹن پریس کر کے آف کر دیا۔

”کیا یہ درست ہے کہ آپ کا تعلق ایکریمیا کے سب سے بڑے اور طاقتور بلیک سینڈیکیٹ سے ہے“...... شائی لاگ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ کیوں آپ کو کوئی شک ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”نہیں۔ میں بس یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی آپ بلیک سینڈیکیٹ کے چیف ہیں یا اس سینڈیکیٹ کے چیف نے آپ کو یہاں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا ہے“...... شائی لاگ نے کہا۔

”میں چیف نہیں۔ چیف کا نمائندہ خصوصی ہوں۔ آپ سے میں جو ڈیل کرنے آیا ہوں ایسی تمام ڈیلز کے لئے چیف مجھ پر ہی اعتماد کرتا ہے اور میں نے آج تک چیف کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائی“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔ اس نے چونکہ لاچائی اور شائی لاگ کی تمام باتیں سنی تھیں اس لئے وہ اطمینان سے شائی لاگ کی ہر بات کا جواب دے رہا تھا۔

”لیکن لاچائی نے تو کچھ اور ہی کہا تھا کہ آپ ہی بلیک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سینڈیکیٹ کے چیف ہے“...... شائی لاگ نے اس کی جانب شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں نے چیف کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے لاچائی کو یہی بتایا تھا کہ میں ہی چیف ہوں چونکہ مجھے بگ ڈیل کرنی تھی اس لئے میں اس معاملے کو لاچائی کے سامنے اوپن نہیں کر سکتا تھا کہ میں ایک نمائندے کے طور پر کام کر رہا ہوں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”لیکن لاچائی کے مطابق وہ تمہیں چیف کی حیثیت سے جانتی ہے“...... شائی لاگ نے کہا۔

”ہونہہ۔ لگتا ہے تم نے میرا چہرہ غور سے نہیں دیکھا“...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔

”کیا مطلب“...... شائی لاگ نے چونک کر کہا اور پھر وہ غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔

”اوہ۔ سمجھ گیا۔ تو تم بلیک سینڈیکیٹ کے چیف ریڈم کے میک اپ میں ہو“...... شائی لاگ نے کہا۔

”ہاں۔ اب ان سب باتوں کو چھوڑو اور میرے ساتھ ڈیل کی بات کرو“...... ٹائیگر نے کہا تو شائی لاگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور حسین لڑکی ٹرے میں ایک جگ اور دو گلاس رکھے اندر آ گئی۔ جگ میں لیمن جوس تھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں جگ اور گلاس ٹرے سے اٹھا کر ان کے سامنے رکھے اور پھر وہ ٹائیگر کے سامنے رکھے

ہوئے گلاس میں لیمن جوس ڈالنے لگی۔

”آپ لیں گے ماسٹر“...... لڑکی نے شائی لاگ سے مخاطب ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ تم جاؤ“...... شائی لاگ نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹرے اٹھائے تیز تیز چلتی ہوئی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ اس دوران ٹائیگر غور سے شائی لاگ کا آفس دیکھ رہا تھا۔

”کیا یہ جگہ بات کرنے کے لئے محفوظ ہے“...... ٹائیگر نے شائی لاگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ یہ میرا آفس ہے اور یہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ اندر کی آواز نہ باہر جا سکتی ہے اور نہ ہی باہر کی آواز اندر آ سکتی ہے اور میری اجازت کے بغیر کوئی کمرے میں داخل بھی نہیں ہو سکتا“۔ شائی لاگ نے جواب دیا۔

”گڈ شو“...... ٹائیگر نے مسکرا کر کہا۔

”لاچائی کے کہنے کے مطابق......“ شائی لاگ نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شائی لاگ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے سر گھما کر اپنی میز کی طرف دیکھا۔ میز پر مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے نیلے رنگ کے فون سیٹ پر لگا ایک بلب جل رہا تھا جو اس بات کو ظاہر کرتا تھا کہ اس فون کی گھنٹی بج رہی ہے۔

”ایکسکیوز می پلیز“...... شائی لاگ نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں سر ہلا دیا۔ شائی لاگ اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا میز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ میز کے قریب جا کر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔ ٹائیگر کی نظریں بدستور کمرے کا جائزہ لے رہی تھیں۔ گو کہ شائی لاگ نے اسے بتایا تھا کہ کمرہ پوری طرح سے محفوظ ہے۔ کمرے کی آوازیں نہ تو باہر جا سکتی تھی اور نہ باہر کی آوازیں اندر آ سکتی تھیں جس کا مطلب تھا کہ کمرہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے لیکن ٹائیگر کو کمرے کی دیواروں کے ساؤنڈ پروف ہونے کا کوئی ثبوت نہیں مل رہا تھا۔ عام طور پر کمرے کو ساؤنڈ پروف کرنے کے لئے دیواروں پر ربڑ کی موٹی چادریں چڑھا دی جاتی ہیں یا پھر جدید سائنسی ایجادات کی مدد سے کمرے میں وائس کنٹرول مشین آن کر دی جاتی ہے جس سے کمرے میں ہلکی ہلکی نیلی روشنی پھیل جاتی تھی۔ اس روشنی کی وجہ سے کمرے کی آوازیں کمرے تک ہی محدود رہتی تھیں اور ٹائیگر کو نہ تو دیواروں پر کچھ دکھائی دے رہا تھا اور نہ وہاں وائس کنٹرول مشین کے آن ہونے کا کوئی ثبوت مل رہا تھا لیکن وہ شائی لاگ کی بات رد بھی نہیں کر سکتا تھا جو شوگران کی اتنے بڑے اور باوسائل سینڈیکیٹ کا سرکردہ رکن تھا۔ گرین پاؤڈر جیسی خطرناک منشیات کی ڈیلنگ کے لئے لامحالہ اسے بھی محتاط رہنے کی ضرورت تھی اس لئے ٹائیگر کے پاس شائی لاگ کی بات پر یقین کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

شائی لاگ چند لمحے فون پر باتیں کرتا رہا پھر وہ رسیور رکھ کر مڑا

اور غور سے ٹائیگر کی جانب دیکھنے لگا اور پھر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا ٹائیگر کے قریب آیا اور اس کے سامنے اسی صوفے پر بیٹھ گیا جس سے وہ اٹھ کر گیا تھا۔

”آپ نے لیمن جوس نہیں پیا ابھی تک“...... شائی لاگ نے اس کے سامنے رکھا ہوا گلاس دیکھ کر کہا جسے ٹائیگر نے ابھی تک ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔

”اوہ۔ سوری۔ میں بھول گیا تھا“...... ٹائیگر نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر لیمن جوس کا گلاس اٹھا لیا اور اس کے سپ لینا شروع ہو گیا۔ شائی لاگ بدستور اس کی جانب گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ٹائیگر نے گلاس خالی کر کے واپس میز پر رکھ دیا۔

”کسی نے لاچائی کو قتل کر دیا ہے“...... اسے گلاس رکھتے دیکھ کر شائی لاگ نے ٹائیگر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو اس کے اچانک لاچائی کے قتل کا ذکر کرنے پر ٹائیگر چونک پڑا۔

”اوہ۔ کب ہوا ایسا۔ دو گھنٹے پہلے تو وہ میرے ساتھ تھی اور ٹھیک ٹھاک تھی“...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کی لاچائی سے کہاں ملاقات ہوئی تھی مسٹر جیمز مارک“۔ شائی لاگ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”اس نے مجھے ایک ہوٹل میں بلایا تھا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کس ہوٹل میں“...... شائی لاگ نے پوچھا۔

”ہوٹل سن شائن“...... ٹائیگر نے شوگران کے ایک ہوٹل کا نام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیتے ہوئے کہا جسے وہ یہاں آنے سے پہلے دیکھ چکا تھا۔

”اس ہوٹل کے کس نمبر کے کمرے میں آپ نے لاچائی سے ملاقات کی تھی“...... شائی لاگ نے اسی طرح اس گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”کمرہ نمبر سات سو چالیس۔ لیکن تم یہ سب مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔ اوہ۔ کہیں تم یہ تو نہیں سمجھ رہے کہ لاچائی کے قتل میں میرا ہاتھ ہے“...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لاچائی کی لاش ایک کمرشل پلازہ کے ایک فلیٹ سے ملی ہے۔ یہ فلیٹ لاچائی کی ہی ملکیت ہے۔ اطلاع کے مطابق لاچائی سے ملنے ایک شخص اس فلیٹ میں آیا تھا اور وہ دو گھنٹوں تک اس فلیٹ میں ہی رہا تھا“...... شائی لاگ نے کہا۔

”ہو سکتا ہے۔ اس سے میرا کیا تعلق“...... ٹائیگر نے کاندھے اچکا کر کہا۔

”اگر میں کہوں یہ لاچائی کو آپ نے قتل کیا ہے مسٹر جیمز مارک تو اپنے دفاع میں آپ کیا کہیں گے“...... شائی لاگ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی زہریلے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر ٹائیگر کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ مجھے لاچائی کو ہلاک کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر مجھے اسے ہلاک کرنا ہوتا تو میں اسے وہیں ہلاک

کرتا جہاں اس کی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ کس فلیٹ میں تھی اور کیا کر رہی تھی مجھے اس کے بارے میں کیا معلوم“۔ ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”آپ تو غصے میں آ گئے مسٹر جیمز مارک“...... شائی لاگ نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ نے بات ہی ایسی کی ہے“...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔

”میں کوئی بھی غیر حتمی بات نہیں کرتا“...... شائی لاگ نے کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر چونک اٹھا۔

”آپ کہنا کیا چاہتے ہیں مسٹر شائی لاگ“...... ٹائیگر نے شائی لاگ کے انداز میں اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”آپ جس حلیئے میں ہیں۔ اسی حلیئے میں آپ کو لاچائی کے فلیٹ سے نکلتے دیکھا گیا ہے اور لاچائی کا فلیٹ جس کمرشل پلازہ میں ہے وہاں ہر جگہ سیکورٹی کیمرے نصب ہیں جن میں آپ کو لاچائی کے فلیٹ میں داخل ہوتے اور باہر آتے صاف دیکھا گیا ہے“...... شائی لاگ نے کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”لگتا ہے آپ نے یہاں مجھے میری توہین کرنے کے لئے بلایا ہے۔ آپ میرے ساتھ ڈیل نہیں کرنا چاہتے تو صاف صاف کہہ دیں اس طرح مجھ پر الزام تراشی کرنے کا آپ کو کوئی حق نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے“...... ٹائیگر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں الزام تراشی نہیں کر رہا۔ اگر میری بات جھوٹ ہے تو پھر آپ اپنے جوتوں پر لگے ہوئے خون کے دھبوں کے بارے میں کیا کہیں گے جو یقیناً لاچائی کا خون ہے مسٹر جیمز مارک“۔ شائی لاگ نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اپنے جوتوں کی طرف دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کا دماغ بھک سے اُڑ گیا۔ شائی لاگ انتہائی چالاک اور عیار انسان تھا اس نے ایسی نفسیاتی چال چلی تھی جسے وقتی طور پر ٹائیگر جیسا ذہین انسان بھی نہیں سمجھ سکا تھا۔ اس کے جوتوں پر خون کا کوئی دھبہ نہیں تھا لیکن شائی لاگ کی بات سن کر اس نے جس طرح سے اپنے جوتوں کی طرف دیکھا تھا اس سے کوئی بھی سمجھ سکتا تھا کہ دال میں ضرور کچھ کالا ہے۔ ٹائیگر نے غرا کر شائی لاگ کی طرف دیکھا اور پھر شائی لاگ کی طرف دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ شائی لاگ اس کی جانب انتہائی طنزیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ یہی نہیں۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل بھی دکھائی دے رہا تھا جس کا رخ ٹائیگر کی جانب ہی تھا۔

”یہ کیسی روشنی ہے اور اس روشنی کو دیکھ کر قبیلے کے افراد اس قدر ڈر کیوں رہے ہیں“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ان کے ڈرنے کا تو مجھے پتہ نہیں لیکن اس روشنی کو دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ کسی شوگرانی ایجنسی نے یہاں ہماری چیکنگ شروع کر دی ہے کہ کیا واقعی ہم انٹرنیشنل جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارا جہاز اس جنگل میں کریش ہوا ہے“۔ عمران نے کہا۔

”لیکن یہ نیلی روشنی۔ اس سے وہ ہمیں کیسے تلاش کر سکتے ہیں“...... صفدر نے بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”یہ ماڈیکر گن کی ریز ہے جس کا لنک ایک سیٹلائٹ سے ہوتا ہے اور اس لنک سے مخصوص رسیونگ مشینوں کی سکرینوں پر ہر جگہ کے ماحول کو مانیٹر کیا جا سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”آپ کے کہنے کا مطلب ہے بلیو ریز سے جنگل کی لائیو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چیکنگ کی جا سکتی ہے“...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ ہماری تلاش کے لئے وہ اس جنگل کا ایک ایک حصہ کنگھالیں گے تاکہ انہیں پتہ چل سکے کہ ہم کس حال میں ہیں۔ کریش لینڈنگ سے ہم زندہ بھی بچے ہیں یا نہیں“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا وہ ہماری تلاش میں یہاں آئیں گے“...... جولیا نے پوچھا۔

”اگر انہوں نے ہمیں اس حال میں چیک کر لیا تو ہوسکتا ہے کہ وہ ہماری مدد کے لئے پہنچ جائیں لیکن ہمیں چیک کرنے کے لئے انہیں خاصا وقت لگ جائے گا۔ بلیوریز کی مدد سے انہیں جنگل کا ایک ایک حصہ چیک کرنا پڑے گا۔ پورے جنگل کو ایک وقت میں دیکھنا ان کے لئے بھی ناممکن ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”اگر یہ نیلی روشنی صرف چیکنگ کے لئے استعمال کی جا رہی ہے تو پھر قبیلے والے اس سے کیوں ڈر رہے ہیں“...... تنویر نے سر جھٹک کر کہا۔

”ہوسکتا ہے کہ اس روشنی کے بارے میں انہیں بھی علم ہو اور اس روشنی کی وجہ سے انہیں اپنے سیٹ اپ کے اوپن ہونے کا خطرہ لاحق ہو گیا ہو“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہوسکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس روشنی کو یہ دیوتاؤں کے عذاب سے تشبیہہ دے رہے ہوں“...... عمران نے

کہا۔

”دیوتاؤں کا عذاب۔ کیا مطلب۔ کیا تاباتی قبیلے اس دور میں بھی دیوی اور دیوتاؤں پر یقین رکھتے ہیں“...... صفدر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ یہ اس زمانے میں بھی نام نہاد دیوی اور دیوتاؤں پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ اسی لئے تو یہ جدید دور میں رہتے ہوئے بھی جدید دنیا سے بہت پیچھے ہیں“...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”شاید یہ لوگ اس نیلی روشنی کو مکولا ماگو دیوتا کا عذاب سمجھ رہے ہیں“...... جوزف نے کہا تو ان سب کے ساتھ عمران بھی چونک کر جوزف کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔

”مکولا ماگو۔ یہ کون سا دیوتا ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اس نے یہ نام پہلی بار سنا ہو۔

”یہ افریقہ کے ایک قدیم اور غصیلے دیوتا کا نام تھا باس۔ قدیم دور کے قبائل کی لاکھ کوششوں کے باوجود مکولا ماگو دیوتا ان سے سخت ناراض رہتا تھا اور ان پر اپنے عذاب مسلط کر دیتا تھا۔ اسے جب بھی شدید غصہ آتا تھا تو وہ اپنی نیلی آنکھوں سے نیلی روشنی کا عذاب برپا کرتا تھا۔ نیلی روشنی کی زد میں آنے والا وحشی شدید سر درد میں مبتلا ہو جاتا تھا اور وہ پاگلوں کی طرح چیختا ہوا گر پڑتا تھا اور پھر تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جاتا تھا“...... جوزف نے جواب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ کام تو بدھا کے دور میں ایک کاشائی دیوتا نے کیا تھا جو دنیا کے تمام جنگلوں کے قبائل پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بے شمار نام تھے شاید ان میں ایک نام مکولا ماگو بھی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اس دیوتا کا ہر جنگل میں حکم چلتا تھا اور تمام جنگلوں میں وہ مختلف ناموں سے جانا پہچانا جاتا تھا"...... جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ اس نیلی روشنی کو کاشائی دیوتا کا عذاب سمجھ رہے ہیں اسی لئے یہ پاگلوں کی طرح چیختے چلاتے ہوئے ادھر ادھر بھاگ رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔ قبیلے کے محافظوں کی چیخیں سن کر پگوڈوں میں موجود افراد بھی باہر آ گئے تھے اور پھر باہر پھیلی ہوئی نیلی روشنی دیکھ کر انہوں نے بھی بری طرح سے چیخنا چلانا اور خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا تھا۔ ابھی کچھ ہی دیر گزرتی تھی کہ ایک طرف سے سرخ چوغے والا سردار تیز تیز چلتا ہوا وہاں آ گیا۔ وہ بے حد غصے میں معلوم ہو رہا تھا۔ اس نے چیخ چیخ کر قبیلے والوں کو کچھ کہنا شروع کیا تو قبیلے والے اس کی بات سننے کے لئے اس کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے۔

"شاید سردار انہیں سمجھا رہا ہے کہ نیلی روشنی کاشائی دیوتا کا عذاب نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ سب اس کی باتیں توجہ سے سن رہے ہیں اور ان کا دف بھی کم ہوتا جا رہا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرے لئے یہ اچھا موقع ہے۔ اگر میں ان کے دلوں میں اور یادہ ڈر ڈال دوں گا تو ان کا یہاں رکنا مشکل ہو جائے گا"۔ مران نے کہا تو وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"مطلب کیا ہے تمہاری اس بات کا"...... جولیا نے اس کی رف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ اگر جوزف جو کوئی اشلوک اونچی آواز میں پڑھے گا تو اس سے یہاں موجود تمام قبیلے والوں کے دل دہل جائیں گے اور اشلوک پڑھتے ہوئے ان پر یہ ظاہر کیا جائے گا کہ ہم یہاں کاشائی دیوتا کے نمائندے بن کر آئے ہیں۔ انہوں نے ہمیں پکڑ کر اور باندھ کر کاشائی دیوتا کو ناراض کیا ہے جس کی وجہ سے کاشائی دیوتا ان پر عذاب نازل کر رہا ہے۔ جوزف کے اشلوک پڑھنے سے یہ یقین کر لیں گے اور جو کوئی اشلوک سننے کے بعد یہ اپنے سردار اور لاما کی بھی کسی بات پر دھیان نہیں دیں گے اور اگر جوزف کے اشلوک کا ان پر زیادہ اثر ہوا تو یہ جوزف کہنے پر سردار اور لاما کو بھی موت کے گھاٹ اتار سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"گڈ شو۔ اگر ایسا ہوسکتا ہے تو پھر واقعی تمہارے لئے اس قبیلے کو سدھارنے کا یہ نادر موقع ہے۔ ان پر پہلے ہی نیلی روشنی کا خوف سوار ہے۔ جوزف کا اشلوک سن کر تو ان کے اوسان ہی خطا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو جائیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''تم کوئی طریقہ بتا رہے تھے جس سے تم لاما کے سحر سے بچ سکتے ہو''...... جولیا نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس کے لئے تم سب کو میرا ساتھ دینا پڑے گا''۔ عمران نے کہا۔

''ہم آپ کے ساتھ ہیں عمران صاحب۔ آپ جو کہیں گے ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ آپ بس حکم کریں''...... صفدر نے بے لوث لہجے میں کہا۔

''اگر کوئی اور موقع ہوتا تو میں تم سب سے یہی کہتا کہ تم سب مل کر تنویر کو میرے حق میں راضی کر لو لیکن اس وقت صورتحال انتہائی مخدوش ہے اس لئے میں تم سے ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔ کیوں تنویر''...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''نہ کہتے ہوئے بھی کہہ تو گئے ہو''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''صرف کہا ہی ہے اپنی بات پر عمل تو نہیں کرایا''...... عمران نے کہا۔

''ان باتوں کو چھوڑو اور وہ ترکیب بتاؤ جس سے ہم سب کی جان بچ سکتی ہے''...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

''آسان سی ترکیب ہے''...... عمران نے کہا۔

''بتاؤ گے تو پتہ چلے گا نا کہ آسان ہے یا مشکل''...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

''تم سب بندھے ہوئے ہو لیکن تم سب کے پیر آزاد ہیں۔ کسی طرح اپنے پیروں سے جوتیاں نکالو اور پھر اپنے پیروں کی ساری انگلیاں موڑ لو اور اپنے پیر زمین سے اٹھا لو۔ تمہیں مڑی ہوئی انگلیوں کے بل پر ہی کھڑا رہنا ہو گا۔ میں بھی ایسا ہی کروں گا۔ جب تک ہم سب پیروں کی مڑی ہوئی انگلیوں پر کھڑے رہیں گے اس وقت تک دنیا کا کوئی سحر۔ کوئی شیطانی طاقت ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی لیکن جیسے ہی ہم میں سے کسی ایک کی بھی مڑی ہوئی انگلی سیدھی ہوئی لاما کا چلایا ہوا سحر اسے ایک لمحے میں ختم کر دے گا''...... عمران نے کہا۔

''بڑی سادہ سی ترکیب ہے۔ جوزف کی جان بھی ہمیں آپ کی جان کی طرح عزیز ہے۔ آپ کے لئے ہم پیروں کی انگلیوں پر تو کیا سر کے بل بھی کھڑے ہو سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا اور اس نے فوری اپنے پیروں کو حرکت دینی شروع کر دی تا کہ وہ اپنے پیروں میں موجود جوتے اتار سکے۔ اس کی یہ کوشش چند ہی لمحوں میں کامیاب ہو گئی اور اس نے دونوں جوتے اتار دیئے۔ کیپٹن شکیل، تنویر، جوزف اور جوانا نے بھی اس کام میں دیر نہیں لگائی تھی۔ جولیا نے بھی اپنی سینڈلیں اتار دیں اور عمران نے بھی تھوڑی سی کوشش کے بعد جوتوں سے نجات حاصل کر لی اور پھر وہ سب پیروں کے پچھلے حصے اٹھا کر پیروں کی انگلیاں موڑ کر کھڑے ہو گئے۔ انگلیوں کے بل کھڑا ہونا تو آسان ہوتا ہے لیکن انگلیاں موڑ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر جسم کا ان پر دباؤ ڈالنا اتنا بھی آسان نہیں تھا۔ چند ہی لمحوں میں ان سب کے چہروں پر تکلیف کے تاثرات دکھائی دینے لگے۔

"اگر مشکل محسوس ہو رہی ہے تو رہنے دو"...... عمران نے ان کے چہروں کے تاثرات دیکھ کر کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ ہماری تھوڑی سی تکلیف سے ہم سب محفوظ رہ سکتے ہو تو یہ کوئی تکلیف نہیں ہے"...... جولیا نے کہا تو اس کا جواب سن کر عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو جوزف شروع کر دے یہ اشلوک"...... عمران نے کہا۔

"کیا جوزف کے اس اشلوک کا ہم پر بھی اثر ہو گا"...... تنویر نے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے لیکن اس اشلوک کے اثرات سے بچنے کے لئے تم سب اپنی آنکھیں بند کر لو۔ جب تک میں نہ کہوں تم میں سے کوئی آنکھیں نہ کھولے۔ جب تک تمہاری آنکھیں بند رہیں گے اس وقت تک تم میں سے کسی پر بھی اشلوک کا کوئی اثر نہیں ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اگر قبیلے والوں نے بھی ایسا ہی کیا تو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ پجاری ہیں۔ اور پجاریوں کی آنکھیں بند ہوں یا کھلیں ان پر اشلوک کا بھرپور اثر ہو گا"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"کیوں جوزف۔ چوکوئی اشلوک پڑھ سکتے ہو تم"...... عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نو باس۔ میں اس اشلوک کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"۔ جوزف نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔

"اس اشلوک کو افریقی زبان میں کالانگی کہا جاتا ہے"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو جوزف کا چہرہ کھل اٹھا۔

"کالانگی جگولا کی بات تو نہیں کر رہے آپ"...... جوزف نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ افریقی زبان میں چوکوئی اشلوک کو کالانگی جگولا ہی کہا جاتا ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"یس باس۔ میں کالانگی جگولا جانتا ہوں۔ مجھے مکمل یاد ہے یہ"...... جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ شو۔ پھر تو تم یہ بھی جانتے ہو گے کہ اسے پڑھنے کا کیا طریقہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ یہ اونچی آواز میں پڑھنا پڑتا ہے اور جیسے جیسے یہ آگے بڑھتا ہے پڑھنے والے کو اپنی آواز میں بے حد بھاری پن پیدا کرنا پڑتا ہے تاکہ اس کے اثر سے پجاریوں کے دل دہل جائیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"ہاں۔ اب ہم سب آنکھیں بند کر رہے ہیں اور تم کالانگی جگولا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑھنا شروع کر دو۔ میں کن انکھیوں سے سردار پر نظر رکھوں گا۔ جیسے ہی یہ تمہیں کالانگی جگولا پڑھنے سے روکنے کے لئے آگے آئے گا میں اپنی رسیاں توڑ کر اس پر جھپٹ پڑوں گا اور اسے اپنی گرفت میں لے لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ ٹھیک ہے باس''...... جوزف نے کہا۔

''اب تم سب اپنی آنکھیں بند کر لو اور خبردار جب تک تم میری آواز نہ سنو اس وقت تک تم میں سے کوئی آنکھیں نہیں کھولے گا''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر ان سب نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ عمران نے بھی آنکھیں بند کیں لیکن اس نے آنکھوں کی جھری سے سامنے چٹان پر کھڑے سردار پر نظر رکھنا شروع کر دی۔

جوزف نے سامنے اونچی چٹان پر کھڑے سردار کی طرف دیکھا جو چیخ چیخ کر قبیلے والوں کو نیلی روشنی سے خوفزدہ ہونے سے روک رہا تھا اور اس کی باتیں سن کر قبیلے والوں نے اپنے سر جھکا لئے تھے اور انتہائی انہماک سے سردار کی باتیں سن رہے تھے۔

جوزف نے چند لمحے توقف کیا پھر اچانک اس نے اونچی آواز میں عجیب سی زبان میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کی آواز سن کر چٹان پر کھڑا سردار یکلخت خاموش ہو گیا۔ جب جوزف کی آواز اور زیادہ تیز ہونی شروع ہوئی تو قبیلے کے افراد بھی چونک چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''اوہ اوہ۔ یہ جو کوئی اشلوک کون پڑھ رہا ہے''...... سردار نے اچانک حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس نے فوراً چٹان سے چھلانگ لگائی اور نیچے آ گیا۔ اسے نیچے آتے دیکھ کر قبیلے کے افراد کائی کی طرح چھٹنا شروع ہو گئے اور سردار ان کے درمیان بننے والے راستے پر تیز تیز چلتا ہوا عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے آگے بڑھتے دیکھ کر قبیلے کے وحشی بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

جوزف کی آواز آہستہ آہستہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اس کی آواز میں بھاری پن اور گرج بھی پیدا ہو گئی تھی۔ اس کی آواز سن کر قبیلے والوں کے چہروں پر شدید الجھن اور پریشانی کے تاثرات نمایاں ہونا شروع ہو گئے تھے اور وہ انتہائی بے چین دکھائی دے رہے تھے۔ سردار کے چہرے پر بھی بوکھلاہٹ اور خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اس کی سماعت پر یہ اشلوک انتہائی ناگوار گزر رہا ہو۔

''چپ ہو جاؤ۔ یہ اشلوک پڑھنا بند کر دو''...... سردار نے جوزف کے سامنے آ کر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن جوزف جیسے اس کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا۔

''میں کہتا ہوں چپ ہو جاؤ۔ یہ اشلوک مت پڑھو''...... سردار نے اور زیادہ اونچی آواز میں چیخ کر کہا۔ وہ جوزف سے کافی فاصلے پر کھڑا تھا اور عمران اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ سردار کو نزدیک آتے دیکھ کر اس کی انگلیوں کے ناخنوں میں چھپے ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلیڈ تیزی سے چلنا شروع ہو گئے تھے اور اس کے عقب میں رسیاں کٹتی جا رہی تھیں۔

جوزف کی آواز جیسے جیسے بھاری اور خوفناک ہوتی جا رہی تھی قبیلے والوں کی حالت بگڑتی جا رہی تھی اور وہ بری طرح سے سر مارنا شروع ہو گئے تھے۔

"روکو۔ اسے روکو۔ اپنے کان بند کر لو۔ اس کے اشلوک پر کوئی توجہ نہ دو"...... سردار نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور خود بھی اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے جیسے اشلوک کے الفاظ اس کی سماعت پر بم بن کر گر رہے ہوں۔ قبیلے والوں نے بھی کانوں پر ہاتھ رکھ لئے تھے لیکن جوزف کی آواز اس قدر تیز اور دبنگ تھی کہ کانوں پر ہاتھ رکھنے کے باوجود ان کے چہرے خوف اور دہشت سے بگڑتے جا رہے تھے۔ سردار کا چہرہ غصے اور بے بسی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ جوزف کے ٹکڑے اُڑا کر رکھ دے۔

"بس کرو۔ بس کرو۔ یہ اشلوک ہم نہیں سن سکتے۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ"۔ قبیلے والوں نے بری طرح سے چیخنا شروع کر دیا لیکن جوزف بھلا کہاں ان کی باتوں پر دھیان دینے والا تھا وہ اور زور زور سے اور بلند آواز میں اشلوک پڑھنے لگا۔ اب تو قبیلے والوں کے ساتھ سردار نے بھی حلق کے بل چیخنا شروع کر دیا۔ بہت سے کمزور دل افراد کانوں پر ہاتھ رکھ کر زمین پر گر گئے تھے

اور وہ اپنے سر زمین پر یوں پٹک رہے تھے جیسے ان کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ اپنے سر زمین میں چھپا لیں تاکہ جوزف کے اشلوک کے الفاظ ان کے کانوں تک نہ پہنچ سکیں لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ ایک ایک کر کے وہ زمین پر گرتے جا رہے تھے اور ماحول ان کی دردناک چیخوں سے گونج رہا تھا جیسے اشلوک کے الفاظ ان کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ بن کر اتر رہے ہوں۔

"فار گاڈ سیک۔ میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں۔ یہ اشلوک مت پڑھو ورنہ ہم سب پاگل ہو جائیں گے۔ رک جاؤ۔ اپنا منہ بند کر لو"...... سردار نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ کانوں پر ہاتھ رکھے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا تھا اور اسی حالت میں جوزف کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ تانبے کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور اس کی آنکھیں یوں پھیلی ہوئی تھیں جیسے ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔ عمران جیسے اسی انتظار میں تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں کی رسیاں کاٹ چکا تھا۔ سردار کو نزدیک آتا دیکھ کر اس نے ہاتھ سیدھے کئے اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے اپنے گرد لپٹی ہوئی رسیوں پر چلنے لگے۔ کچھ ہی دیر میں وہ رسیوں سے آزاد ہو گیا۔ سردار کی توجہ چونکہ جوزف کی طرف تھی اور قبیلے والے ویسے ہی جوزف کا اشلوک سن کر پاگل پن کا شکار ہو کر زمین پر گرے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے اس لئے ان میں سے کسی نے عمران کو رسیوں سے آزاد ہوتے نہیں دیکھا تھا۔ عمران نے چھلانگ لگائی اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سردار کے نزدیک آ گیا۔ اس سے پہلے کہ سردار، عمران کو دیکھتا عمران بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھکا اور دوسرے لمحے سردار اس کے ہاتھوں میں اوپر اٹھتا چلا گیا۔ عمران نے اسے اٹھا کر تیزی سے ہاتھ گھمائے اور پھر اس نے سردار کو پوری قوت سے زمین پر پٹخ دیا۔ سردار کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اس نے اٹھ کر عمران پر جھپٹنا چاہا لیکن عمران کی ٹانگ چلی اور ٹھیک سردار کی کنپٹی پر پڑی۔ سردار کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کی کنپٹی پر ایک بار پھر پوری قوت سے لات مار دی اور لات کی اس ضرب سے سردار بے ہوش ہوتا چلا گیا۔

سردار کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر عمران نے جھک کر اسے اٹھایا اور تیزی سے درخت کے اس تنے کے پاس لے آیا جس کے ساتھ وہ بندھا ہوا تھا۔ عمران نے بے ہوش سردار کو درخت کے تنے کے ساتھ لگایا اور پھر وہ کٹی ہوئی رسیوں سے اسے تیزی سے درخت کے تنے کے ساتھ باندھنے لگا۔ جوزف مسلسل اشلوک پڑھ رہا تھا اور اس کا اشلوک سن کر قبیلے والے زمین پر گرے تڑپ اور چیخ رہے تھے۔ ان میں سے ابھی تک کسی نے اپنے سردار کا انجام نہیں دیکھا تھا۔

''بس کرو جوزف۔ رک جاؤ''...... اچانک عمران نے انتہائی گرجدار لہجے میں کہا تو جوزف اس کی آواز سن کر یکلخت خاموش ہو

گیا۔

''تم سب بھی آنکھیں کھول دو''...... عمران نے کہا تو ان سب نے آنکھیں کھول دیں اور پھر یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کہ عمران تنے سے آزاد کھڑا تھا جبکہ اس کی جگہ قبیلے کا سردار اس تنے سے بندھا ہوا تھا اور قبیلے کے تمام افراد کانوں پر ہاتھ رکھے پاگلوں کی طرح سے چیختے ہوئے تڑپ رہے تھے۔

''اپنی رسیاں توڑو اور سب کو رسیوں سے آزاد کرو''...... عمران نے جوزف اور جوانا سے کہا تو ان دونوں نے اپنے جسم پھلانا شروع کر دیئے۔ پھر انہوں نے جیسے ہی اپنے جسموں کو مخصوص انداز میں جھٹکے دیئے اسی لمحے تڑک تڑک کر کے ان کے جسموں پر بندھی ہوئی رسیاں ٹوٹ گئیں۔

رسیوں توڑتے ہی ان دونوں نے اپنے جسموں سے باقی ماندہ رسیاں ہٹائیں اور پھر وہ تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھے اور انہوں نے انتہائی تیزی سے ان کی رسیاں پکڑ کر توڑنا شروع کر دیں۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب آزاد ہو چکے تھے۔ قبیلے والے اب بھی زمین پر پڑے، تڑپ اور چیخ رہے تھے۔ ان کے ہاتھ کانوں پر تھے اور ان سب نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں جیسے ابھی تک ان کے کانوں میں اشلوک کے الفاظ گونج رہے ہوں۔

رسیوں سے آزاد ہوتے ہی وہ سب تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے قبیلے والوں کی گری ہوئی مشین گنیں اٹھا لیں اور تیزی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ عمران نے بھی ایک مشین گن اٹھائی اور اس کا رخ اوپر کی طرف کرتے ہوئے اس نے یکلخت فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ ماحول اچانک مشین گن کی تیز تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ فائرنگ کی آوازیں سن کر زمین پر گرے قبیلے والوں نے آنکھیں کھول دیں اور پھر ان کی نظریں جیسے ہی رسیوں سے آزاد عمران اور اس کے ساتھیوں پر اور اپنے سردار پر پڑیں جو عمران کی جگہ ایک ستون سے بندھا ہوا تھا تو وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر کھڑے ہوتے چلے گئے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم آزاد کیسے ہو گئے اور تمہاری جگہ سردار کیسے بندھ گیا"...... ایک شخص نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ تکلیف سے بگڑا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ سب کاشائی دیوتا نے کیا ہے"...... عمران نے گرجدار لہجے میں کہا تو کاشائی دیوتا کا نام سن کر وہ سب اچھل پڑے۔

"کاشائی دیوتا۔ تت۔ تت۔ تم کاشائی دیوتا کو کیسے جانتے ہو اور تم تم......" اسی شخص نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارے قبیلے کا نائب سردار کون ہے۔ اسے میرے سامنے لاؤ۔ میں اسے ساری بات بتاؤں گا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"میں ہوں نائب سردار۔ میرا نام سوشائی ہے"...... اس آدمی

نے کہا۔

"تو سنو۔ تم نے ہم سب کو باندھ کر بہت بڑی غلطی کی تھی۔ تم نہیں جانتے کہ ہم کون ہیں"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"کون ہو تم"...... سوشائی نے پوچھا۔

"ہمیں تمہارے سب سے بڑے کاشائی دیوتا نے یہاں اپنے نمائندے بنا کر بھیجا تھا۔ جس کا سب سے بڑا پجاری اسائی بھی ہمارے ساتھ ہے۔ تمہارے سردار نے ہمیں دھوکے سے سحر کر کے بے ہوش کیا تھا اور پھر ہمیں بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر یہاں لایا تھا۔ جس کی وجہ سے کاشائی دیوتا کو غصہ آ گیا اور اس نے اپنی آنکھوں کی روشنی یہاں پھیلا دی اور اسائی کو حکم دیا کہ وہ یہاں چوکوئی اشلوک پڑھے تاکہ تم سب کو شدید اذیت سے دوچار ہونا پڑے اور ایسا ہی ہوا۔ تم اذیت میں مبتلا تھے اور کاشائی دیوتا نے ہماری مدد کے لئے اپنی ایک طاقت یہاں بھیج دی تھی جس نے ہم سب کو رسیوں سے آزاد کیا اور ہماری جگہ تمہارے سردار کو باندھ دیا"...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر ان سب کے رنگ اُڑ گئے۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ تم سب کاشائی دیوتا کے نمائندے ہو اور تمہارے ساتھ اسائی بھی ہے"...... سوشائی نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں چوکوئی اشلوک سن کر تمہیں یقین نہیں آیا۔ کیا تم چاہتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو کہ اسائی دوبارہ اونچی آواز میں اشلوک پڑھے تاکہ تمہارے دماغ پھٹ جائیں اور تم سب ہلاک ہو جاؤ“...... عمران نے گرجدار لہجے میں کہا۔

”نہیں۔نہیں۔ ہم ایسا نہیں چاہتے۔ چوکوئی اشلوک کی وجہ سے ہم نے پہلے ہی انتہائی اذیت کا سامنا کیا ہے۔ ہمارے دل و دماغ پر اس اشلوک کا گہرا اثر ہے اگر اسائی نے دوبارہ یہ اشلوک پڑھنا شروع کیا تو اسے ہم برداشت نہیں کر سکیں گے اور ہلاک ہو جائیں گے“...... سوشائی نے کہا۔

”تو پھر مان لو کہ یہ اسائی ہے“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”ہاں ہاں۔ ہم تمہاری بات کا یقین کرتے ہیں۔ تم کاشائی دیوتا کے نمائندے ہو اور تمہارے ساتھ کاشائی دیوتا کے معبد کا پجاری اسائی بھی موجود ہے۔ ہم اس کے سامنے سر جھکانے کے لئے تیار ہیں“...... سوشائی نے کہا۔

”نہیں۔ پجاریوں کے سامنے سر نہیں جھکائے جاتے اور نہ ہی اس کی کاشائی دیوتا نے کسی کو اجازت دی ہے۔ اگر تم نے ہمارے سامنے یا اسائی کے سامنے سر جھکانے کی کوشش کی تو کاشائی دیوتا کا غصہ عروج پر پہنچ جائے گا اور وہ تم سب کو ایک لمحے میں جلا کر راکھ بنا دے گا“...... عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ۔نہیں۔ ہم سر نہیں جھکائیں گے۔ ہم سر نہیں جھکائیں

گے“...... سب نے ایک ساتھ چیختے ہوئے کہا۔

”اگر یہ اسائی ہے تو یہ ہم سے خود بات کیوں نہیں کر رہا۔ اس کی جگہ تم کیوں بول رہے ہو“...... سوشائی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں اسائی کا مترجم ہوں۔ تم اس کی قدیم زبان سمجھنے سے قاصر ہو اس لئے کاشائی دیوتا نے اس کے ساتھ مجھے بھیجا ہے تاکہ میں تمہاری زبان میں تمہیں سمجھا سکوں“...... عمران نے کہا۔

”لیکن تم کیا چاہتے ہو اور یہاں کیوں آئے ہو“...... سوشائی نے عمران اور جوزف کی جانب سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”تابات کے جنگلوں میں ہوشو قبیلہ سب سے مقدس قبیلہ ہے جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی لیکن اب اس قبیلے میں کچھ ایسے شیطان گھس آئے ہیں جنہوں نے تم سب کو اپنی راہ پر لگا لیا ہے اور تمہارے قبیلے کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے تم سب کو شیطانی راہ پر ڈال دیا ہے اور تم سب اس شیطان کے جھانسے میں آ کر شیطان کے پیروکار بنتے جا رہے ہو۔ ایسے شیطان کے پیروکار جو انسانیت کا دشمن ہے۔ جو زہریلے نشے اور اسلحہ کے ذریعے پوری دنیا میں تباہی پھیلانے کے درپے ہے“...... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تم کیا کہنا چاہتے ہو“...... سوشائی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تمہارے قبیلے میں ایک شیطان صفت انسان یہ گھناؤنے کام سرانجام دے رہا ہے۔ اس قبیلے یا قبیلے کے اردگرد اس نے ایک ایسا اڈہ بنا رکھا ہے جہاں نہ صرف زہریلے نشے کا کاروبار ہوتا ہے بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو نقصان پہنچانے کے لئے اسلحہ کی سمگلنگ بھی کی جاتی ہے اور تمہارے درمیان موجود شیطان یہ چاہتا ہے کہ ان جنگلوں کے ساتھ پوری دنیا پر بھی اس کی حکومت ہو۔ نشے کی عادی دنیا اس کے سامنے کبھی سر نہ اٹھا سکے اور جو سر اٹھانے کی کوشش کرے اس کا سر اسلحے کے زور پر یا تو جھکا لیا جائے یا پھر اسے ختم کر دیا جائے اور وہ شیطان ہے تمہارا یہ سردار"...... عمران نے کہا تو وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے۔

"سردار شانگو۔ کیا مطلب۔ سردار شانگو ہمارا دشمن کیسے ہو سکتا ہے"...... ایک بوڑھے شخص نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس کی تمہارے ساتھ سب سے بڑی دشمنی کی نشانی یہ ہے کہ اسے معلوم تھا کہ ہم کون ہیں اس کے باوجود اس نے ہمیں نہ صرف بے ہوش کیا بلکہ یہاں باندھ کر بھی رکھا اور صبح سورج نکلتے ہی اس کا ہم سب کو ہلاک کرنے کا پروگرام تھا۔ بولو کیا یہ سچ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سچ ہے۔ قبیلے کے اصولوں کے تحت ہمارے جنگل میں جو بھی آتا ہے ہم اسے پکڑ کر یہاں لے آتے ہیں اور اگلی صبح ان کی دیوتاؤں کو بھینٹ دے دی جاتی ہے"...... سوشائی نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیوتا عام انسانوں کی بھینٹ قبول کرتے ہیں۔ اس کے نمائندوں کے ساتھ اگر کوئی برا سلوک کرے تو پھر ان کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے جیسا تھوڑی دیر قبل تم سب کا ہوا تھا"...... عمران نے غرا کر کہا تو وہ سب خاموش ہو گئے۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی سردار شانگو کو معلوم تھا کہ تم کاشائی دیوتا کے نمائندے ہو اور تمہارے ساتھ اسائی بھی موجود ہے"...... سوشائی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ یہی سچ ہے۔ اگر تمہیں یقین نہیں تو میں اسے ہوش میں لاتا ہوں۔ اسائی جب اس سے بات کرے گا تو یہ خود اپنی زبان سے تمہیں اپنی سچائی بتائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم سردار کے منہ سے سچائی سننا چاہتے ہیں۔ اگر تمہاری بات سچ ہوئی تو ہم اسے اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دیں گے اور اس کے ٹکڑے کر کے جنگلی جانوروں کو کھلا دیں گے"۔ سوشائی نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو تمہیں اسائی پر بھروسہ نہیں ہے۔ اسی لئے تم سردار کی زبان سے سچ سننے کی بات کر رہے ہو"...... عمران غرایا۔

"تم نے ہی کہا ہے کہ تم یہ سب باتیں سردار کے منہ سے بھی سنوا سکتے ہو"...... سوشائی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا چاہتے ہو تو ایسا ہی سہی۔ میں اسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوش میں لاتا ہوں پھر دیکھنا یہ کس طرح سے اسائی اور ہم سب کو پہچانتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں یہ سب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"...... اچانک ایک گرجدار آواز سنائی دی تو نہ صرف قبیلے والے بلکہ عمران اور اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔ ایک بڑے پگوڈے کے عقب سے ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط اعصاب کا مالک بوڑھا نکل کر اس طرف آتا دکھائی دے رہا تھا۔ اس بوڑھے نے بھی سرخ رنگ کا چوغہ پہن رکھا تھا۔ اس کا سر گنجا تھا البتہ اس کی داڑھیں مونچھیں بے تحاشہ بڑھی ہوئی تھیں۔ اس کی داڑھی اس کے سینے سے بھی نیچے جا رہی تھی۔ اس بوڑھے کی آنکھیں بڑی بڑی اور سرخ تھیں۔ اس بوڑھے کے پہلو میں میان تھی جس سے ایک تلوار کا دستہ جھانکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

جیسے ہی بوڑھا پگوڈے کے عقب سے نکل کر ان کے سامنے آیا قبیلے والوں کے رنگ اُڑتے چلے گئے اور وہ فوراً اس بوڑھے کے سامنے جھکنا شروع ہو گئے۔ بوڑھے کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں اور وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا ان کی جانب بڑھا آ رہا تھا۔ بوڑھا ہونے کے باوجود وہ انتہائی باوقار انداز میں چلتا ہوا اس طرف آ رہا تھا اور اس کا جسم جس قدر مضبوط اور طاقتور دکھائی دے رہا تھا اس سے عمران کو یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہو رہا تھا کہ بوڑھا ہونے کے باوجود اس میں بے پناہ جسمانی طاقت موجود تھی۔

قبیلے والوں کو اس بوڑھے کے احترام میں جھکتے دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ یہ بوڑھا کون ہو سکتا ہے۔

"آؤ۔ آؤ۔ لاما تو مو ہاما۔ مجھے تمہارا ہی انتظار تھا"...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر بوڑھا ایک جھٹکے سے رک گیا۔

"تم میرا نام کیسے جانتے ہو"...... بوڑھے نے عمران کی جانب انتہائی حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسائی نے بتایا ہے"...... عمران نے جوزف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو بوڑھے نے چونک کر جوزف کی طرف دیکھا پھر اس کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔

"یہ اسائی ہے"...... بوڑھے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں مقدس لاما۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ مقدس کاشائی دیوتا کے نمائندے ہیں اور ان کے ساتھ مقدس کاشائی دیوتا کا بڑا پجاری اسائی ہے"...... نائب سردار سوشائی نے بوڑھے کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ یہ کون ہیں"...... بوڑھے لاما نے کہا۔

"آپ جانتے ہیں۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ جو کہہ رہا تھا وہ سب سچ ہے"...... سوشائی نے کہا۔

"میں نے یہ کب کہا ہے کہ اس نے جو کہا ہے وہ سچ ہے۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ کون ہیں میں ان کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ اسی لئے تو میں خود چل کر یہاں آیا ہوں"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لاما تو موہاما نے غصیلے لہجے میں کہا تو نائب سردار سوشائی کانپ کر رہ گیا۔

"اب تم خاموش رہو اور مجھے اس سے بات کرنے دو"۔ لاما نے کہا تو سوشائی نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے الٹے قدموں پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ لاما، عمران کی طرف دیکھتا ہوا ایک بار پھر اس کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا۔ اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر عمران نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو وہ سب اس کا اشارہ سمجھ کر پیچھے ہٹتے چلے گئے جبکہ عمران نے آئی کوڈ میں جوانا کو غیر محسوس انداز میں لاما کے عقب میں آنے کا کہا تھا۔

"اپنا نام بتاؤ"...... لاما نے عمران کے قریب آ کر اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹمبکٹو"...... عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ لاما کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس نے جیسے ہی عمران کی آنکھوں میں دیکھنا شروع کیا عمران کو اپنی آنکھوں میں تیز چبھن کا احساس ہوا لیکن اس نے فوراً اپنا مائنڈ کنٹرول کر لیا اور پھر یک لخت اس کی آنکھوں کی بھی چمک بڑھ گئی۔ لاما پلکیں جھپکائے بغیر اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ عمران بھی اسی انداز میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

لاما کی آنکھیں آہستہ آہستہ سرخ ہوتی جا رہی تھیں اور عمران کو اپنی آنکھوں میں چبھن کا احساس تیز ہوتا جا رہا تھا لیکن وہ پلکیں

جھپکائے بغیر لاما کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا پھر اچانک لاما کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

لاما کو اس طرح چیخ کر، لڑکھڑاتے دیکھ کر سوشائی اور اس کے ساتھی دم بخود رہ گئے۔ لاما نے پیچھے ہٹتے ہوئے بے اختیار اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے تھے اور وہ یوں سر جھٹک رہا تھا جیسے اس کی آنکھوں میں تیز مرچیں بھر گئی ہوں۔ چند لمحے وہ سر جھٹکتا اور آنکھیں مسلتا رہا پھر اس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہاری آنکھیں مجھے اس طرح کیسے جھٹک سکتی ہیں"...... لاما نے عمران کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم مجھ پر آنکھوں سے اپنی میگنٹ پاور کا استعمال کر رہے تھے لیکن تمہاری آنکھوں کے مقابلے میں میری آنکھوں کی میگنٹ پاور زیادہ ہے اس لئے تمہاری آنکھوں کی میگنٹ پاور میری آنکھوں کی میگنٹ پاور کا مقابلہ نہ کر سکیں اور میں نے جیسے ہی مائنس میگنٹ پاور کا استعمال کیا تمہاری آنکھیں شکست کھا گئیں اور تمہیں پیچھے ہٹنا پڑا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ کون ہو تم"...... لاما نے اس کی بات سن کر غراتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"بتایا تو ہے کہ میں ٹمبکٹو ہوں۔ تم مجھے اسائی کا نائب سمجھ سکتے ہو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"بکو مت۔ نہ یہ اسائی ہے اور نہ ہی تم کاشائی دیوتا کے نمائندے۔ تم مجھے دھوکہ نہیں دے سکتے"...... لاما نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم کاشائی دیوتا کے نمائندے نہیں ہیں اور یہ اسائی نہیں ہے تو پھر ہم کون ہیں۔ بتاؤ اپنے قبیلے والوں کو ہمارے بارے میں کہ ہم کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس کا پتہ نہیں چل رہا۔ اگر میں تمہارے ذہن میں جھانک لیتا تو تمہارے بارے میں ہر بات جان لیتا۔ مگر......" لاما نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو مان لو کہ ہم کاشائی دیوتا کے ہی نمائندے ہیں اور ہمارے ساتھ اسائی بھی موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہ مر کر بھی نہیں مان سکتا"...... لاما نے غرا کر کہا۔

"تو پھر میں تمہارے قبیلے والوں کو بتاؤں کہ تم کون ہو"۔ عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر لاما بری طرح سے اچھل پڑا۔

"میں لاما تومو ہاما ہوں۔ یہ سب مجھے جانتے ہیں"...... لاما نے غرا کر کہا۔

"یہ سب لاما تومو ہاما کو جانتے ہیں۔ تمہیں نہیں۔ اگر میں ان

کے سامنے تمہاری اصلیت لے آؤں تو کیسا رہے گا"...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو لاما اسے عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگا۔ سوشائی کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ عمران کی بات نہ سمجھ پا رہا ہو۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... سوشائی سے رہا نہ گیا تو وہ عمران سے پوچھ ہی بیٹھا۔

"اس کی فضول باتوں پر مت دھیان دو اور تم سب خاموش کیوں کھڑے ہو۔ پکڑو انہیں۔ ان میں کوئی اسائی نہیں ہے اور نہ ہی یہ کاشائی دیوتا کے نمائندے ہیں"...... لاما نے غصیلے لہجے میں کہا تو سوشائی سمیت قبیلے والوں کے چہروں پر بے چارگی اور پریشانی کے تاثرات ابھر آئے جیسے ان کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ لاما کی بات مانیں یا نہیں۔

"سوچ لو قبیلے والو۔ تمہارا لاما ہمیں جھٹلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسائی کی زبان سے تم اشلوک سن چکے ہو اور اپنے ساحر سردار کو بھی تم ہماری جگہ بندھا ہوا دیکھ رہے ہو اس کے باوجود اگر تم نے ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو پھر اس کی ساری ذمہ داری تم پر اور تمہارے لاما پر ہو گی۔ کاشائی دیوتا کی آنکھیں ابھی تک کھلی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے ابھی تک جنگل میں نیلی روشنی موجود ہے۔ وہ ہم سب کو دیکھ رہا ہے۔ اگر تم نے ہمیں دوبارہ پکڑنے یا نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو اس بار کاشائی دیوتا تم پر کیا عذاب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نازل کرے گا اس کا اندازہ تم خود لگا سکتے ہو"۔ عمران نے سوشائی اور قبیلے والوں کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کا سرد لہجہ سن کر وہ سب خاموش ہو گئے۔ ان کے چہروں پر سراسیمگی پھیل گئی تھی۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اس کی باتوں پر کان مت دھرو۔ میں تمہارا لاما ہوں۔ لاما کی بات نہ ماننے والوں کا انجام بہت برا ہوتا ہے۔ میرے غصے کو مت للکارو ورنہ میں تم سب کو جلا کر بھسم کر دوں گا"...... لاما نے قبیلے والوں کو تذبذب میں مبتلا دیکھ کر غضبناک انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوانا جو عمران کے اشارے پر انتہائی غیر محسوس انداز میں کھسکتا ہوا لاما کے عین عقب میں پہنچ گیا تھا اس نے اچانک جھپٹا مارا اور دوسرے لمحے بوڑھا لاما اس کے ہاتھوں میں چیختا ہوا ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

لاما کو اس طرح سیاہ فام کے ہاتھوں میں بلند ہوتے دیکھ کر سوشائی اور قبیلے والے بوکھلا گئے۔ لاما نے بھڑک کر خود کو جوانا کے ہاتھوں سے آزاد کرانا چاہا لیکن جوانا کے فولادی ہاتھوں سے وہ بھلا کیسے آزاد ہو سکتا تھا۔ اس سے پہلے کہ لاما کچھ کرتا جوانا کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھومے اور اس نے لاما کی ٹانگیں پکڑ کر اسے ہوا میں الٹا لٹکا دیا اور لاما اس کے ہاتھوں میں الٹا لٹکا بری طرح سے چیختا ہوا ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ تمہارے ساتھی نے لاما کو اس

طرح الٹا کیوں لٹکایا ہے"...... سوشائی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"تاکہ ہم تمہیں لاما کی اصلیت دکھا سکیں"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اصلیت۔ کیسی اصلیت"...... سوشائی نے اسی انداز میں کہا۔

"یہ تمہارا اصلی لاما توموہاما نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو سوشائی اور قبیلے والے بری طرح سے اچھل پڑے۔

"کیا کہا تم نے۔ یہ اصلی لاما توموہاما نہیں ہے"...... سوشائی سمیت اس کے بے شمار ساتھیوں نے ایک ساتھ چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اصلی لاما کو اس نے کہیں غائب کر دیا ہے اور اس کی جگہ یہ جرائم پیشہ شخص لاما بن کر تم پر حکمرانی کر رہا تھا اور تم اسے ہی اپنا لاما سمجھتے رہے تھے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے جوانا کے ہاتھوں میں الٹا لٹکے لاما کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آگے بڑھتے ہی لاما کی میان سے تلوار کھینچ کر نکال لی۔

"چھوڑ دو اسے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے لاما کی ٹانگیں چھوڑ دیں۔ لاما سر کے بل زمین گرا اور بری طرح سے چیخنے لگا۔ جیسے ہی وہ نیچے گرا عمران نے آگے بڑھ کر تلوار اس کی گردن پر رکھ دی۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ فوراً"...... عمران نے غرا کر کہا تو لاما غصے سے چیختے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یہ تم کیا کر رہے ہو"...... لاما نے گرجتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تیا پانچہ"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"تیا پانچہ۔ یہ کیا ہوتا ہے"...... لاما نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے چونکہ پاکیشیائی زبان میں تیا پانچہ کہا تھا اس لئے لاما کو بھلا اس کی کیا سمجھ آ سکتی تھی۔

"تمہیں تیا پانچہ کا مطلب نہیں پتا"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں"...... لاما نے منہ بنا کر کہا۔

"تو اس میں منہ بنانے والی کون سی بات ہے۔ مجھے بھی اس کا مطلب معلوم نہیں ہے"...... عمران نے اسی کے انداز میں منہ بنا کر کہا اور لاما اسے گھور کر رہ گیا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... لاما نے غرا کر کہا۔

"میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم انہیں اپنی اصلیت بتا دو اور یہ بھی بتا دو کہ تم نے اصلی لاما کے ساتھ کیا کیا ہے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ہی اصلی لاما ہوں"...... لاما نے غرا کر کہا۔

"میں نہیں مانتا"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے حقیقت نہیں بدلے گی"۔ لاما نے اسی انداز میں کہا۔

"میں اس حقیقت کو بدل دوں تو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب"...... لاما نے چونک کر کہا۔

"تمہیں بھی عام لوگوں کی طرح ہر بات کا مطلب پوچھنے کی بیماری ہے۔ بہرحال تم قبیلے والوں کو اپنی اصلی شکل دکھا دو"۔ عمران نے کہا تو لاما کا اس بار رنگ بدل گیا۔

"اصلی شکل۔ کیا مطلب۔ یہی میری اصلی شکل ہے"...... لاما نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم نے نقلی داڑھی مونچھیں کیوں لگا رکھی ہیں"...... عمران نے کہا تو لاما اس بار بری طرح سے اچھل پڑا۔

"نقلی داڑھی مونچھیں۔ کیا مطلب"...... لاما نے اچھلتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ عمران نے جوانا کو اشارہ کیا جو بدستور لاما کے عقب میں کھڑا تھا۔ عمران کا اشارہ پاتے ہی جوانا نے یکلخت لاما کے ہاتھ پکڑے اور انہیں پیچھے کی طرف موڑ کر اپنے ساتھ لگا لیا۔ لاما ایک بار پھر چیخنے لگا۔

"آخر تم یہ سب کر کیا رہے ہو اور ہم پر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو"...... سوشائی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"میں صرف تمہیں اس کا اصلی چہرہ دکھانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے لاما کی لمبی داڑھی پکڑ کر زور سے کھینچی تو لاما کی داڑھی مونچھیں اس کے چہرے سے اترتی چلی گئیں۔ اس کی داڑھی مونچھیں اترتے دیکھ کر سوشائی اور قبیلے والے بری طرح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے اچھل پڑے۔ نقلی داڑھی مونچھوں کے پیچھے سے ایک شوگرانی کا چہرہ برآمد ہوا تھا جس پر زخموں کے پرانے نشان تھے اور وہ شکل و صورت سے ہی بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ اپنے چہرے سے داڑھی مونچھیں اترتے دیکھ کر وہ بھی ساکت ہو کر رہ گیا اور اس نے جوانا کے ہاتھوں میں مچلنا بند کر دیا تھا۔

"اب کیا کہو گے مسٹر یوگاڈا"...... عمران نے اس کی طرف طنزیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو نقلی لاما نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور وہ عمران کی جانب انتہائی خونخوار نظروں سے دیکھنے لگا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تو واقعی لاما توموہاما نہیں ہے"...... سوشائی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یہ توموہاما نہیں شوگران کی بدنام زمانہ سینڈیکیٹ بلیک اسکارپین کا سرکردہ رکن یوگاڈا ہے جس نے یہاں آ کر تمہارے لاما کو غائب کر کے اس کی جگہ لے لی تھی تاکہ یہ اس کی جگہ تم پر حکمرانی کر سکے اور تم سے اپنے مذموم کام کرا سکے"...... عمران نے کہا۔

"غائب کر دیا ہے۔ کہاں غائب کیا ہے اس نے ہمارے لاما کو"...... سوشائی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"خود پوچھو اس سے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ سوشائی چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور

نقلی لاما کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"کون ہو تم اور تم نے ہمارے لاما کے ساتھ کیا کیا ہے"۔ سوشائی نے نقلی لاما کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ جواب میں نقلی لاما نے سوشائی کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑ دیں۔ سوشائی کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر زمین پر گرا اور بری طرح سے تڑپنے لگا۔ اسے چیخ کر گرتے اور تڑپتے دیکھ کر وہاں موجود قبیلے والے بوکھلا گئے۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ یوگاڈا نے اپنی میگنٹ پاور آئیز کا استعمال کیا ہے اور اس نے سوشائی کی آنکھوں میں برق پاور کا وار کیا ہے جس کی وجہ سے سوشائی اس طرح چیخ کر گرا تڑپ رہا تھا۔ عمران غصے سے اس کی طرف دیکھتا ہوا آگے بڑھا اس نے تلوار اٹھائی جیسے وہ تلوار کے ایک ہی وار سے یوگاڈا کا سر قلم کر دے گا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا اسی لمحے اس نے یوگاڈا کا منہ چلتے دیکھا۔ عمران چونکا ہی تھا کہ یوگاڈا نے اس کی طرف نفرت اور فاتحانہ نظروں سے دیکھا اور دوسرے ہی لمحے وہ جوانا کے بازوؤں میں ساکت ہوتا چلا گیا۔ اس نے شاید دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبا لیا تھا۔ زہریلا کیپسول سائنائیڈ سے بھرا ہوا تھا کیونکہ اس کیپسول کے چباتے ہی نقلی لاما جوانا کے ہاتھوں میں ساکت ہو گیا تھا اور اسے دوسرا سانس لینے کا بھی موقع نہیں مل سکا تھا۔ اسے ہلاک ہوتے دیکھ کر عمران بے چین ہو کر رہ گیا۔ اسے اس بات کی قطعی امید نہیں تھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ نقلی لاما کے دانتوں میں زہریلا کیپسول چھپا ہوا ہو سکتا ہے جسے چبا کر وہ اس طرح اچانک خودکشی کر لے گا۔ اسی لمحے دور سے آتے ہوئے ہیلی کاپٹروں کی گڑگڑاہٹوں کی آوازوں سے جنگل گونج اٹھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ہیلی کاپٹروں کا ایک بڑا اسکوارڈ انتہائی تیز رفتاری سے جنگل کی طرف بڑھا چلا آ رہا ہو۔ پھر کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اچانک جنگل زور دار دھماکوں سے بری طرح سے گونجنا شروع ہو گیا۔ دھماکے قبیلے کے اردگرد ہو رہے تھے جیسے ہیلی کاپٹروں کے اسکوارڈ نے قبیلے پر باقاعدہ حملہ کر دیا ہو۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

شوگران مشن حصہ دوم

مصنف مظہر کلیم ایم اے

بلیک اسکارپین — شوگران کا ایک طاقتور سینڈیکیٹ جو روزی راسکل سے ایک ریڈنوٹ حاصل کرنا چاہتا تھا۔

ریڈنوٹ — کیا تھا اور اس پر کون سا راز چھپا ہوا تھا ——؟

روزی راسکل — جو بلیک سکارپین کی قید سے نکل بھاگی لیکن پھر گولیوں کا شکار بن گئی۔ کیا روزی راسکل ہلاک ہو گئی تھی۔ یا ——؟

عمران اور اس کے ساتھی ہوشو قبیلے کے چنگل سے کیسے نکلے۔ جہاں ان کا جادوگر سردار اور پراسرار قوتوں کا مالک لاما موجود تھا۔

شوگران مشن — جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل جب شواگرانی ایجنسی ریڈڈریگن آئی تو ——؟

انتہائی حیرت انگیز واقعات، تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے

— بھرپور ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے یادگار حیثیت کا حامل ہے —

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com